الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب تذکرۂ بزرگان نقشبندیہ و رہنمائے اولیا

اخبار الاتقیا

جس میں

بزرگان نقشبندیہ کی مفصل سوانح عمریاں اور محققانہ تذکرے نہایت تحقیق اور قرینہ سے فراہم کئے گئے ہیں۔ اور بکمال صحت کے ساتھ جناب مولوی عبید الوارث خان صاحب نے تالیف فرمایا۔ اور تصنیف کا حق ادا کیا اور جناب مولنا سید محمد علی صاحب دام فیضہ کی نظر ثانی کے بعد

بحکم عالی القاب نواب سید نور الحسن خان صاحب بہادر رئیس بھوپال

باہتمام خاص

مطبع احمدی واقع پٹنہ محلہ بانکی پور میں چھپی

۱۹۰۵

فضل فضل فضل
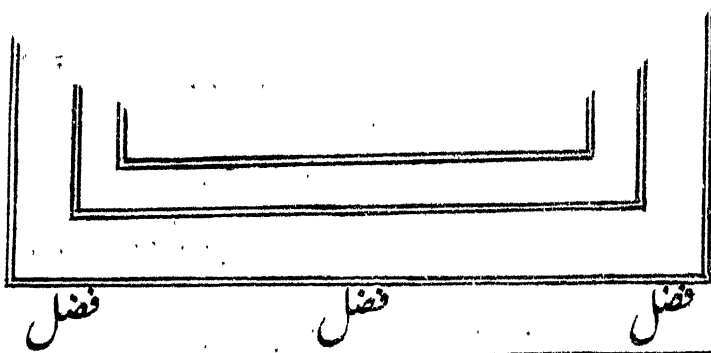
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اُس قادر مطلق کو کہ ہر شی اُسکی معرفت کا آئینہ اور ہر چیز اُسکی منزل طریقت و حقیقت کا زینہ ہی اور ہر نقش اُسکی نقشبندی کا شاہد پارینہ ہی اور ہر گل اُسکی صنعت کاملہ کا گواہ دیرینہ ہر صدف دریا اُسکی دریادلی کا سفینہ ہی اور ہر دُرِ یگانہ اُسکی یگانگی کا گنجینہ ہر ورق اُسکے دفتر معرفت کا آئینہ ہی ہر قطرہ اُسکی رحمت نامتناہی کا خزینہ ہی یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ اُسکی خاتم قدرت کا ایک نگینہ ہی اور تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّہَارِ وَتُوْلِجُ النَّہَارَ فِی اللَّیْلِ اُسکا انعام روزینہ ہی۔ لآلی متلالی درود نامحدود بمالک تابوت سکینہ منزل نشین مکہ و مدینہ جاگزین سریر دَنیٰ فَتَدَلّٰی وقف قابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مہبط وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْہَوٰی اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی مورد فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی سواد دیدہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی بیاض ناصیہ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی سیدنا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ صلوٰۃ دائمہ

نَامِیَۃً لَاانْقِطَاعَ لِاَبَدِہَا وَلَا انْتِہَآءَ لِاَمَدِہَا اما بعد خادم فضل رحمن اعنی عبد الوارث خان غفرلہ ولوالدیہ کو ایک مدت سے شوق تھا کہ تذکرۂ خواجگان نقشبندیہ خصوصًا سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ جسمین اُسکو شرف بیعت حاصل ہی لکھے کیونکہ اسوقت تک کوئی تذکرہ ایسا نہ تھا کہ جسمین مسلسل حالات مع کشف وکرامات بزرگانِ سلسلہ مندرج ہون۔ پس کتب معتبرہ جیسے رشحات و مدارج النبوۃ واخبار الاخیار وتذکرۃ الاولیا وزبدۃ المقامات وخزینۃ الاصفیا وغیرہ سے اخذ کرکے تذکرہ لکھا اور اسکا تاریخی نام اخبار اتقیار کھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مولانا و مرشدنا حضرت مولوی محمد علی صاحب قبلہ تک مسلسل حالات ہین یہ تذکرہ گویا شجرہ طیبہ ہی۔ عجب نہین جو بطفیل حمد ونعت ومدح بزرگان دین مؤلف تذکرہ کے گناہ بفضل جناب باری بخشے جائین اور مقاصد دارین برآئین کیونکہ

می پذیرند بدان را بطفیل نیکان	رشتہ واپس ندہد ہر کہ گہر می گیرد

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالثَّنَآءُ۔

ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ للمؤلف

ندارم زبان تا کنم وصف او	مگر آرزوہاست از گفتگو

ہمارے نبی کریم ایجاد عالم مین سب سے پہلے ہین اور نبوت مین بھی مقدم ہین

بفحوائے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ اور اول جواب دہندہ بروز میثاق
اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔ وَاَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ
وَاَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْہُ وَاَوَّلُ مَنْ یُؤْذَنُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ وَاَوَّلُ مَنْ یُفْتَحُ لَہٗ بَابُ
الشَّفَاعَۃِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ باوجود سبقت اولیت بعث و رسالت مین سب سے آخر ہین

پیش از ہمہ شاہانِ غیور آمدۂ		ہر چند کہ آخر بظہور آمدۂ
ای ختم رسل قرب تو معلومم شد		دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

آپ کی کتاب آپ کا دین آخر کتب و آخر ادیان ہی چنانچہ ارشاد ہی کہ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ
السَّابِقُوْنَ اور فی الحقیقت یہ آخریت فضیلت مین اولیت و سابقیت ہی آپ کی
کتاب اور آپ کا دین ناسخ جمیع کتب و جمیع ادیان ہوا اور سب کو مکمل کیا۔ آیت کریمہ
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ آپ کے انتہائے مراتب پر دال ہی و آیت
قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ سے بھی آپ کی قدر و منزلت نمایان
بے قیل و قال ہی۔ اور آپ کو پروردگار عالم نے نور تام و سراج منیر کے نام
سے موسوم فرمایا ہی قولہ تعالے یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا
وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ یہ وہ سراج ہی کہ

یک چراغست درین خانہ کہ از پرتو آن		ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

اسکا منھ ہی کہ اوس ممدوح کی مدح کرے جس کا مداح پروردگار عالم ہو ولنعم ما قیل شعر

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ		بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

خصوصیات سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوات و اکمل التحیات - پروردگار نے بغرض
اظہار وقار سید الابرار وہ چیزین اپنے حبیب کو عطا فرمائین کہ جو کسی فرد بشر کو
اُسمین کا ادنی حصہ بھی نہین ملا اور وہ خصوصیات یہ ہین کہ نظر آپ کی پس و پیش
برابر تھی جیسا کہ آگے سے ملاحظہ فرماتے اُسی طرح پس پشت سے بھی ملاحظہ
فرماتے اور رات کو اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ دن کو روشنی مین اور
آپ کے آب دہن سے آب شور میٹھا ہوتا تھا اور جس لڑکے کے منھ مین ایک
قطرۂ لعاب دہن ڈالدیتے تو اُسکو تمام دن بھوک پیاس نہ معلوم ہوتی تھی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغل مبارک سفید رنگ تھی اور بال نہ تھے اور آپ کی
آواز اُس جگہ پہونچتی تھی جہان دوسرے کی آواز مطلقاً نہین پہونچ سکتی تھی
اور اتنی دور کی آواز آپ سنتے تھے کہ دوسرے اسقدر مسافت سے نہین
سُن سکتے اور گو آپ کے چشم مبارک خواب آلودہ ہوتے مگر دل بیدار رہتا تھا
اور تمام عمر آپ نے جمائی نہین لی اور نہ احتلام ہوا اور آپ کے جسم کا پسینہ
معطر و معنبر تھا یہانتک کہ لوگ گلی کوچے مین اُس خوشبو پر آپ کو ڈھونڈتے
ہوئے جاتے تھے کہ حضرت اس راہ سے تشریف لے گئے ہین اور کسی
نے آپ کا فضلہ نہین دیکھا زمین نگل جاتی تھی اور اُس جگہ خوشبو پھیلتی
تھی اور آپ بوقت تولد مختون و ناف بریدہ و پاک صاف پیدا ہوئے جسم مبارک
پر بالکل اثر نجاست نہ تھا اور بعد تولد سجدہ کنان زمین پر گرے اور انگشت مبارک

آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے تھے بوقت تولد اُس یکتائے عالم کے اک نور درخشندہ ایسا نظر آیا کہ جسکی روشنی مین آپ کی والدہ نے ملک شام کے شہر دیکھے اور آپ کا گھوارہ ملائکہ ہلاتے تھے اور گھوارے مین آپ ماہتاب سے باتین کرتے تھے اور آپ جب اشارہ فرماتے تو ماہتاب آپ کے اشارے پر جُھک جاتا تھا اور گھوارے مین بارہا آپ نے باتین کین ہین اور ہمیشہ دھوپ مین آپ پر ابر سایہ کرتا تھا اور جس درخت کے نیچے آپ تشریف رکھتے اُس درخت کا سایہ آپ کے قریب ہوجاتا اور آپ کا سایہ زمین پر نہین پڑا اور آپ کے جسم پر کبھی نہین بیٹھی اور آپ کے کپڑون مین جون نہین پڑی۔ اور جس جانور پر آپ سوار ہوتے وہ جانور تا مدت سواری مبارک بول و براز نکرتا اور عالم ارواح مین سب سے پہلے آپ کی پیدائش ہی اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے جواب مین سب سے پہلے آپ ہی نے بلےٰ فرمایا ہی سیر معراج و سواری براق و آسمان پر جانا اور قاب قوسین کی حد تک پہونچنا اور دیدار الٰہی سے مشرف ہونا مخصوص آپ ہی کے لیے ہی۔ اور جنگ و جہاد مین آپ کے ہمراہ فرشتون کا ہونا اور کارِ جنگ و قتال کرنا بھی سرورِ عالم کی خصوصیات مین سے ہی اور شق القمر و دیگر معجزات عجائب و غرائب بھی آپ ہی کے لیے مخصوص ہین قیامت مین جو کچھ آپ کو ملے گا کسی کو نہ ملے گا سب سے پہلے آپ ہی روضۂ اقدس سے اُٹھین گے اور براق پر سوار ہون گے ستر ہزار ملائک گرداگرد آپ کے جلوس مین ہون گے

اور جانب راست عرش آپ کو جاے دیجائیگی اور مقام محمود سے آپ مشرف ہون گے اور آپکے دست مبارک مین لواے حمد دیاجائیگا حضرت آدم علیہ السلام اور انکی تمام ذریات اُسی کے سائے مین رہین گے اور تمام انبیا و مرسلین اپنی اپنی امت کے ساتھ آپ کے پیچھے پیچھے ہون گے اور دیدار جمال الٰہی کی ابتدا آپ ہی سے ہوگی اور اُس روز آپ شفاعت عظمیٰ کے ساتھ مخصوص ہون گے سب سے پہلے جس کا گذر پل صراط سے ہوگا وہ آپ ہی ہون گے اور تمام خلائق کو حکم ہوگا کہ اپنی اپنی آنکھین بند کرلین تاکہ حضرت فاطمۃ الزہرا دختر نبی الورا علیہ الصلوۃ والثنا پل صراط سے گذر جائین اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ آپ ہی کھولین گے اور قیامت مین آپ کو مرتبۂ وسیلہ دیاجائیگا اور یہ وہ عالی مرتبہ ہے کہ کسی مخلوق کو وہ رتبہ حاصل نہین ہوگا اور اُسکی حقیقت سے واقفیت ہم کوتاہ بینون کی نظر سے متجاوز ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلۂ پادشاہ و وزیر کے ہون گے

شفیع الوریٰ خواجۂ بعث و نشر	امام الہدیٰ صدر دیوان حشر
نماند بعصیان کسے در گرو	کہ دارد چنین سید پیش رو

علیہ وعلی آلہ من الصلوات افضلہا ومن التحیات اکملہا۔ امت نبویہ کے فضائل و خصائص سے شان و عظمت نبی الورا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہر و باہر ہے کیونکہ جسکی امت کے ایسے فضائل ہین تو اُس امت کے سردار کی شان و عظمت کیا کچھ ہوگی

کسی امت کی ایسی تو نہین توقیر و عزت ہے	نبی ہوگا وہ کس رتبے کا جسکی ایسی امت ہو

یات و آثار مین فضائل اُمت نبویہ بیحد و بیشمار ہین اور سب سے بڑھکر یہ فضیلت
ہے کہ محمدؐ کی امت ہے صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ بقدر حسنہ و جمالہ و قدرہ جیسا کہ آپ
خاتم النبیین و جامع فضائل و کمالات انبیا ہین ویسا ہی یہ امت بھی خاتم الامم
ہے اور مخصوص ہے ساتھ کمال دین و اتمام نعمت کے قولہ تعالی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ اور بوجہ غایت محبت حبیب رب العالمین یہ امت مرحومہ
ابتدا مین بلا واسطہ اس خطاب سے مشرف ہوئی ہے کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ ہستید شما بہترین اُمت کہ خارج کردہ شدید برای شہادت۔ یون تو فضائل
امت مرحومہ کے بہت کچھ ہین مگر از انجملہ جو کتب سابقہ مین فضائل مذکور ہین انھین پر اکتفا
کرتا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہین کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ موسی علیہ السلام نے پروردگار عالم کی جناب مین عرض کیا کہ کوئی امت
میری امت سے زیادہ تیرے نزدیک معزز و عزیز نہو گی کہ تو نے اُن پر ابر کا سایہ
کیا اور اُن کے لیے منّ و سلوی بھیجا پس فرمایا خالق الوری نے کہ اے موسی کیا
تو نہین جانتا کہ فضل امت محمدیہ تمام امم پر ہے جیسا کہ میرا فضل تمام مخلوق پر پس
عرض کیا موسی علیہ السلام نے کہ الٰہی تو مجھے اُس امت کو دکھلا حکم ہوا کہ تو نہین
دیکھ سکتا لیکن تجھکو ہم اُن کی آواز اور باتین سناتے ہین پھر آواز دی پروردگار
عالم نے اور جواب دیا اُنھون نے باتفاق بیک آواز لبیک اللھم لبیک
حالانکہ وہ اُسوقت اپنے ماں باپ کے صلب و رحم مین تھے پھر فرمایا

ارحم الراحمین نے کہ صلوٰتی علیکم و رحمتی سبقت غضبی و عفوی سبق عذابی
اور فرمایا کہ تمھاری دعا مقبول ہی قبل اسکے کہ تم دعا کرو اور جو کوئی مجھ سے ملے اس
حال سے کہ وہ گواہی دیتا ہو ساتھ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے تو مین اُسکے
تمام گناہ بخشونگا پھر کہا موسی علیہ السلام نے کہ الٰہی کیا پیاری آواز ہی اس
امت محمدیہ کی مجھکو پھر ایک بار آواز سنوا۔ ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حق تعالی نے وحی بھیجی
موسی علیہ السلام پر کہ جو شخص مجھکو پائے دران حالیکہ وہ منکر احمد ہو تو مین اُسکو دوزخ
مین ڈالونگا۔ عرض کیا موسی علیہ السلام نے کہ احمد کون ہی فرمایا جل شانہ نے
کہ احمد وہ شخص ہی کہ اُس سے بہتر مین نے کوئی مخلوق پیدا نہین کی ہی اُنکا نام
اپنے نام کے ساتھ عرش پر قبل پیدائش آسمان و زمین لکھا ہی اور تمام خلق پر
جنت حرام ہی جب تک کہ وہ اور اُسکی اُمت اُسمین نہ داخل ہون پھر موسی
علیہ السلام نے کہا کہ الٰہی اُنکی امت کے صفات بیان فرما پس حق تعالی
نے صفات امت مرحومہ بیان فرمائے پھر عرض کیا موسی علیہ السلام نے کہ
الٰہی مجھے اُس امت کا نبی گردان حکم ہوا کہ انکا ہم جنس ایک نبی پیدا ہوگا
پھر عرض کیا کہ الٰہی مجھے اُس نبی کی امت مین گردان وہب بن منبہ راوی
ہین کہ وحی بھیجی گئی اشعیا علیہ السلام پر کہ مین ایک ایسا نبی اُمّی بھیجونگا

ف میری رحمت تم پر ہو اور میری شان رحمت شان غضب پر غالب ہو اور میرا عفو میرے عذاب سے بڑھا ہوا ہی۔ ۱۲

اور تمام صفات بیان کیے کہ وہ نبی باین صفات وباین کمالات ہوگا اور اُسکی امت
بہترین اُمت ہی اور وہ امت پابند اوامر ونواہی ہی اور مجھپر ایمان لائی ہی اور مجھکو
ایک جانتی ہی اور جو احکام کہ اُنکے پیغمبر نے بیان کیے ہین اُنکی وہ تصدیق کرتی
ہی اور وہ محافظ اوقات نماز ہین اور مین اُنکو الہام کرتا ہون تسبیح وتکبیر وتحمید
وتوحید کا ہر موقع ومحل وسفر وحضر مین اُٹھتے بیٹھتے اور مسجدون مین اُنکی صف
ایسی ہی جیسے کہ صفوف ملائکہ گرد عرش وہ میرے دوست ہین اور مجھکو مدد
دینے والے ہین اُنکے لیے اپنے دشمنون کے ساتھ بدلہ نہین کرتا میرے واسطے
وہ نماز پڑھتے ہین کھڑے اور بیٹھے اور رکوع کرتے ہین اور سجدہ کرتے ہین
اور اپنے ملک سے باہر نکلتے ہین اور اپنا مال راہ خدا مین صرف کرتے ہین اور
میری رضا کے لیے قتال کرتے ہین اُنکی کتاب خاتم کتب ہی اُنکی شریعت
خاتم شریعت اُنکا دین خاتم ادیان ہی۔ اور جو کوئی اُنکا زمانہ پائے اور اُن پر ایمان
نہ لائے اور اُنکے دین وشریعت کو قبول نہ کرے وہ میرا نہین اور مین اُس سے
بیزار ہون اور وہ لوگ جب غضب مین آتے ہین تو تہلیل کرتے ہین اور میری تسبیح
کہتے ہین اور اُنکی انجیل اُن کے سینے مین ہی راتون کو وہ رہبان ہین اور دن کو وہ
شیر ہین وہ بڑا خوش نصیب ہی جو اُنکے طریقے پر ہی اور فرماتا ہی پروردگار ذٰلِكَ فَضْلُ
اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاۤءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ رواہ ابو نعیم مدارج النبوۃ حضرت کے وفات کی

ف۱ یعنی یہ اللہ کا فضل ہی جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہی ۱۲

تاریخ بارھوین ربیع الاول اور بقول اصح دوم ربیع الاول ہی اور دفن شریف مشہور ہی یعنی مدینہ منورہ

ذکر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ

خلیفہ اولین رفیق سید المرسلین افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ

تعریف صدیق رض

صدیق اُسکو کہتے ہین کہ جسکی قوت نظریہ مثل قوت نظریہ انبیای کامل ہو اور ابتدای عمر سے دروغ گوئی اور دورویہ بات نہ کی ہو اور جملہ مقدمات دینی مین اُس سے اخلاص تمام صادر ہو جسمین حظ نفس کا بالکل لگاؤ نہو اور یہ بھی صدیق کی علامات ہی کہ اپنے ارادے مین متردد نہو اور بحالت نماز دائین بائین التفات نہ کرے اگرچہ اُسپر حادثہ عظیم پیش آئے اور اُسکا ظاہر و باطن ایک ہو اور کسی پر لعنت نہ کرے اور علم تعبیر رویا کما حقہ جانتا ہو فتح العزیز حضرت صدیق اِن تمام صفات سے موصوف تھے اور ہمیشہ قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر و غائب تصدیق فرماتے تھے اس لیے صدیق کے لقب سے ملقب ہوئے۔

خواجہ علاء الدین عطار علیہ الرحمۃ رسالہ قدسیہ مین فرماتے ہین۔ کہ اہل تحقیق بر انند کہ امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بعد از حضرت رسالت از خلفای رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ بر امیر المومنین مقدم بودہ اند ہم بہ نسبت باطن تربیت یافتہ اند و شیخ الطریقہ

شیخ ابوطالب مکی قدس اللہ روحہ در کتاب قوت القلوب فرمودہ است کہ قطب الزمان
در ہر عصر الی یوم القیامۃ در مرتبہ و مقام نائب و مناب حضرت صدیق ست رضی اللہ
تعالی عنہ و آن سہ دیگر از او تاد کہ فرو تر از قطب اند در ہر زمان نائب مناب آن
سہ خلیفہ دیگر اند رضی اللہ عنہم اجمعین۔ تم عبارتہ۔ الغرض آپ کے فضائل بیشمار
ہین از انجملہ یکی از صد ہزار بیان کیے جاتے ہین۔ حضرت رسالت علیہ الصلوۃ
والتحیۃ نے ارشاد فرمایا ہی کہ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِتَّخَذَ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلًا وَّلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا
اَحَدًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا اور تمام مفسرین کا اسبات پر اتفاق ہی کہ
سورہ واللیل حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی شان مین نازل ہوئی اُس
سورہ مین لفظ اتقی سے مراد حضرت صدیق ہین اور اشقی سے مراد امیہ بن خلف
ہی کہ جسنے حضرت بلال رض کو تکلیف کے ساتھ مقید رکھا تھا اور صدیق اکبر رض نے اُس
ظالم کے قبضے سے چھڑایا تھا۔ اور دوسری آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ بھی
حضرت ممدوح کی شان مین ہی جس سے اُنکی افضیلت ظاہر ہی اور اس سے
کمال مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ظاہر ہی کہ حق تعالی جل شانہ نے بمقام
دلجوئی نبی کریم سورہ والضحی مین وعدہ فرمایا ہی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی
اسی طرح سورہ واللیل مین حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین وعدہ
فرمایا ہی کہ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی یعنی بیقین راضی ہوگا ابوبکر خدا تعالے
سے یا خدا تعالی اُس سے بہرحال مدعا حاصل ہی۔ و نعم ما قیل ؎

بخت اگر مدد کند دامنش آورم بکف		گر بکشم زہی طرب ور بکشد زہی شرف

حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کسی کا
مجھپر احسان نہین سوا ے ابوبکرؓ کے۔ اُسکے وہ احسانات مجھپر ہین جسکا بدل
مجھ سے نہو اقیامت مین حق تعالی اُسکے مکافات کا متکفل ہی۔ اور سرور کائنات
نے آخر حیات مین وفات سے چند روز پہلے خطبہ پڑھا جسمین مناقب و مدائح
صدیق اکبرؓ کے تھے از انجملہ یہ تھا کہ مجھپر کسی کا احسان نہین جتنا کہ صدیقؓ کا احسان
ہی اسنے اپنی لڑکی میرے نکاح مین دی اور مجھ سے مہر نہ لیا اور بلالؓ کو خرید کر
آزاد کیا اور مجھکو دار الہجرۃ سے مع اسباب سفر و زاد راحلہ اُٹھا کر لایا اور ہر وقت
میرے ساتھ جان و مال سے رفاقت دی اب تمام دروازے مسجد کے بند کرو
سوا ے دروازۂ ابوبکرؓ کے اور خود پروردگار عالم اخلاص دلی حضرت صدیقؓ
پر گواہی دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ یہ کوئی کام نہین کرتا اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی[1]
ایسی رضامندی کا مرتبہ سب سے بلند ہی کہ اسمین طمع ثواب و دفع عذاب مقصود
نہین حدیث مین آیا ہی کہ جب حضرت صدیقؓ نے غلام و کنیز مسلمین بصرف
زر کثیر خرید کر آزاد کیے تو آپ کے والد ابو قحافہؓ نے ملامت کی اور کہا کہ اگر تمکو
آزاد ہی کرنا تھا تو ایسے غلام خریدتے اور آزاد کرتے جو قابل کسب و لائق امداد
ہوتے بخلاف اُسکے تمنے ایسے غلام و کنیز خریدے کہ آزادی کے بعد بھی

[1] مگر اپنے برترین پروردگار کی رضاجوئی کے لیے ۱۲

اُنکا نان و پارچہ تمھارے ہی ذمے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ کام مین نے بغرض
رضامندی پروردگار کیا ہی نہ کسی اور غرض سے۔ الغرض حضرت صدیق رضؓ نے
ازدیاد شوکت اسلام و مہم ہجرت و خرید زمین مسجد و حمایت مسلمانان مین تمام مال
فدائے رسول ذوالجلال کردیا اور یہانتک نوبت پہونچی کہ بوجہ تنگدستی کے
لباس پوشیدنی تک نرہا ایک روز کمل بجائے کرتہ گلے مین ڈال اور تنکون
سے اُسکو باہم مربوط کرکے مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے
اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور پوچھا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم باوجود مال
و متاع آج ابوبکرؓ کو کیا ہوا جو بلباس فقر بیٹھا ہوا ہی فرمایا کہ میرے کام مین اور خدا کی
راہ مین اپنا مال تمام صرف کرکے مفلس ہو گیا ہی۔ یہ سنکر جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ حق تعالی ابوبکرؓ کو سلام کہتا ہی اور پوچھتا ہی کہ اس فقر مین تو مجھسے راضی ہی
یا کچھ کدورت رکھتا ہی یہ سنتے ہی صدیق اکبرؓ پر ایک حالت طاری ہوئی اور مانند
ارباب وجد جھومتے تھے اور کہتے تھے کہ مین اپنے پروردگار سے کیون کدورت
رکھون اَنَا رَاضٍ عَنْ رَبِّیْ اَنَا رَاضٍ عَنْ رَبِّیْ فتح العزیز۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ
فرماتی ہین کہ ایک شب شب مہتاب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹے ہوئے
تھے اور حضرت کا سر مبارک میری گود مین تھا مین نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ایسا
بھی کوئی شخص ہی جسکے حسنات مثل شمار ستارگان آسمان ہون فرمایا کہ ہان
عمرؓ کے حسنات مقدار شمار ستارگان ہین مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صدیق رضؓ

کے حسنات کہان گئے فرمایا کہ عمرؓ کے تمام حسنات ابو بکرؓ کے ایک حسنہ کے برابر ہین
مدارج النبوۃ جابر بن عبد اللہ صفحہ ۸۰۵ سے مروی ہی کہ ہم ایک روز قریب دروازہ
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بڑی جماعت کے ساتھ مہاجرین وانصار حاضر تھے
اور آپسمین لوگون کی بزرگی وفضائل بیان کر رہے تھے باتون باتون مین ہماری
آواز بلند ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ کس شغل
مین ہو عرض کیا کہ بعض لوگون کے فضائل وبزرگی بیان کر رہے ہین فرمایا کہ اگر تم
ایسا کرتے ہو تو خبردار کسی کی ابو بکر صدیقؓ پر تقدیم نکرنا کیونکہ وہ تم سب مین
افضل ہی دنیا وآخرت مین ابو دردارؓ راوی ہین کہ ایک روز مین راستے مین صدیق اکبرؓ
کے آگے آگے جا رہا تھا ناگاہ رسول کریم علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیم سے اثنائے راہ
مین ملاقات ہوئی فرمایا کہ تو کس کے آگے آگے جا رہا ہی کہ جو تجھ سے دنیا وآخرت
مین بہتر ہی اور فرمایا کہ واللہ کوئی شخص ایسا نہین جو بہتر ابو بکرؓ سے ہو بعد انبیاء و
مرسلین کے۔ اور یہی حدیث ابن السمان نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے باین سلسلہ روایت کی ہی کہ وہ اپنے والد امام باقر اور وہ سیدنا زین العابدین
اور وہ سید الشہدا حضرت سیدنا امام حسین شہید دشت کربلا اور وہ امیر المومنین
سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے رضی اللہ تعالی عنہم روایت کرتے ہین کہ مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ آفتاب نے طلوع وغروب نہین کیا اُسپر
جو ابو بکرؓ سے بہتر ہو بعد انبیاء ومرسلین کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین

کہ مین ایک روز رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی مین حاضر تھا۔
فرمایا کہ اب ایک ایسا شخص آرہا ہی کہ حق تعالی نے میرے بعد اُس سے بہتر
کسی کو پیدا نہین کیا اور اُسکی شفاعت قیامت مین مثل پیغمبران ہو گی حضرت
جابر فرماتے ہین کہ تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ حضرت صدیق رض تشریف لائے اور آنحضرت
علیہ الصلوۃ والتحیۃ اُٹھے اور پیشانی پر بوسہ دیکر اپنی بغل مین ایک ساعت دبائے
رہے اس حدیث سے فضائل حضرت صدیق رض اور یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جسطرح
رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اُمت مین محصور ہی اسی طرح
رضامندی صدیق رض بھی امت کی شفاعت مین ہی کیونکہ رضا سے صدیق رض صدب ا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین فانی ہی ابو مسعود انصاری رض فرماتے ہین کہ صدیق اکبر رض
سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ قبل بعثت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم
مین نے خواب مین دیکھا کہ آسمان سے نور عظیم کعبہ پر نازل ہوا یہان تک منتشر
ہوا کہ کوئی جگہ کعبہ شریف کی اسکے پرتو سے خالی نرہی اور پھر وہ نور میرے
مکان مین آیا جب صبح ہوئی تو مین نے وہ خواب ایک یہودی سے بیان کیا اُسنے
کہا کہ یہ خیال ہی اسکا کچھ اعتبار نہین اتفاقاً مجھے سفر درپیش ہوا وہان بحیرا نامی
ایک راہب تھا اُس سے ملاقات ہوئی مین نے وہی خواب پھر اُس کے
آگے بیان کیا اُسنے کہا کہ تو کون ہی مینے جواب دیا کہ اہل قریش سے ہون راہب نے
کہا کہ تم مین سے ایک شخص پیغمبر ہوگا اور تو اُسکا وزیر ہو گا اور بعد وفات

پیغمبر موصوف تو اُسکا خلیفہ ہوگا جسوقت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث
ہوئے اور مجھکو دعوت اسلام دی تو مین نے کہا کہ اس دعوے کی دلیل چاہیے
فرمایا کہ میری رسالت کی دلیل تیرا وہ خواب ہی جسکی تعبیر بحیرا راہب نے تجھے
دی تھی حضرت صدیقؓ فرماتے ہین کہ مین نے کہا کہ یہ آپ نے کس سے سنا
فرمایا جبرئیل امین سے پس مین نے کہا کہ لا الہ الا اللہ انت رسول اللہ خزینۃ
الاصفیا صاحب شواہد النبوۃ لکھتے ہین کہ فرمایا حضرت صدیقؓ نے کہ مین
ایک روز ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھا تھا کہ ایک اُس درخت کی
شاخ میری طرف جھکی یہان تک کہ وہ میرے سر پہ آگئی اور اُسمین سے
آواز آئی کہ فلان وقت ایک پیغمبر آخر الزمان پیدا ہوگا تجکو چاہیے کہ تو اُسکی
تصدیق کرے اور سب سے پہلے تاکہ تو صدیق ہو جائے یہ سنکر مین نے کہا
کہ مین اور صراحت چاہتا ہون کہ وہ کون پیغمبر ہی اور کیا نام ہی آواز آئی کہ محمد
ابن عبد اللہ قریشی مکی ہاشمی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے کہا کہ وہ تو میرا
حبیب وانیس ہی پھر اُس درخت سے مین نے عہد لیا کہ جسوقت وہ مبعوث
ہون مجھے خبر دے پس جسوقت رسول پاک مبعوث ہوئے تو مین اُس درخت کے
پاس گیا آواز آئی کہ ہوشیار باش ای پسر ابو قحافہ کہ وحی بر محمدؐ نازل شد پس
سبقت کن کہ از سابقان باشی و تصدیق کن کہ از صدیقان باشی۔ اُسوقت دے دولت
رسالت پر حاضر ہوا اور کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ خزینۃ الاصفیا

ملفوظات از منبہات ابن حجر عسقلانی

جو شخص قبر مین بلا توشہ یعنی بلا عمل داخل ہوا گویا وہ سوار ہوا دریا مین بغیر کشتی
کے ولہ جسکی زبان فاسد ہوتی ہی اُسپر انسان روتے ہین اور جسکا قلب فاسد
ہوتا ہی اُسپر فرشتے روتے ہین ولہ تین چیزین تین چیزون سے حاصل
نہین ہوتی دولت خواہش سے جوانی خضاب سے صحت دوائیون سے
ولہ پانچ تاریکیان ہین اُسکے چراغ بھی پانچ ہین الفت دنیا تاریکی ہی اور
تقوی اُسکا چراغ ہی گناہ تاریکی ہی توبہ اُسکا چراغ ہی قبر تاریک ہی اُسکا
چراغ کلمہ طیبہ ہی آخرت تاریک ہی اُسکا چراغ عمل صالح ہی پل صراط تاریک
ہی اُسکا چراغ یقین ہی ولہ بخیل سات چیزون مین سے کسی ایک چیز سے
بچ نہین سکتا وہ مرجاتا ہی اُسکا مال مسرف کے ہاتھ آتا ہی اور وہ بُرے کامون
مین صرف کرتا ہی یا اُسپر حق تعالی بادشاہ ظالم مسلط کرتا ہی جو اُسکو ذلیل
کرکے مال چھین لیتا ہی یا اُسکو ایسی شہوت نفسانی پیدا ہوتی ہی کہ اُسمین
مال صرف کرتا ہی یا اُسمین ویران زمین آباد کرنے کی عقل پیدا ہوتی ہی یا تعمیر کا
شوق ہوتا ہی اُسمین وہ مال خرچ کرتا ہی یا اُسپر کوئی مصیبت دنیوی ایسی
آتی ہی جسمین اُسکا مال برباد ہوتا ہی جیسے چوری یا مال کا جلنا یا ڈوب جانا
یا ہمیشہ کا کوئی مرض پیدا ہونا یا کسی جگہ دفن کرکے بھول جاتا ہی اور وہ مال

صفت ہاتھ سے جاتا رہتا ہی **ولہ** آٹھ چیزون کی زینت آٹھ چیزون سے ہی
فقیری کی زینت پرہیزگاری سے اور نعمت کی شکر سے مصیبت کی زینت
صبر سے علم کی حلم سے اور متعلم یعنی علم سیکھنے والے کی زینت عاجزی سے خوف
کی زینت کثرت بکا سے اور احسان نرکھنا احسان کی زینت اور نماز کی زینت
خشوع سے **ولہ** عبادت کرنے والون کی تین قسمین ہین اور ہر قسم کی تین
علامتین ہین ایک وہ ہین جو بخوف خدا عبادت کرتے ہین دوسرے لبغرض
امید ثواب و دفع عذاب عبادت کرتے ہین تیسرے وہ جو محبت و اخلاص
سے عبادت کرتے ہین قسم اول کی تین نشانیان ہین اپنے کو حقیر جاننا اور
بھلائیون کو کم برائیون کو زیادہ سمجھنا۔ قسم دوم کی تین نشانیان ہین کہ وہ
شخص پیشواے عالمیان ہوتا ہی اور سخی ہوتا ہی اور حق تعالی کے ساتھ
حسن ظن رکھتا ہی اور تیسرے قسم کی تین علامتین ہین اسد کی راہ مین اپنی
چیز دینا اور پروا نکرنا اور ہمیشہ خلاف خواہش نفس کے عمل کرنا اور اپنے
مولا کے امر و نواہی کا پابند رہنا **ولہ**[۱] چون بندہ عجز خویش از شناختن ذات
خداے تعالی بداند از طبقہ خدا شناسان باشد از بہر آنکہ غایت فکرت و نہایت
نظرت تا بدینجا بیش نرسید و گفتہ اند لا یعرف اللہ الا اللہ والعلم عند اللہ

---

[۱] ایک رسالہ مسمی تحفۃ الصدیق میرے یہان قلمی ہی اسمین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ملفوظات ہین اُسکی نقل
لفظ بلفظ کردی گئی اگر ترجمہ کیا جاتا تو وہ لطف نہ رہتا ۱۲

وله بانزول مصائب وحدوث نوائب صبر باید کرد و بگرد جزع نباید گشت چه صبر رنج مصیبت را ضائع نگرداند و مردم را بثواب مخلد و سعادت مؤبد رساند و جزع فوائد و ثواب را باطل گرداند و آن کس که مرده است باز نیاید. **وله** هر چه بمردم رسد در دنیا از اصناف بلیه و انواع اذیت مرگ از انجمله سخت ترست و هر چه بمردم رسد در عقبی از هول جواب و خوف حساب و عقاب مرگ از انجمله آسان ترست **وله** هر مسلمانی که او را مصیبتی بیفتد باید که از وفات رسول خدا بیندیشد و آن مصیبت را پیش خاطر آرد تا مصیبت بر وی سهل گردد و رنج او براحت بدل شود و اجر جمیل و ثواب جزیل ذخیره گردد **وله** مردمان غافلند از عاقبت کار و خاتمت روزگار خویش همچو مرغی که بر درخت می پرد و میوه میخورد و از سرانجام حال خویش خبر ندارد و هرگز تیر و دام صیادان را پیش خاطر نیارد **وله** ای کسیکه جماعتی را پیشوای ست و طائفه را مقتدا سخت سرگشته و از راه برگشته اگر صبر کنی و بروشنای شریعت راه بری بکرامت ابدی و سعادت سرمدی سرفراز گشتی و اگر همچنین خطا کنی در ظلمات شهوات وی بدریای حیرت و غمرات شدت افتی

ع ای که هادی راه اسلامی	سوی عصیان مرو ز راه نجات
فسق و رشد ند همچو ظلمت و نور	کس نه رفته ز نور در ظلمات

وله گفتار تو باید که لغو باشد نه در حال عفو و نه در حال عقوبت چه اگر گفتار تو لغو باشد هیچکس از عفو و امان تو

شاد نباشد و هیچکس از تهدید و تخویف تو نهراسد **وله** چون نیکی از تو در گذرد
بشتاب و آن نیکی را دریاب و چون بدی ترا دریابد بگریز و از ان بدی بپرهیز
وله خویشتن را نگاهدار در سر و علانیه طریق سداد و سنن رشاد را نگذار که
خدای عزوجل را چشمهاست از علم و قدرت که ضمائر و سرائر ترا لایخفی علیه
خافیه بدان چشمها می بیند و در حرکات و سکنات ترا مشاهده می کند والعلم عند الله
وله مرد عاقل را طریق احتیاط نگه باید داشت و مهتا از حلال که دران شائبه
شبهه و رائحه ریبه نباشد باید طلبید تا از مواقع حرام و مواضع آثام رسته باشد
وله خدای تعالی را مطیع تر فرمان آور اطیع تر آنکس باشد که گناه خویش را
فرو گذارنده تر و معصیت خویش را دشمن دارنده تر باشد **وله** از خدای عزوجل
بترس و در سر و علانیه پرهیزگار باش که خدای تعالی چنانکه ظاهر ترا می بیند
باطن ترا نیز می بیند **وله** مردم را میازار تا مردم ترا نیازارند و خلق را از خویشتن
خوشنود دار تا خلق ترا از خویشتن خوشنود دارند **وله** انچه گفتنی ست باید گفت
و انچه نهفتنی ست باید نهفت و کارها را سهل نباید گرفت و سر خویش را
چون علانیه بصحرا نباید گذاشت و اگر چنین کنی نظام از کار و صلاح از روزگار
بسندیده نیاید **وله** از صاحب مشوره خویش هیچ چیز پنهان مدار تا او تدبیر
بواجب بتواند کرد و خیر و شر احوال بتو خواهد نمود چه اگر بخلاف این کنی انچه
بتو رسد از ملامت و ندامت بواسطه نفس خویش رسیده باشد **وله** نفس را از

شهوت باز دار که اگر عنان او بدست شهوت دهی وانچه مقتضای اوست در کنار او نهی پیوسته بسوی او گرداند و بعد ازین تهدید او متعذر گردد **وله** با همسایه بدی مکن و روی بمعادات او میار چه تو و همسایهٔ تو چون از دنیا روند آن بدی عقب تو خواهد ماند **وله** چون پیغمبر صلی الله علیه وسلم خواست که با اهل مکه صلح کند عمر بن الخطاب رضی الله عنه ازین کار انکار می کرد صدیق اکبرؓ فرمود یا عمرؓ دست در رکاب او زن که هر چه کند حق کند **وله** بندهٔ نیک بخت نزد خدای عز و جل آنکس باشد که از تائبان شاد شود و گناهگاران را آمرزش خواهد و روی گردانندگان را از خیرات بخیرات یاد کند و نیکوکاران را بر نیکوکاری یاری دهد **وله** مرد را باید که با خواص صالح و اعوان ناصح مجالست کند تا اگر نیک کند ایشان او را یاری دهند و اگر بد کنند او را ازان باز آرند **وله** تا من اطاعت خدای عز و جل و رسول او دارم شما نیز اطاعت من مگذارید و در زیر این کلمه اسرار بسیار است هر که از هوای نفس و طمع و خشم دور باشد درین جهان از رستگان بود **وله** آدمی را فخر نباید کرد از بهر آنکه فخر نرسد آنکس را که از خاک آمده باشد و باز بخاک خواهد رفت و طعمهٔ کرمان خواهد گشت امروز اگرچه زنده است فردا مرکب عمر بسر آید و رخت اقامت بگورستان برد و تا یوم الحشر آنجا بماند **وله** از دعای بد مردم ستم رسیده بباید ترسید که زخم آن بدتر از صد هزار تیغ برنده باشد **وله** مسارعت نمایند و در افعال خیر و اعمال نیک تا برحمت یزدانی و نعمت جاودانی بسند

بعض خوارق عادات

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ ایک روز حضرت صدیق رضؓ کے مکان پر
چند مہمان آئے اور صدیق اکبرؓ موجود نہ تھے حاضرین خانہ نے طعام ماحضر
پیش کیا مہمانون نے انکار کیا کہ ہم بغیر صاحب خانہ کے آئے نکھائین گے۔ اتنے
مین حضرت صدیق تشریف لائے اور طعام ماحضر پیش کیا گیا مگر وہ کھانا اتنا نہ تھا
جو سب کے لیے کافی ہوتا حضرت صدیقؓ بھی مہمانون کے ساتھ دسترخوان پر
بیٹھ گئے خدا کی شان کچھ ایسی برکت ہوئی کہ جتنے لقمے کھاتے تھے اُس سے
زیادہ اُسمین موجود پاتے تھے یہانتک کہ تمام مہمان و حاضرین مجلس وغیرہ
پیٹ بھر کے کھا چکے اور کھانا پہلے سے تگنا باقی رہ گیا۔

مرض الموت مین حضرت صدیق رضؓ نے اپنے تمام متعلقین کو حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا اور اپنے مملوکہ اسباب کے لیے وصیت
کی کہ تین لڑکیون پر تقسیم کر دینا حضرت موصوفہ نے عرض کیا کہ ابا جان میری
تو سوا ایک بہن کے دوسری بہن نہین ہے آپ یہ کیا فرماتے ہین۔ کہا کہ
میری اہلیہ حاملہ ہے غالباً اُسکے لڑکی ہوگی اور ویسا ہی ظہور ہوا۔ حضرت موصوف
کا سن شریف ۶۳ برس کا تھا ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری شب
سہ شنبہ مین وصال ہوا۔

حسب وصیت حضرت صدیقؓ روضۂ پاک سرور لولاک کے پاس جنازہ
لے گئے اور عرض کیا کہ ابو بکرؓ حاضر ہیں روضۂ منورہ کا دروازہ کھلا اور
آواز آئی کہ دوست کو دوست کے پاس پہونچاؤ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خزینۃ الاصفیا غار حرا مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معجزۂ
رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اثر زہر مار جو جاتا رہا تھا پھر بوقت رحلت
اُس زہر نے عود کیا اور اُسمین آپ کی رحلت ہوئی اور اسمین یہ بھید
تھا کہ آپ کو درجۂ شہادت حاصل ہو چنانچہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ سلم
کی وفات بھی بسبب اسی سِرّ کے بعود اثر زہر ہوئی تھی۔ الکلام المبین
فی آیات رحمۃ للعالمین مولفۂ مفتی عنایت احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ذکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شمع شبستان اہل تحقیق سلسلۂ جنبان صدیق رفیق رسول پاک زمین و زمان
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہی۔ ابتدائے
عمر مین آپ مجوس تھے اسکے بعد دین موسوی اختیار کیا پھر دین نصاریٰ
مین داخل ہوے۔ جس راہب کے ہاتھ پر حضرت سلمانؓ نے دین نصاریٰ
مین بیعت کی اُسنے بوقت آخر آپ کو بشارت دی کہ ایک پیغمبر آخر الزمان
مدینے مین مبعوث ہوگا تجھے لازم ہی کہ اُسکا دین قبول کرے اور یہان سے

مدینے کو چلا جائے۔ بعد وفات راہب مذکور حضرت مسطور عازم مدینہ ہوئے
اثنائے راہ مین آپ کسی تہمت مین گرفتار ہوے۔ اور مدینے مین فروخت
کیے گئے بعد بعثت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دین اسلام سے مشرف
ہوکر بامداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلامی سے خلاصی پائی اور صحبت
رسول اللہ مین ہمیشہ ممتاز رہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
راوی ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلسَّبَاقُ مِنَّا
اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ وَصُهَيْبُ سَابِقُ الرُّوْمِ وَسَلْمَانُ سَابِقُ الْفُرْسِ وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشَۃِ
اور بروز خندق حضرت سلمان کی شان مین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو
والیے مدائن کیا تھا عہد خلافت خلیفہ ثالث مین شہر مدائن مین وفات پائی
نقل ہی کہ قریب وفات حضرت ممدوح نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ تھوڑا سا
مشک پانی مین گھول کر میرے اطراف چھڑک دے اس لیے کہ اب وہ
قوم میرے پاس آنے والی ہی جو انس ہی نہ جن آپ کی خاتون نے حسب الحکم
تعمیل کی اور باہر گئی پھر حجرے مین سے آواز آئی کہ السلام علیک یا صاحب
رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ یہ آواز سنکر صاحبہ موصوفہ اندر
تشریف لے گئین دیکھا کہ وفات پا چکے ہین رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ صاحب
شواہد النبوۃ فرماتے ہین کہ سعید بن مسیب عبد اللہ بن سلام سے راوی ہین

کہ ایک روز سلمان رضؓ نے مجھ سے کہا کہ ہم دونون مین سے جو کوئی پہلے مرے خواب مین آکر ایک دوسرے سے کیفیت بیان کرے جسوقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اُسکے بعد وہ میرے خواب مین آئے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ مین نے بعد جواب سلام پوچھا کہ کہو حق تعالی نے تمھارے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ لطف وکرم بہ سبب توکل ورضا۔ آپکی وفات ۳۶ہجری مین ہوا اور عمر شریف بقول صحیح دوسو پچاس برس کی تھی مولف خزینۃ الاصفیا تاریخ وفات یون سے لکھتے ہین ؎

روح پاکش پاک بود وپاک رفت　　　ہست سال ارتحالش پاکباز
۳۴

ذکر حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ

عالم باعمل کامل مکمل قدوۃ الفقہا زبدۃ العلما چراغ محفل عارفین مشعل بزم صدیقین حبیب الرب الاحد امام قاسم بن محمد رضی اللہ تعالی عنہ۔ آپ کبار تابعین سے ہین علم فقہ مین مدینہ طیبہ مین آپ کا عدیل نہ تھا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی پھوپھی تھین اونھین کے پاس آپ نے تعلیم وتربیت پائی یحیی ابن معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین شہر مدینے مین علم وعمل وفضل وفقہ وحدیث وتفسیر وعلوم طریقت وحقیقت مین اُنکا مثل مین نے نہین دیکھا عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہین کہ اگر خلافت کا کام میرے اختیار مین ہوتا تو مین امام قاسم

کے سپرد کرتا۔

سو برس سے زیادہ سن شریف تھا باتفاق اہل سیر ۱۰۲ھ ہجری مین وفات پائی اور بعض سال وفات ۱۱۱ھ ہجری لکھتے ہین۔ سال وفات از خزینۃ الاصفیا

قطب دان سالک بخوان عارف بگو ہم ولی اللہ رقم کن والسلام

ذکر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ

خسرو ملت مصطفے برہان حجت مرتضے عالم علوم اولین و آخرین پیشواے اولیاے متقدمین و متاخرین رہنماے خداپرستان امام محمدیان عارف عاشق ابو محمد امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ الغرض بجمیع صفات موصوف اور زمین و زمان مین مشہور و معروف تھے۔ **نقل ہی** کہ داؤد بن علی بن عبداللہ بن عباس سنے حضرت امام کے غلام کو مارا اور مال و متاع سب چھین لیا۔ حضرت ممدوح داؤد کے مکان پر گئے اور کہا کہ تونے جو کچھ میرے غلام کے ساتھ کیا بہت برا کیا مین بددعا کرونگا اُسنے حقارت سے کہا کہ تو مجکو بددعا کرنے سے ڈراتا ہی۔ یہ سُنکر حضرت امام واپس آئے اور شب کو داؤد کے غلامون نے داؤد کو مار ڈالا۔ ابو نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے چند اشخاص کو حضرت امام کی خدمت مین جاتے ہوئے دیکھا میرا بھی دل چاہا کہ اُن کے ساتھ مین بھی شرف زیارت سے مشرف ہون پس مین

اُن کے ہمراہ ہوا حالانکہ مین اُسوقت جنابت کی حالت مین تھا حضرت امام
نے فرمایا کہ اے ابو نصیر اہل بیت کے یہان ایسی حالت مین آنا تجھے مناسب
نہین عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ مجکو شوق دیدار یہان کھینچ لایا فرمایا کہ اگر
تو غسل کرکے آتا تو دیدار و ثواب دونون تجھکو میسر ہوتے نقل ہی کہ ایک روز
حضرت امام کا گذر ایک عورت کے گھر پر ہوا کہ وہ اپنے آگے گاے مری
ہوئی پر نالہ و فریاد کر رہی تھی اور کہتی تھی کہ مین اور میرے عیال و اطفال
اسکے دودھ پر رفع فاقہ کرتے تھے افسوس کہ آج وہ ذریعہ معیشت بھی
ہاتھ سے گیا۔ الغرض حضرت امام نے اسکے حال زار پر رحم فرماکر کہا کہ تو
چاہتی ہی کہ گاے زندہ ہوجاے اسنے کہا کہ اے شخص تو مجھ ضعیفہ سے
کیون ہنسی دل لگی کرتا ہی فرمایا کہ واللہ مین ہنسی سے نہین کہتا اور دعا
کی اُسی وقت وہ زندہ ہوگئی اور ضعیفہ بہت خوش ہوئی خزینۃ الاصفیا
نقل ہی کہ حضرت امام حج کو جاتے تھے راستے مین حضرت امام کو بھوک
لگی ایک کھجور کا درخت سوکھا ہوا تھا اُسکی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے
درخت ہمارے لیے کچھ کھانے کی تیاری کر تھوڑی دیر مین وہ درخت تر و
تازہ ہوا اور خوشہ تازہ سے بار آور ہوا حضرت امام نے آواز دی کہ آؤ
کھاؤ راوی کہتا ہی کہ مین بھی اُسوقت حاضر تھا وہ کھجور ایسی شیرین اور
لطیف تھی کہ عمر بھر کبھی ایسی کھانے مین نہین آئی تھی ایک شخص وہان

بدبخت بھی تھا اُسنے کہا کہ تو بڑا ساحر ہی کہ تیرے سحر نے کیا اثر کیا فرمایا یہ سحر
نہین ہی اسکو دعاے مستجاب کہتے ہین اگر تو امتحان چاہتا ہی تو دیکھ کہ مین
تیری صورت مسنح ہونے کے لیے دعا کرتا ہون تیری صورت ہمشکل سگ
ہوجائے گی پس اس اعرابی نے لطور استہزا کہا کہ اچھا دعا کرو آپ نے دعا
کی کتے کی شکل ہوگئی دُم ہلاتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلا حضرت امام نے اپنا
ایک خادم اُسکے ساتھ کردیا۔ الغرض کتا اپنے گھر مین آیا گھر والون نے مار کر اسکو
نکال دیا پھر وہ محروم روتا ہوا حضرت امام کے پاس آیا اور خاک پر لوٹا ایسی
حرکتین کین جس سے انتہا کی عجز و انکساری ظاہر تھی۔ امام کو رحم آیا پھر آپ
نے دعا کی آپ کی دعا کی برکت سے پھر وہ اصلی حالت پر آگیا (خزینۃ الاصفیا)
صاحب شواہد النبوۃ لکھتے ہین کہ مجھ سے کسی نے کہا کہ مین ایک جماعت
کے ساتھ حضرت امام کی خدمت مین حاضر تھا وہان حضرت ابراہیم خلیل اللہ
کے معجزے کا ذکر ہوا کہ حضرت خلیل علیہ السلام نے حسب حکم الٰہی چار جانور
ذبح کیے اور انکا گوشت ریزہ ریزہ کرکے ملا دیا پھر سب کو زندہ کردیا۔ امام نے
فرمایا کیا تم بھی ویسا ہی تماشا دیکھنا چاہتے ہو حاضرین نے عرض کیا کہ ہان
یا ابن رسول اللہ حضرت نے آواز دی کہ اے طاؤس والے اے غراب والے
باز والے کبوتر معاً چارون جانور حاضر ہوئے چارون کو ذبح کیا اور ریزہ ریزہ کیا
اور ملا دیا اور اُن چارون کے سر علیحدہ رکھ دیے راوی کہتا ہی کہ ہمنے دیکھا ہی

کہ سب کے گوشت ایک جگہ ملا دیے گئے تھے بعد حضرت امام نے سر طاؤس اُٹھایا اور کہا کہ اے طاؤس اِس آواز کے ساتھ جسقدر اجزاے طاؤس تھے سب اُس سر طاؤس مین آکر مل گئے اور وہ زندہ ہوکر اُڑ گیا اسیطرح اور تینون جانور بھی زندہ ہوکر اُڑ گئے۔ نقل ہی کہ ایک شخص جو حضرت کے دوستون مین تھا کعبہ شریف کو جاتے وقت دس ہزار درم حضرت کے سپرد کیے اور کہا کہ آپ میری واپسی تک میرے لیے ایک سراے خرید رکھیے تاکہ مین بعد واپسی اُسمین آکر رہون۔ جس وقت وہ حج کو چلا گیا حضرت نے وہ تمام درہم راہ خدا مین صرف کر دیے جب وہ حج سے واپس آیا اور سراے کا طالب ہوا فرمایا کہ مین نے تیرے لیے جنت مین ایک سراے خرید کی ہی کہ جسکی حد اول شاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایوان منور سے ملحق ہی اور حد ثانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور حد ثالث و رابع ایوان حسنین سے ملحق ہی اور مین تجکو نوشتہ دیتا ہون یہ کہکر آپ نے نوشتہ دیا اُسنے اسکو اپنے پاس حفاظت سے رکھا اور مرتے وقت وصیت کی کہ یہ کاغذ میرے کفن مین رکھ دینا بعد وفات اُسکے متعلقین نے حسب وصیت عمل کیا وفات کے دوسرے روز وہی کاغذ دستخطی امام قبر سے باہر نکلا اور اُسپر لکھا ہوا تھا کہ جعفر بن محمدؑ نے جو کچھ اسمین لکھا تھا وہ وعدہ وفا کیا (خزینۃ الاصفیا) داؤد طائی رحمۃ اللہ

ف وفات روز شنبہ پانزدہم رجب ۱۴۹ ہجری جنت البقیع بروضہ پدر و جد خود رضی اللہ تعالی عنہم ۱۲

علیہ نے حضرت امام سے کہا کہ میرا دل سیاہ ہوگیا ہی مجکو کچھ نصیحت کرو
امام نے کہا کہ مین اسبات سے ڈرتا ہون کہ قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اگر مجھسے پوچھین کہ تو نے میری متابعت کا حق کیون نہین ادا کیا
تو مین کیا کہون گا اس لیے کہ یہ کام نسبًا صحیح نہین ہی یہ کام عمل کے ساتھ
ہی پس داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ روئے اور کہا کہ الٰہی جسکی معجون طینت آب نبوت
سے ہی اور جسکی ترکیب طبیعت اہل برہان وحجت رسول سے وہ اس حیرانی
مین ہی تو داؤد کا کیا ٹھکانا ہی **نقل ہی** کہ ایک روز حضرت امام نے حاضرین
سے فرمایا کہ آؤ عہد کرو کہ جو شخص حاضرین سے قیامت مین رستگاری پائے
وہ سب کی شفاعت کرے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ آپ کو ہماری شفاعت
کی کیا ضرورت ہی اس لیے کہ آپ کے جد اعلیٰ شفیع جملہ خلائق ہین فرمایا
کہ مجکو اسبات سے شرم آتی ہی کہ مین قیامت مین بغرض شفاعت اپنے جد
کا منھ دیکھون **نقل ہی** کہ ایک روز حضرت امام لباس گرانمایہ پہنے ہوئے تھے
کسی نے یہ کہا یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ ھٰذَا مِنْ مِّلَّتِكَ حضرت نے
اُسکا ہاتھ پکڑکر اپنی آستین مین کھینچا تو کیا دیکھتا ہی کہ جسم مبارک پر ٹاٹ کا کپڑا ہی
اور اُسپر وہ لباس فاخرہ ہی حضرت نے فرمایا کہ ھٰذَا لِلْخَلْقِ وَھٰذَا لِلْحَقِّ رضی اللہ عنہ
نقل ہی کہ حضرت امام نے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا
کہ عاقل کسکو کہتے ہین کہا جو شخص خیر وشر مین تمیز کرے وہ عاقل ہی فرمایا

یہ بات توحیوان مین بھی ہی یعنی جو شخص اُن کو تکلیف دیتا ہی اس بھاگتے ہین
جو محبت کرتا ہی اسکے نزدیک رہتے ہین حضرت ابو حنیفہ نے کہا کہ آپ
کے نزدیک کون عاقل ہی فرمایا کہ وہ ہی جو دو خیر و دو شر مین تمیز کرے
دو خیر سے خیر الخیرین اختیار کرے اور دو شر سے خیر الشرین قبول کرے
نقل ہی کہ حضرت امام سے لوگون نے کہا کہ آپ جامع کمالات اور قرۃ العین
سرورکائنات ہین باایں ہمہ آپ بہت متکبر ہین فرمایا کہ مین متکبر نہین
ہون مگر کبریائی ہی جسوقت سے کہ مین نے غرور کو نکال دیا اُسی وقت
کبریائی نے اُس مقام پر قبضہ کرلیا اور جانشین بن گئی اپنی خودی سے
تکبر کرنا نہین چاہیے اور اُسکی کبریائی کیوجہ سے کبر کرنا کوئی قباحت نہین تذکرۃ الاولیا

ذکر حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ

گوہر دریاے معرفت دُرآبدار بحر حقیقت رونق بزم کاملین ضیاے شمع
عارفین سرخیل اولیاے نامی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا لقب
سلطان العارفین اسم بامسمّی ہی۔ اور آپ کا اصلی نام طیفور بن عیسی بن آدمؑ بن
سروشان ہی کامل عصر و عارف دہر تھے آپ کو حضرت امام جعفر صادقؓ سے
روحانی تربیت ہی اشباہ اور ارشاد رحیمیہ ملاحظہ ہو کیونکہ حضرت بایزید بسطامیؒ
کی ولادت حضرت امام جعفر صادقؓ کی وفات کے سینتالیس برس بعد ہوئی

اور آپ کا وطن شریف بسطام ہی سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اُنکی شان مین فرماتے ہین کہ بایزید درمیان ما چون جبرئیل در فرشتگان است اور شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہیجدہ ہزار عالم از بایزید منورست و بایزید درمیان نہ یعنی انچہ در بایزیدست در حق محوست حضرت بایزید بسطامی ولی مادرزاد تھے چنانچہ آپ کی والدہ فرماتی ہین کہ جسوقت بایزید میرے شکم مین تھے اگر کوئی لقمہ شبہ کا کھالیتی تھی تو میرے پیٹ مین درد ہوجایا کرتا تھا جب تک وہ لقمہ نہین نکلتا تھا مجکو چین و آرام نہین ہوتا تھا نقل ہی کہ لوگون نے حضرت بایزید سے پوچھا کہ مرد را درین راہ چہ بہترست گفت دولت مادرزاد گفتند اگر نبود گفت چشم بینا گفتند اگر نبود گفت گوشی شنوا گفتند اگر نبود گفت مرگ مفاجات نقل ہی کہ آپ کی والدہ نے آپ کو ایک اُستاد کے سپرد کیا اُستاد نے قرآن مجید شروع کرایا ایک روز سورۂ لقمان مین اس آیت پر پہونچے اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ اُستاد سے معنی دریافت کیے اُستاد نے کہا کہ اس کے معنی یہ ہین کہ اللہ کا شکر اور اپنے والدین کا شکر کرو یہ سنتے ہی وہان سے اُٹھے اور اپنی والدہ کے پاس آئے اور کہا پروردگار عالم فرماتا ہی کہ میری خدمت اور والدین کی خدمت کر یہ دونون خدمتین مجھسے ادا نہین ہوسکتین آپ دعا کرکے مجکو اپنی خدمت کے لیے اللہ سے مانگ لو یا اپنی خدمت مجکو معاف کرو آپ کی والدہ نے فرمایا کہ مین نے

اپنے حقوق سب معاف کیے۔ تو اپنے خالق کی خدمت بجا لائیں حضرت ممدوح
نے صحرا نوردی اختیار کی اور تیس۳۰ برس تک صحراے شام پھرتے تھے اور
ریاضت اور مجاہدہ کرتے تھے ایک سو تیرہ شیوخ کی خدمت کی اُنمین سے
شیخ آخر حضرت امام جعفر صادق ہین کہ جنکے فیض سے کامل ترین اولیاء اللہ
مین شامل ہوئے نعمت وافر نصیب ہوئی۔ بعد تکمیل طریقہ پھر بسطام مین تشریف
لائے **نقل** ہی کہ شیخ بایزید حج کو جارہے تھے زادراہ اپنا اور اپنے مریدون کا
اونٹ پر لادے ہوے تھے کسی نے کہا کہ اے شیخ اس غریب مسکین اونٹ پر
پر اسقدر بوجھ ظلم صریح ہی فرمایا کہ یہ بوجھ اُٹھانے والا کوئی دوسرا ہی ذرا غور
سے تو دیکھ اسکے بعد جو اُوسنے اونٹ کیطرف دیکھا تو وہ بوجھ اونٹ سے
ایک بالشت اوپر معلق نظر آیا **نقل** ہی کہ شیخ نے شہر ہمدان سے تخم خریدکر
بسطام مین لائے جب دیکھا تو اُسمین چند چیونٹیان ہین کہا کہ افسوس مین نے
ان غریبون کو انکے وطن سے آوارہ کیا یہ کہکر اُٹھے اور اُنکو پھر ہمدان مین پہونچاکر
واپس آئے **نقل** ہی کہ ایک روز بحالت مستی کلمۂ سُبحانی اعظم شانی شیخ
کی زبان سے نکلا جب ہوش آیا مریدین نے اُسکا ذکر کیا فرمایا کہ اگر بار دیگر
ایسا کلمہ میری زبان سے نکلے تو تم مجکو قتل کرو اور ایک ایک چھُری سب کو
دی اتفاقاً پھر کسی دن وہی کلمہ شیخ نے کہا مریدون نے حسب الایما بقصد قتل
چھُریان مارنے لگے مگر اسکا اثر شیخ کے جسم پر کچھ نہوا جب وہ حالت سُکر

حالت اصلی سے مبدل ہوئی مریدون نے تمام کیفیت بیان کی فرمایا
کہ اسوقت جو تم سے باتین کر رہا ہی یہ بایزید ہی اور وہ کلمہ جس نے کہا وہ بایزید
نہ تھا نقل ہی کہ شیخ ابو تراب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مرید سے کہا کہ تو
بایزید کو دیکھنا چاہتا ہی کہا کہ جو شخص خدا کے بایزید کو ہر وقت دیکھے اُسکو بایزید
کے دیکھنے کی کیا حاجت ہی شیخ نے کہا کہ تو اپنے حوصلے کے موافق خدا کو
دیکھتا ہی جب تو بایزید کے پاس جائیگا اُسکے حوصلے کے موافق دیکھے گا
پس دونون ملکر بایزید کے گھر پر آئے دیکھا کہ حضرت بایزید پانی لانے کے لیے
باہر کہین گئے ہوئے ہین یہ دونون اُنکی تلاش مین باہر نکلے راستے مین
ملاقات ہوئی جسوقت حضرت بایزید کی نظر مرید ابو تراب پر پڑی معًا بیہوش ہوکر
زمین پر گرا اور واصل حق ہوا۔ شیخ ابو تراب نے کہا کہ اے شیخ ایک نظر مین
تو نے جان لی کہا کہ اس شخص کے قلب مین نور تھا مگر ہنوز منکشف نہوا تھا بایزید
کو دیکھتے ہی کشف ہوا وہ اُسکا متحمل نہو سکا مر گیا نقل ہی کہ چند لوگون نے خشک سالی
کی شکایت حضرت بایزید سے کی اور طالب دعا ہوئے آپ نے دعا کی اُسیوقت
ایک ٹکڑا ابر کا اُٹھا اور مینھ برسنا شروع ہوا نقل ہی کہ ایک روز حضرت ممدوح
پانوٗن پھیلائے ہوئے بیٹھے تھے آپ کا ایک مرید بھی اُسیطرح بیٹھا۔ حضرت
نے پانوٗن کھینچ لیے اُس مرید نے بھی چاہا کہ پانوٗن کھینچے مگر نہو سکا اُسیطرح
ایک پانوٗن سوکھ کر رہگیا اور تمام عمر اسی حالت پر رہا بلکہ اُسکی کئی پشت تک

یہ علت قائم رہی کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ ایک کی بے ادبی سے
کئی پشت کا اس بلا مین ماخوذ ہونے کا کیا سبب ہی کہا جو شخص سخت تیرانداز ہوتا
ہی اُسکا تیر بہت دور جاتا ہی **نقل ہی** کہ شیخ یوسف ہجورانی بغرض امتحان
خوارق شیخ بایزید کے پاس گئے شیخ نے اُنکو اپنے ایک مرید جن کا نام
ابوسعید راعی تھا سپرد کیا اور کہا کہ ہمنے حصہ کرامت وخوارق اُسکے حوالے
کیا ہی شیخ یوسف حسب الایما شیخ راعی کے پاس گئے دیکھا کہ وہ جنگل مین
نماز پڑھ رہے ہین اور اُنکی بکریون کی نگہبانی بھیڑیا کر رہا ہی جب وہ نماز سے
فارغ ہوئے شیخ یوسف نے شیخ راعی سے انگور تر کی فرمائش کی شیخ راعی
نے اپنے ہاتھ کی لکڑی کو دو ٹکڑے کیا۔ ایک ٹکڑا اپنی طرف زمین مین گاڑا
دوسرا ٹکڑا شیخ یوسف کی جانب پس اُسیوقت وہ سوکھے ہوئے ٹکڑے ہرے
ہوے اور اُنمین انگور پیدا ہوئے۔ جو درخت انگور شیخ راعی کی طرف تھا اُسمین
سفید انگور نکلے اور دوسری جانب مین سیاہ شیخ یوسف نے اختلاف
رنگہاے انگور پوچھا فرمایا کہ مین ازراہ یقین انگور کا خواستگار ہوا اور تو نے
بغرض امتحان انگور مانگا تھا اسکے بعد شیخ نے شیخ یوسف کو ایک کمل دیا اور کہا
کہ اسکو اپنے پاس رکھ شیخ یوسف وہ کمل لیکر حج کو گئے جسوقت عرفات مین
پہونچے وہ کمل غائب ہو گیا بعد واپسی سفر حج وہ کمل شیخ نے شیخ راعی کے
پاس دیکھا شیخ فریدالدین عطار فرماتے ہین کہ شیخ بایزید فرمایا کرتے تھے مین

چاہتا ہون کہ قیامت جلد قائم ہو تا کہ مین اپنا خیمہ دوزخ کیطرف لگاؤن تا کہ
میرے سبب سے دوزخ پست ہو اور میرے سبب سے لوگون کو راحت
ہو کسی نے شیخ حاتم اصم کا ذکر بایزید بسطامی علیہ الرحمہ سے کیا کہ وہ اپنے مریدون
سے کہتے تھے کہ جو شخص قیامت مین اہل دوزخ کی شفاعت نکرے وہ میرا
مرید نہین شیخ بایزید نے فرمایا کہ میرا مرید وہ ہی کہ کنارے دوزخ پر کھڑا رہے
اور اہل دوزخ کا ہاتھ پکڑکے جنت مین داخل کرے اور خود اُسکی جگہ دوزخ
مین چلا جائے نقل[۱] ہی کہ ایک روز شیخ بایزید علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق
کے روبرو بیٹھے ہوے تھے امام نے فرمایا کہ بایزید طاق مین سے کتاب
اُٹھالا عرض کیا کس طاق مین کتاب ہی فرمایا تو اتنی مدت سے میرے پاس
رہتا ہی تجکو طاق کی خبر نہین عرض کیا کہ مجکو طاق سے کیا غرض تھی مین نظارہ
کے لیے نہین آیا تھا امام نے کہا جب ایسا ہی تو اب تو اپنے وطن کو جا کہ تیرا
مقصود حاصل ہی نقل ہی کہ شیخ فرماتے تھے کہ مین بارۂ برس تک اپنے نفس کا
لوہار بنا رہا اور اسکو ریاضت کی موشٔ[۲] مین رکھکر مجاہدہ کیا آگ بھی دھونکتا تھا
اور ملامت کے ھتوڑے سے کوٹتا تھا یہان تک کہ آئینہ بنایا اور پانچ برس

---

[۱] یہ روایت غلط معلوم ہوتی ہی کیونکہ حضرت امام جعفر صادق کی وفات ۱۴۰؁ھ ہجری اور بقولے ۱۴۸؁ھ ہجری مین واقع ہوئی ہی اور حضرت بایزید کی ولادت ۱۸۸؁ھ ہجری مین اس حساب سے حضرت بایزید امام کی وفات کے بعد پیدا ہوے ہین ۱۲ مصحح

[۲] ظرفیکہ دران نقرہ و طلا گدازند ۱۲

تک اپنا آپ آئینہ بنا اور انواع طاعت و عبادت سے اُسکا زنگ نکالا اور
پھر ایک سال بنظر اعتبار دیکھا معلوم ہوا کہ غرور طاعت و ناز عمل کا ایک زنار
گلے مین ہی اور پانچ برس تک کوشش کی یہان تک کہ وہ زنار کٹ گئی
اور اسلام تازہ سے مشرف ہوا اسکے بعد تمام خلائق کو مردہ دیکھا اور چار تکبیر
نماز جنازہ اُن پر پڑھ کے پلٹا اور بے زحمت خلق و بتائید حق واصل حق
ہوا نقل ہی کہ شیخ ممدوح چالیس برس مسجد مین جاروب کش رہے مسجد کا
لباس علیحدہ اور گھر کا لباس علیحدہ تھا چالیس سال تک سوائے دیوار مسجد کے
کسی دیوار کو اپنی پیٹھ کا تکیہ نہ بنایا فرماتے ہین کہ چالیس برس تک مین نے
آدمیون کی غذا نہین کھائی یعنے میرا قوت اور جانے ب سے آتا تھا۔ اور
فرماتے ہین کہ مین چالیس سال تک اپنے دل کا دیدبان رہا جب دیکھا تو
بندگی اور خداوندی دونون اللہ تعالی کی طرف سے نظر آئی اور فرماتے ہین کہ
مین تیس برس خدا کا طالب رہا جب دیکھا تو مین مطلوب تھا اور وہ طالب
اور تیس برس سے جب تک مین منھ اور زبان کو نہین دھوتا خدا کا نام نہین
لیتا۔ ابو موسی نے شیخ سے پوچھا کہ راہ سلوک مین کونسا کام سخت تر ہی آپ
نے فرمایا کہ مین ایک مدت تک اپنے نفس کو درگاہ حق مین لیجانا چاہا مگر وہ
ہردم روتا تھا جب مدد حق شامل حال ہوئی وہ مجکو کشان کشان لے جاتا تھا
اور ہنستا تھا نقل ہی کہ ایک رات شیخ کو عبادت مین مزا نہ آیا خادم سے پوچھا

دیکھ تو سہی گھر مین کوئی چیز تو نہین ہی خادم نے دیکھا کہ انگور کا خوشہ رکھا ہوا تھا
فرمایا کسی کو دیدو میرا گھر بقال کی دوکان نہین ہی پھر وہ بڑے لطف سے
عبادت مین مشغول ہوئے نقل ہی کہ ایک گبر سے کسی نے کہا کہ تو مسلمان
ہو جا اُسنے کہا کہ مسلمانی اگر یہی ہی جو بایزید کی مسلمانی ہی تو مجھ مین طاقت نہین
جو قبول کرون اور اگر اسلام یہ ہی جو تم رکھتے ہو تو ایسے اسلام کا مجکو اعتبار
نہین نقل ہی کہ جب صفات پروردگار کا کوئی ذکر کرتا تو آپ بہت خوش
ہوتے اور جب ذات کا ذکر ہوتا تو ایک کیفیت طاری ہوتی اور کھڑے ہو جاتے
شیخ نے اپنے ایک مرید کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ عجب دارم از کسیکہ او را داند
و طاعتش نکند شیخ نے کہا عجب دارم از کسیکہ او را داند و طاعتش کند۔ یعنی
نہ اُنکے ہوش و حواس درست رہین گے نہ وہ عبادت کریگا نقل ہی کہ ایک شخص
شیخ کے دروازے پر کان لگائے ہوئے صبح کے وقت کھڑا تھا تاکہ شیخ کی
حالت معلوم کرے ناگاہ شیخ کی زبان سے اسم ذات نکلا اور زمین پر گرے
اور خون جاری ہوا لوگون نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہی کہا کہ جسوقت میری زبان
سے اللہ کا نام نکلا تو آواز آئی کہ تو کیستی کہ حدیث ما گفتی۔ شیخ کی خرق عادات
و کرامت و فضیلت بیحد و بیشمار ہین جن کا مجملاً ذکر تذکرۃ الاولیا مین ہی اور
ایک دفعہ شرف معراج بھی حاصل ہوا ہی جسکی صراحت اُسی تذکرہ مین ہی نقل ہی
کہ حضرت شیخ کی شب وفات مین شیخ ابو موسی قدس سرہ نے خواب دیکھا کہ گویا

وہ اپنے سر پر عرش الٰہی کو اُٹھائے ہوئے لیے جاتے ہین صبح کو اس خواب
کی تعبیر مین حیران ہوے آخر کار شیخ کے گھر کی طرف روانہ ہوے تا کہ شیخ سے
کیفیت خواب بیان کرین راستے مین خبر وفات شیخ سنی اور دیکھا کہ جنازہ شیخ
پر خلق کا ہجوم ہی جب جنازہ اُٹھا ابو موسی نے بہت کچھ کوشش کی کہ پایۂ
جنازہ ہاتھ لگے مگر میسر نہوا آخر بے صبر ہو کر جنازے کے نیچے چلے گئے
اور جنازہ سر پر اُٹھا لیا جب جنازہ مدفن کے قریب رکھا گیا اور مخلوق کی زیارت
کے لیے منھ پر سے کفن کھولا گیا اُسی وقت حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے
آنکھین کھولین۔ اور ابو موسی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ سے ابو موسی رات
کے خواب کی یہی تعبیر تھی یعنی عرش الٰہی سے مراد جنازۂ بایزید ہی رحمۃ اللہ
علیہ ولادت شریف ۱۳۱ھ ہجری مین ہی اور وفات شریف بقول صحیح ۱۵ شعبان
روز جمعہ ۲۶۱ھ ہجری مین اور عمر شریف ۱۳۳ سال کی تھی مزار پر انوار بسطام مین ہی
اور صاحب مخبر الواصلین و تذکرۃ العاشقین سال وفات ۲۶۹ھ اور ۲۶۲ھ لکھتے ہین

ملفوظات

اگر صفوت آدم و قدس جبرئیل و خلت ابراہیم و شوق موسی و طہارت عیسی
و محبت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بتو دہند زنہار راضی نباشی
و رای آن طلبی کہ ورای آن کارہاست صاحب ہمت باش و ہیچ سر فرو میار

خاموش شدم چون یاد کردم سال شصتی [۳۰] دیگر شوی محجوب بدان فرود آئی که هرچه
حق صفات که آنست عارف درجهٔ کمترین دیگر بود ذکر همین من حجاب نگریستم
بنده دیگر مسلمان برادر کردن حرمتی بی که ندارد زیان چنان گناه دیگر بود درویی
شد همه بی چون عمل نه و علم نه و دارد زهد باشد هیچ نه که نباشد ازین به هیچ را
کند تبرا ملک و مال از که آنست باشد را عارف که چیزی کمترین دیگر شد همه با
عرش از اگر و باشد هیچ کنی ترک او دوستی از جهان دو هر اگر که آنست حق و
قدم میکائیل و جبرئیل چون فرشته هزار صد و باشد آدم هزار صد الثری تحت تا
وجود او ایشان حق معرفت وجود جنب در و تنها عارف دل زاویهٔ در عدم از
دارد دوست تعالی حق را که هر دیگر عارف نه و بود مدعی والا دارد خبر و بیند نه
آفتاب شفقت چون شفقت و دریا سخاوت چون سخاوت دهد خصلت سه
حجاب مشاهده و مکر معرفت و غدرست علم دیگر زمین تواضع چون تواضع و
گفت چیست سنت و فریضه گفتند دیگر خواهی می که چیزی یافت خواهی کی پس
است چگونه بحق راه که پرسیدند دیگر دنیا ترک سنت و مولی محبت فریضه
فراغت گفت کنی نمی نماز الشب چرا گفتند دیگر رسیدی بحق که بگذر راه از تو گفت
حق از خواستم می زیادت که دیدم خواب در دیگر گردم می مکوّن گرد من نیست
نمیخواهی تو که خواهم می آن گفتم خواهی می چه گفت دیدم بخواب را حق توحید از پس
از بعد خواهم نمی زیادت یارب گفتم شدم بیدار مرائی تو چنانچه ترا من که فرمود

توحید گفت مثل من دریاست که آن را عمق پدید نیست و نه اول و آخر پیداست دیگر گفتند که عرش چیست گفت منم گفتند کرسی و لوح و قلم گفت منم گفتند خدای را بندگانند ابراهیم و موسی و عیسی صلوات اللہ علیہم اجمعین گفت این ہمہ منم گفتند که جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل صلوات اللہ علیہم اجمعین گفت ہمہ منم و فرمود که خلق می دانند که من چون ایشان کسی ام اگر صفت من در عالم غیب بہ بینند ہمہ عالم ہلاک شوند۔ **تم کلامہ الشریف**۔

ذکر حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

راکب مرکب عرفان شہسوار میدان خداشناسان شیخ لاثانی حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نام نامی علی بن جعفر اور وطن شریف خرقان ہی۔ غوث و قطب روزگار و فرید عصر و وحید دہر تھے علم ظاہری و باطنی سے آراستہ زیور شریعت و طریقت سے پیراستہ تھے نسبت روحانی حضرت بایزید بسطامی سے رکھتے ہین ظاہری ملاقات نہین ہی کیونکہ حضرت بایزید رح کی وفات کے بہت مدت بعد حضرت شیخ ابوالحسن پیدا ہوئے ہین حضرت بایزید کی وفات ۲۶۱ھ مین ہوئی ہی اور حضرت کی وفات ۴۲۵ھ مین ہوئی ہی نقل ہی کہ حضرت مدوح ابتدا مین بارہ سال تک نماز عشا خرقان مین جماعت سے پڑھکر مزار شیخ بایزید بسطامی کے لیے جایا کرتے تھے اور وہان پہونچکر کہتے کہ الٰہی جو خلعت

کہ تونے بایزید کو دی ہی مجھے بھی عطا فرما۔ یہ کہکر وہان سے رخصت ہوتے صبح
کی نماز عشا کے وضو سے خرقان مین پڑھتے اور واپسی کے وقت شیخ کے
مزار کی طرف پیٹھ نہین کرتے تھے اسیطرح بارہ ۱۲ برس گذرے ایک روز
مزار پرانوار سے آواز آئی کہ اے ابوالحسن وہ وقت اب آگیا ہی اب تو ایک
جگہ بیٹھ جا اور خلق کی رہنمائی کر عرض کیا کہ مین اُمی ہون قرآن و علم دین و رموز
شریعت کچھ نہین جانتا آواز آئی یافتی انچہ از حق خواستی۔ فاتحہ آغاز کن
شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ فاتحہ شروع کی اور وہان سے چلے خرقان
مین پہونچتے پہونچتے قرآن مجید ختم کیا اور تمام علوم ظاہری و باطنی اپنے اوپر
مفتوح پائے نقل ہی کہ ایک روز شیخ ابوالعباس و ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہما
دونون ایک جا بیٹھے تھے ابوالعباس کے آگے ایک ظرف پُرآب رکھا تھا
شیخ نے اپنا ہاتھ اُسمین ڈالکر ایک مچھلی زندہ نکالی اور حضرت ابوالحسن کے
سامنے رکھدی شیخ ابوالحسن نے اِدھر اُدھر دیکھا تو خانقاہ مین ایک تنور گرم
تھا اُسمین ہاتھ ڈالکر ماہی زندہ نکالی اور فرمایا کہ پانی سے مچھلی نکالنا سہل ہی
آگ سے زندہ مچھلی نکالنا چاہیے نقل ہی کہ ایک جماعت سفر کو جاتے وقت
شیخ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ کچھ دعا بتلائیے تاکہ وقت نزول بلا
کام آئے فرمایا کہ مجکو یاد کرلینا۔ اس بات سے وہ لوگ کچھ خوش نہوئے والیس
چلے آئے اتفاقاً اُس سفر مین رہزنون نے آگھیرا اُنمین سے ایک نے شیخ کو

یاد کیا معًا وہ شخص مع مال رہزنون کی نگاہ سے غائب ہوگیا باقی سب کا مال و
اسباب لُٹ گیا جب راہزنون نے اپنا راستہ لیا تو یہ مع مال و اسباب کے صحیح
سالم نکلا ہمراہیون کو سخت تعجب ہوا لوگون نے اسکا سبب پوچھا اُسنے کہا
کہ مین نے شیخ کے حکم کی تعمیل کی اور اُنھین کے نام کی برکت سے حفظ
و امان الٰہی مین رہا نقل ہی کہ ایک مرید شیخ کا حسب اجازت کوہ لبنان کو بغرض
ملاقات قطب عالم گیا بہزار دقت و مشقت وہان پہونچا دیکھا کہ لوگون کا ہجوم
ہی اور ایک جنازہ رکھا ہوا ہی اُسنے لوگون سے پوچھا کہ نماز مین کیا دیر ہی کہا
کہ پانچون وقت یہان قطب عالم تشریف لاتے ہین اُنکا انتظار ہی کیونکہ وہ یہان
امامت کرتے ہین یہ سنکر وہ بہت خوش ہوا اور منتظر بیٹھا تھوڑی دیر مین
تشریف آوری قطب عالم کی دھوم ہوئی۔ دیکھا تو شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ
علیہ چلے آتے ہین مارے رُعب و ہیبت کے بیہوش ہو کر گرا جب ہوش
آیا تو نہ وہ جنازہ تھا نہ قطب عالم تھے لوگون سے پوچھا کہ وہ پھر کب آئین گے
کہا کہ عصر کے وقت اسنے لوگون سے کہا کہ مین شیخ کا مرید ہون بغرض ملاقات
قطب عالم آیا تھا مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ میرا شیخ ہی قطب عالم ہی اگر مجکو پہلے
سے معلوم ہوتا تو مین اتنی دور کیون مشقت اُٹھا کر آتا اب وہ جب یہان آئین
آپ لوگ میری سفارش فرما کر مجکو اُنکے ساتھ کرا دین الغرض اُن لوگون
نے وعدہ سفارش کیا بوقت عصر جب حضرت ممدوح تشریف لائے

مرید شیخ نے شیخ کی دست بوسی کی اور دامن پکڑکر کہا کہ مین اپنے کیے پر نادم
ہون اور خواستگار معافی شیخ نے فرمایا کہ معاف اس شرط پر کرتا ہون کہ تو
میری زندگی تک یہ راز فاش نکرے اُسنے قبول کیا - اور حضرت کے ساتھ روانہ
ہوا تھوڑی دیر مین خرقان مین آگیا **نقل ہی** کہ شیخ بوعلی سینا حضرت کی کرامت
و ولایت کا شہرہ سنکر خرقان مین آئے اُسوقت آپ مکان مین نتھے لکڑیان
لانے جنگل کو گئے ہوے تھے حضرت کی اہلیہ جو حضرت کی کشف و کرامت
کی منکر تھی موجود تھین - اُن سے شیخ بوعلی سینا نے پوچھا کہ شیخ ابوالحسن کہان
ہین کہا کہ تجکو اُس زندیق سے کیا کام ہی سوا اسکے اور بھی کلمات ناشایستہ
شیخ کی شان مین کہے - بوعلی سینا نے اپنے جی مین کہا کہ جسکی اہلیہ منکر حال
ہی تو وہ کیا ہوگا - بہرحال دیکھ لینا اور ملاقات کرنا بہتر ہوگا یہ سوچ کر جنگل کیطرف
روانہ ہوئے دیکھا کہ شیخ شیر کی پیٹھ پر لکڑی لادے ہوے چلے آتے ہین
بوعلی نے جب یہ کرامت دیکھی عرض کیا کہ یا شیخ یہ کیا ماجرا ہی اور وہ جو آپ کی
اہلیہ کی زبانی سنا وہ کیا بھید ہی فرمایا کہ مین اپنے گرگ یعنی اہلیہ کا بار اُٹھاتا ہون
اور میرا بوجھ شیر اُٹھاتا ہی - غرض دونون شہر مین آئے شیخ بغرض تیاری
دیوار حصار مٹی مین پانی ڈالکر کلند جو از قسم پھاوڑہ ہی ہاتھ مین لیکر مشغول بکار
خود ہوے بوعلی چپکے بیٹھے رہے اتفاقاً دیوار بناتے بناتے شیخ کے
ہاتھ سے وہ کلند گر پڑا ابوعلی نے چاہا کہ وہ اُٹھاکر شیخ کو دے ہنوز یہ اپنی

جا سے نہ اُٹھے تھے کہ وہ کلند خود بخود اُڑ کر شیخ کے ہاتھ مین چلا گیا **نقل ہی**
کہ عضد الدولہ وزیر بغداد درد شکم سے بہت مجبور ہو گیا تھا کوئی دوا کارگر نہوتی
تھی آخر شیخ سے ملتجی ہوا شیخ نے اپنی کفش عنایت کی اور کہا کہ بجاے
درد اسکو رکھدینا۔ جسوقت اس ارشاد کی تعمیل ہوئی معًا درد جاتا رہا **نقل ہی**
کہ ایک روز سلطان محمود غزنوی نے لباس ایاز خود پہنا اور اپنا لباس ایاز
کو پہنا کر خود بطور غلام پیچھے پیچھے اور ایاز بلباس شاہ آگے آگے اور چند کنیزین
بلباس مردانہ ہمراہ لیکر شیخ کی خانقاہ مین آیا اور سلام علیک کی شیخ جواب
سلام کا دیکر چُپ ہو رہے کچھ نکہا سلطان محمود کہ ایاز کا لباس پہنے ہوے تھا
شیخ سے کہا کہ آپ کے یہان سلطان اسلام آیا اور آپ نے تعظیم نہین دی
نہ متوجہ ہوے فرمایا کہ سلطان انمین سے کون ہی۔ سلطان محمود نے ایاز کیطرف
اشارہ کیا جو بلباس سلطان کھڑا ہوا تھا۔ شیخ مسکرائے اور فرمایا کہ یہ سب مکرو
فریب ہی غلام کا لباس پہنکر تو اپنے کو چھپاتا ہی یہ کہکر سلطان کا ہاتھ پکڑ لیا
اور اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا کہ ان نامحرم عورتون کو جو بلباس مردانہ تیرے
ساتھ ہین باہر بھیجدے سلطان نے حکم کی تعمیل کی اور تخلیے مین عرض کیا کہ
مجکو کچھ نصیحت کیجیے تاکہ میرے کام آئے فرمایا کہ چار چیز کا ہمیشہ خیال
رکھ **اول** یہ کہ جیسا تجھپر اللہ نے احسان کیا تو بھی لوگون پر احسان کر دوسرا
یہ کہ حکم خدا و رسول بجالا اور ممنوعات سے پرہیز کر تیسرا یہ کہ تو خاکی ہی

خاک کیطرف رجوع کر جو تیری اصل ہی ایسا کام نکر جو آگ مین گرفتار ہو چوتھا یہ کہ ہر نفس کو نفس واپسین سمجھ اور موت سے غافل نرہ سلطان محمود نے عرض کیا کہ میرے لیے دعا فرمائیے۔ کہا کہ ہر روز اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔ کہتا ہون تو بھی اسمین شامل ہی عرض کیا کہ اس سے کچھ زیادہ چاہتا ہون فرمایا اے محمود عاقبت محمود باد۔ پس سلطان نے اشرفیون کا توڑہ نذر کیا شیخ نے ایک نان جوین خشک سلطان کو دی اور کہا کہ کھا یہ مال حلال ہی سلطان نے ایک لقمہ لیا ہر چند چاہا کہ وہ لقمہ حلق سے فرو ہو مگر نہوا۔ شیخ نے کہا کہ اے شاہ جس طرح یہ لقمہ تو کھا نہین سکتا اسیطرح یہ روپیہ جو تو نے پیش کیا ہی میرے حلق مین نہین اُترتا اپنا روپیہ واپس لیجا۔ سلطان نے مجبور ہو کر وہ توڑہ واپس لیا اور عرض کیا کہ مجکو کوئی چیز اپنی یادگار دیجیے۔ شیخ نے اپنا پیراہن اُتار کر دیا اور رخصت کیا اتفاقاً انھین دنون مین ہندوستان کا سفر درپیش ہوا اور معبد سومنات پر جو تمام ہندوستان کے ہنود جمع ہو کر فتنہ بپا کیے ہوئے تھے وہان پہونچا اور لشکر ظفر پیکر آراستہ کر کے مقابل ہوا بہت بڑی جنگ ہوئی آخر کار بوجہ قلت لشکر اسلام قریب تھا کہ شکست ہو سلطان کو بغیر اسکے چارہ نہ تھا کہ تائید غیبی کا طالب ہوا الغرض گھوڑے سے اُترا اور خرقہ شیخ اپنے آگے رکھکر سجدہ کیا اور کہا کہ الٰہی بعزت و حرمت پیراہن شیخ ابوالحسن حبیب تو فتح و نصرت نصیب اہل اسلام کن

اُسی وقت دعا قبول ہوئی بحالت جنگ کچھ ایسا ہوا کہ لشکر کفار نے اپنے
لشکر کو لشکر اسلام سمجھ کر قتل عام شروع کیا آپسمین ایک نے دوسرے
کو مار ڈالا ہزارون مر گئے اور جو رہ گئے تھے بھاگ گئے الغرض فتح
و فیروزی نصیب شاہ اسلام ہوئی اُسی شب کو سلطان محمود کے خواب
مین شیخ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ آئے اور کہا کہ اے محمود تونے ہمارے
پیراہن کی آبرو برباد کی اگر اُسوقت تمام ہنود ہندوستان کے مسلمان ہونے
کے لیے دعا کرتا تو دعا تیری قبول ہوتی۔ صبح کو جب بادشاہ اُٹھا تو افسوس
کرتا ہوا اُٹھا کہ مین نے کیا کیا نقل ہی کہ ایک رات شیخ نماز پڑھ رہے تھے
آواز آئی کہ اے ابوالحسن کیا تو یہ چاہتا ہی کہ مین تیری کیفیت لوگون سے
کہدون تا کہ تمُ تجھے سنگسار کرین عرض کیا کہ اے پروردگار کیا تو یہ چاہتا ہی کہ
مین تیری رحمت کا حال جو مین جانتا ہون اور دیکھتا ہون لوگون سے کہدون
تا کہ تجھے کوئی سجدہ نکرے نقل ہی کہ شیخ کے ملک مین ایک باغ تھا ایک بار
رود نیل کو جوش ہوا اور باغ کو بہا لے گئی سب نیست و نابود ہو گیا اُس باغ
کی زمین مین چاندی کی کان نکلی دوبارہ پھر پانی آیا اور بہ گیا پھر دیکھا تو اُسمین
سونے کی کان ہی سلہ بارہ مین موتی و جواہر نکلے شیخ نے کہا کہ الٰہی مین
اس دنیا پر فریفتہ نہین ہوتا کیا اس دنیا کے لیے تجھ جیسے پروردگار کو
چھوڑ سکتا ہون نقل ہی کہ شیخ ابوسعید حضرت کے پاس آئے اور بعد

تناول طعام سماع کی اجازت چاہی شیخ نے کہا کہ مجکو سماع کی کچھ پروا نہین لیکن تمھارے سبب سے سُن لونگا۔ پس قوالون نے کچھ شروع کیا اُسوقت تک شیخ نے کبھی راگ نہین سنا تھا۔ شیخ ابوسعید نے کہا کہ یہ اُٹھنے کا وقت ہی پس اُٹھے اور آستین چڑھائی اور سات دفعہ قدم زمین پر مارے تمام در و دیوار خانقاہ شیخ کی موافقت مین جنبش مین آئے ابوسعید نے کہا کہ یا شیخ بس کیجیے کہ بناسے خانقاہ خراب ہوئی جاتی ہی۔ فرمایا کہ در و دیوار کیا تمام زمین و آسمان میری اتباع مین رقص کرین گے اور فرمایا کہ اُسکو راگ سننا درست ہی کہ جسکو عرش سے فرش تک سب حال کھلا ہوا ہو۔ اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر لوگ تمسے پوچھین کہ راگ کیون سنا تو کہدینا کہ محض اُس قوم کی اتباع کی جنھون نے راگ سنا ہی **نقل** ہی کہ ایک شخص خدمت شیخ مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجکو خرقہ پہنائیے فرمایا پہلے تو میرے سوال کا جواب دے وہ یہ ہی کہ اگر کوئی مرد عورت کا لباس اوڑھے تو وہ عورت بن جائیگا عرض کیا نہین فرمایا اسیطرح عورت اگر مرد کا لباس پہنے تو مرد نہوگی اگر تو مرد نہین ہی تو خرقہ سے کب مرد ہوگا **نقل** ہی کہ ایک روز یہ آیت پڑھی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ اور فرمایا کہ میرا بطش بطش پروردگار سے بڑھکر ہی اسواسطے کہ وہ عالم کو پکڑیگا اور مین دامن کبریائی کو اور فرمایا کہ جو کچھ میرے دل مین ہی اُسکا اظہار کرنے نہ پایا اس لیے کہ کسی کو اُسکا محرم نہ سمجھا اور فرمایا کہ قیامت

مین پروردگار مجھسے فرمائے گا کہ مانگ کیا مانگتا ہی تو کہونگا کہ الٰہی مین اُن
لوگون کو چاہتا ہون جو میرے وقت مین تھے اور میرے بعد قیامت
تک جو میری زیارت کو آئین اور وہ جو نہ آئین اور جنھون نے میرا نام سُنا
اور نہین سُنا پس حق تعالی فرمائے گا کہ دنیا مین تونے میرا کہا سنا اب
جو تو کہیگا وہ مین سنونگا پس حق تعالی سب کو میرے آگے کر دے گا یعنی
بخش دیگا المختصر بہت سی باتین ایسی ہین جن سے شان و عظمت حضرت ممدوح
ظاہر و باہر ہی جسکو پورے حالات دیکھنا ہون وہ تذکرۃ الاولیا وغیرہ کتب مین
دیکھے نقل ہی کہ جب وقت وفات قریب پہونچا تو وصیت کی میری قبر تیس گز
عمیق کھودیجاے اسلیے کہ زمین بسطام کی خرقان کی زمین سے نیچے ہی ایسا
نہو کہ میرا جسم حضرت بایزید کے جسم سے اوپر رہے۔ بعد وفات حسب وصیت
عمل کیا گیا دفن کے بعد لوگون نے دیکھا کہ ایک سفید پتھر مزار شریف پر رکھا
ہوا ہی اور شیر کے پانوٗن کے نشان بھی ہین لوگ سمجھے کہ شیر رکھ گیا ہی
اور ایک مدت تک وہ شیر طواف مزار پُر انوار کا کرتا رہا یہ وہی شیر ہی جسپر شیخ
لکڑیون کا بوجھ لایا کرتے تھے رحمۃ اللہ علیہ الی یوم القیامہ صاحب تذکرۃ الاولیا
لکھتے ہین کہ جو شخص سنگ سر مزار شیخ پر ہاتھ رکھکر جو دعا کریگا وہ قبول ہوگی اور
اسکو مجرب لکھا ہی۔ اور کیا عجب ہی جو ایسا ہو کیونکہ اس کرامت سے زیادہ
اُنکی شان و عظمت ہی نقل ہی کہ کسی نے بعد رحلت شیخ کو خواب مین دیکھا

اور پوچھا کہ حق تعالی نے تمھارے ساتھ کیا کیا فرمایا کہ میرا اعمال نامہ مجکو دیا
مین نے کہا کہ تو مجکو اعمال نامہ مین کیون مشغول کرتا ہی میرے عمل سے پہلے
تجکو علم تھا کہ مین کیا کیا کرونگا میرا نامۂ اعمال کراما کاتبین کو دیدے وہ پڑھتے
رہین گے مجکو چھوڑ کہ مین تیرا دم مارتا ہون۔ وفات شیخ ۱۵۔ رمضان
۴۲۵ھ ہجری مین ہی اور ایک قول مین ۱۰۔ محرم ۴۲۴ھ ہجری مین ہی۔

بعض ملفوظات جواہر قطعات حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

ہرکہ نماز بروقت نخواند و تلاوت قرآن نکند و علم نیاموزد و سخاوت نکند مردگان
ازوی بہر حال بہتر اند دیگر اگر کسی صد کار با اخلاص کند ویکی بریا خوف آنست
کہ ہمہ کار خالص او نیست شود دیگر ہرکہ دعوی علم کند باید کہ عمل بدان وی بود و
ہرکہ دعوی عبادت کند باید کہ اخلاص با وی بود و ہرکہ دعوی تصوف کند باید
کہ فنا با وی بود دیگر ہرکہ حریص دنیا بود ماکلش حلال نباشد و ہرکہ دروغ گوید
ایمانش نبود و ہرکہ خیانت کند سیر ایمانش نباشد و ہرکہ کاہل نماز بود ایمان ندارد
دیگر زندگانی چنان دانید کہ گویا جان برلب رسیدہ۔ من ہفتاد و سہ سال ست
کہ با حق تعالی زندگانی کردم ویک سخن با وی برخلاف شرع نہ گفتم ویک نفس
بموافقت نفس نزدم و سفر چنان کردم کہ از عرش تا فرش ہمہ زیر یک قدم
من بود دیگر از حق تعالی بر من ندا آمد کہ اگر باندوہ پیش من آئی شادت کنم و اگر

با نیاز آئی تونگرت کنم واگر از خودی خود دست بداری آب وهوا را مسخرت کنم
دیگر سر من عرش ست وپای من تحت الثری ودستهای من مشرق ومغرب دیگر
ملائکہ سہ جا از اولیا را اللہ منت دارند اول ملک الموت در وقت نزع ایشان دوم
کراماً کاتبین در وقت نوشتن نامہ سوم منکر ونکیر بوقت سوال دیگر تا یقین
ندانستم کہ رزق بروی ست دست از کار باز نداشتم وتا عجز خلق ندیدم پشت بر
خلق نکردم دیگر تا تو طالب دنیا باشی دنیا بر تو سلطان بود وچون تو از وے
روگردانی تو بروی سلطان باشی دیگر درویشی کسی را بود کہ او را دنیا وآخرت
نباشد ورغبت نکند بدین هر دو دیگر نماز را پیشتر از وقت از تو نمی طلبند تو نیز روزی
پیشتر از وقت از وی مطلب دیگر بندہ را تا بحق راہ است اما با حق کسی را راہ نیست
وهر کہ او را یافت نماند وهر کہ او را یافت نمرد۔ در صد هزار سال یکی از رحم مادر
زاید کہ آن کس محبت وپرستش حق را شاید دیگر قبلۂ جوان مردان خدای تعالی
است کہ اَیْنَ مَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ دیگر پرسیدند از وی کہ خدا را کجا دیدی
گفت آنجا کہ خود را ندیدم دیگر چون ذکر نیکان میغ شنید پدید آید و باران رحمت
بارد چون ذکر خدای تعالی کنی میغی از نور پدید آید کہ عشق بارد اما ذکر بندگان
عام را رحمت ست وخاص را غفلت دیگر آن راہ کہ بہ بہشت برد نزدیک ست
اما راهی کہ بخدامی برد دور ست دیگر می باید کہ در روزی هزار بار میری وباز زندہ
شوی تا باشد کہ حیاتی یابی تا بعد ش موت نبود وچون هستی خویش یاد دهی

او هستی خویش بتو دهد دیگر با خدا آشنائی کنید تا دل قوی شود چون غریبی که بشهرها
میرود و چون در سفر آشنائی یابد قوی دل می گردد دیگر دوستی خدا در دل آن
کس نبود که او را رحم و شفقت بر خلق نبود دیگر انچه که خدای تعالی مر بنده را بعد
ایمان کرامت کند هیچ چیز بهتر از دل تارک و زبان راست نیست دیگر هر که درین
جهان از خدا و رسول او و پیران شرم دارد در ان جهان خدا از وی شرم دارد
دیگر یک بار خدای را یاد کردن صعب ترست از انکه شمشیر بر روی خورد هزار بار
دیگر اگر جبرئیل علیه السلام از آسمان بانگ کند که ای فلان کسی مثل تو نیست و نخواهد بود
تو قول او را صادق داری اما از مکر خدا ایمن مشو و از آفت نفس خویش و عمل
شیطان غافل مباش دیگر یک بار دیدم خدا را بخواب که می گفت یا ابا الحسن خواهی
که من ترا باشم گفتم نی گفت تو مرا باشی گفتم نه گفت یا ابا الحسن همه عالم درین آرزو
اند که من ایشان را باشم و ایشان مرا و تو چنین می گوئی گفتم خداوندا آن که باشد که ترا
نخواهد اما تو اختیار بمن دادی از مکر تو که ایمن تواند بود که تو اختیار کس ندا ری نمیکنی
هر چه می خواهی می کنی دیگر از وی پرسیدند که بندگی چیست گفت عمر در ناکامی
گذاشتن دیگر از وی پرسیدند که چه کنیم که بیدار باشیم گفت عمر یک نفس باز آورید
و این یک نفس را چنان دانید که واپسین ست و بر لب رسیده است دیگر
پرسیدند که فقیری چیست گفت سیاه دل بودن یعنی از پس رنگ سیاه رنگ
دیگر نباشد دیگر اگر همه آشوشه شود و آن بر تو بزبان آید هیچ غم نباشد برابر آنکه

تکبیر اول از تو فوت شود بجماعت دیگر هر که روز جمعه دوازده رکعت بشش سلام
گزارد میان ظهر و عصر دو رکعت صلوٰة الحاجت بخواند در هر رکعت بعد فاتحه
آیة الکرسی و شهد الله و قل اللهم مالک الملک تا بغیر حساب و انا انزلنٰه
یک یک بار بعد فراغ سر بزمین نهاده بگوید کلمۂ توحید یک بار و بعد سر از سجده بر داشته
حاجت خواهد روا گردد دیگر دو رکعت نماز برای خوشنودی خصمان و ادای
حق بندگی باید خواند در هر رکعت بعد فاتحه آیة الکرسی و قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ
الْمُلْكِ تا بغیر حساب یکبار و ثواب آن بخصمان بخشد در قیامت خصمان ز وی
راضی باشند و اگر به نیت ادای بندگی خواهد ادا کرده باشد دیگر در شب پنجشنبه
دو رکعت برای حق والدین بخواند میان شام و خفتن در هر رکعت بعد فاتحه
انا انزلنا و انا اعطینا و قل یا و اخلاص و معوذتین یک یک بار چندان
ثواب ست که گویا توریت و انجیل و زبور و فرقان خوانده باشد دیگر اگر خدای تعالیٰ
روز قیامت همه خلق را از مشرق تا به مغرب برای من بخشد از بزرگی همت خود
که با خدا دارم باز نه نگرم دیگر مردی خرقه پوشیدن خواست گفت اگر زن لباس
مرد پوشد مرد شود و اگر مرد لباس زن پوشد زن شود گفت نه گفت چرا لباس
مردان پوشی اگر مردنهٔ و اگر مردی نیز حاجت نیست مقالات صوفیه۔

حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا اسم مبارک علی ہی آپ کی نسبت وسائط سے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی تک پہونچتی ہی بڑے عالی نسبت وکیفیت تھے حالات مریدان کے ظہور پر آپ کو خاص کمال حاصل تھا بڑے لوگون کے کشف مشکلات سلوک آپ کے ذریعے سے ہوتے تھے اور بزرگان وکاملان آپ سے مستفید ہوتے تھے مصنف کتاب کشف المحجوب تحریر کرتے ہین کہ اتفاقاً مجکو ایک واقعہ راہ سلوک مین ایسا پیش آیا کہ جس کا حل نہ مجھسے نہوسکا حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی کی خدمت مین روانہ ہوا انکی خدمت مین پہونچا اور آپ کو ایک مسجد مین پایا تنہا بیٹھے ہوئے ایک ستون سے میرے واقعہ مشکلہ کی کیفیت بیان فرما رہے ہین مین نے بے پوچھے اپنی مراد پائی اور عرض کیا کہ اے شیخ یہ واقعہ تو میرا ہی جسکو آپ بیان فرما رہے ہین آپ نے کہا عزیز من اللہ تعالے نے اس ستون کو گویا کر دیا تھا یہ واقعہ مجھ سے پوچھا تھا۔ ایک دن شیخ ابو سعید اور شیخ ابو القاسم طوس مین ایک تخت پر بیٹھے ہوے تھے اور ایک گروہ فقرائے طالبین کا تخت کے چارون طرف کھڑا تھا ایک درویش کے دل مین گذرا کہ اس بزرگ کا مرتبہ نہ معلوم کیا ہی شیخ ابو سعید نے کہا کہ اگر کسی کو یہ خواہش ہو کہ دو بادشاہون کو ایک وقت مین ایک جگہ ایک تخت پر دیکھے تو اس سے کہدو کہ دیکھ یہ بیٹھے ہوے ہین اس فقیر نے جب یہ سنا تو انکے حالات باطنیہ پر نظر ڈالنا شروع کی خدا کی طرف سے حجاب اٹھا دیے گئے اور

اسنے سب حالات پر نظر کی اور یقین ہو گیا کہ شیخ نے سچ کہا ہی۔ نفحات

شیخ ابو علی فارمدی قدس سرہ

سیاح ممالک الٰہی غوّاص محیط نامتناہی رہبر سالکان صمدی حضرت شیخ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ نام نامی فضل بن محمد ہی اور فارمد ایک قریہ کا نام ہی جہان آپ کی سکونت تھی شیخ الشیوخ خراسان تھے اور ہر علم مین یکتاے روزگار تھے حضرت امام ابو القاسم قشیری کے شاگرد تھے اور طریقت مین دو شیخ سے نسبت تھی ایک ابو القاسم گورگانی طوسی سے دوسرے شیخ المشائخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ فرماتے ہین ابتداے جوانی مین مین نیشاپور مین علم دین پڑھتا تھا وہان شیخ سعید ابو الخیر تشریف لائے ہین اُن کی ملاقات کو گیا اور اُن کی صورت کا عاشق ہوا۔ ایک روز مین شیخ سے پوشیدہ اُنکے مکان مین کنارے بیٹھ گیا کہ شیخ کی نگاہ مجھپر نہ پڑے۔ الغرض شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ سماع مین مشغول ہوئے اور وجد ہوا اور اپنے کپڑے پھاڑے تھوڑی دیر کے بعد مریدون نے جامۂ شیخ کے ٹکڑے تبرکًا تقسیم کر لیے اُن مین سے ایک آستین اور کلی شیخ نے علحدہ رکھلی اور آواز دی کہ اے بوعلی کہان ہی تو فرماتے ہین مین نے قصدًا جواب نہین دیا اس لیے کہ شیخ مجکو پہچانتے نہین اور نہ مین اُنکی زیر نظر ہون۔ جب مکرر سہ کرر آواز

دی تو مین گیا وہ آستین اور کلی مجکو مرحمت فرمائی اور کہا کہ یہ آستین اور کلی
تمہاری ہوئی پس۔ اُسی وقت میرے قلب مین اک روشنی پیدا ہوئی اور
روز بروز اُسمین ترقی دیکھتا تھا اور یہ کیفیت مین نے حضرت ابوالقاسم قشیری
سے کہی اُنھون نے مجکو مبارکباد دی اور فرماتے ہین کہ اس کے بعد بھی
مین علم پڑھتا رہا تین سال تک ایک روز دوات مین قلم ڈالکر جو نکالا تو سفید
نکلا اسی وقت مین نے اپنے اُستاد سے یہ حال بیان کیا اُنھون نے کہا
کہ بس اب تو دوسرے کام مین مشغول ہوجا۔ شیخ فارمدی فرماتے ہین کہ
ایک روز شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے حمام مین غسل کیا تو مین نے چند
ڈول آب کنوین سے لاکر وہان ڈالدیے۔ جب شیخ بعد غسل کے باہر نکلے تو
پوچھا کہ وہ کون تھا جس نے گرمابہ مین پانی ڈالا۔ یہ سنکر مین بہت پریشان ہوا
مجبوراً عرض کیا کہ مین تھا فرمایا کہ اے بوعلی جو کچھ ابوالقاسم کو ستر برس مین ملا
تو نے ایک ڈول پانی پر لے لیا۔ وفات شیخ ۴۷۷ھ ہجری مین ہے۔

خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب الاولیا خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کتاب فصل الخطاب مین
لکھتے ہین کہ مولانا شرف الدین العقیلی الانصاری البخاری رحمۃ اللہ علیہ کے
ہاتھ کا لکھا ہوا مین نے دیکھا جو ایک علماے کبار و سلسلۂ خاندان نقشبندیہ

سے ہین وہ یہ لکھتے ہین کہ ابر طریقت بحر حقیقت ہادی گمرہان رہنماے
آوارگان عارف لاثانی حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بعمر ہیجدہ
سال بغداد کو تشریف لے گئے اور ابی اسحاق فقیہ سے علم فقہ حاصل
کیا اور علم نظر کی پوری تکمیل کی حنفی مذہب تھے بہت دن اصفہان و بخارا
مین تعلیم فرماتے رہے اہل عراق وخراسان وخوارزم وماوراالنہر مین مقبول
خاص وعام تھے ایک مدت تک کوہ آزر مین آپ سکونت رکھتے تھے حضرت
شیخ عبداللہ جوینی سے آپ کو خرقہ ملا ہی اور شیخ عبداللہ جوینی و شیخ حسن سمنانی
و شیخ بوعلی فارمدی رحمہم اللہ سے نسبت حاصل کی۔ آپ کی ولادت کا ۴۴۰ھ
ہجری ہی اور وفات شریف ۵۳۵ھ ہجری مین واقع ہوئی۔ حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ
علیہ اپنی تاریخ مین تحریر فرماتے ہین خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہ صاحب احوال
وکرامات تھے اور بغداد وخراسان وعراق وسمرقند وبخارا مین مستفید ہوئے
اور ہزارون کو آپ سے نفع پہونچا۔ اور مرو مین رونق بخش ہو کر تھوڑے دن
وہان رہے اسکے بعد ہرات کو چلے گئے تھوڑے روز قیام فرماکر پھر مرو
مین واپس تشریف لائے اور چند روز آپ پھر ہرات مین رہے اور کچھ دنون
رہ کر بقصد سفر مرو وہان سے روانہ ہوئے جب ہرات سے باہر نکلے راہ
مین انتقال ہوا۔ بعض کہتے ہین کہ وہین دفن ہوئے بعض نے کہا ہی کہ ابن
النجار جو مریدون مین تھے سے آپ کا جسد مبارک مرو کو لیگئے اور وہین دفن

گیا منجملہ اصحاب دیگر چار خلفاے اعظم جو صاحب مقامات عالیہ تھے وہ خلعت
خلافت حاصل کر کے دعوت و ارشاد خلق مین مشغول ہوئے وہ چارون خلیفہ
علی الترتیب یہ ہین خواجہ عبداللہ برقی خواجہ حسن اندقی خواجہ احمد یسوے
خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہم۔ شیخ نجیب الدین برغش شیرازی
فرماتے ہین کہ مجکو چند ورق کاغذ کے ملے جسے دیکھنے سے مین خوش ہوا
مگر معلوم نہ تھا کہ اسکا مصنف کون ہی اور اسکے مصنف کی اور تصنیفین بھی اگر
مجھے ملجائین تو خوب ہو۔ اُسی رات کو خواب دیکھا کہ ایک شخص باوقار سفید
ریش و نورانی شکل خانقاہ مین آئے اور متوضی مین وضو کرنے کے لیے
گئے۔ مین بھی ساتھ گیا۔ سفید لباس تھا اور اُسپر آب زر آیۃ الکرسی نہایت
خوشخط لکھی ہوئی تھی وضو کرتے وقت وہ کپڑے اُتار کر مجکو دیے سفید لباس
کے اندر سبز لباس تھا اُسپر بھی آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی وہ لباس بھی اُتار کر
مجکو دیا اور فرمایا کہ اسکو حفاظت سے رکھ مین وضو کرتا ہون۔ وضو کے بعد فرمایا
کہ ان دو لباسون مین سے تو جو مانگے وہ تجھے دیتا ہون مین نے کہا کہ آپ کو
اختیار ہی جو چاہین مرحمت فرمائین پس جامہ سبز مجکو پہنایا اور جامہ سفید خود
پہنکر کہنے لگے کہ تو مجکو پہچانتا ہی کہ مین کون ہون عرض کیا کہ نہین فرمایا مین اُن
پرچون کا مصنف ہون اور میرا نام یوسف ہمدانی ہی جس کے چند پرچے
تیرے ہاتھ لگے ہین اُس کتاب کا نام زینۃ الحیات ہی اور اُس سے بہتر بھی

میری تصنیفات ہین جیسے منازل السالکین منازل السائرین۔ جب
مین خواب سے بیدار ہوا تو بہت خوش ہوا۔ خزینۃ الاصفیا۔

ذکر حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ

نور چراغ معرفت ضیاے خورشید طریقت گل چین گلستان خدادانی حضرت
خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ سر دفتر خواجگان ہین اور
خلیفہ خواجہ حضرت یوسف ہمدانی کے ہین قدس سرہما آپ کے والد کا نام
عبدالجمیل ہی اور امام مالک علیہ الرحمۃ کی اولاد سے ہین اور مقتداے علوم
ظاہر و باطن ہین اور وطن حضرت مولانا عبدالجمیل کی مان کا روم ہی۔ اور والدۂ
خواجہ اولاد شاہ روم سے ہین اور کہتے ہین کہ مولانا عبدالجمیل امام حضرت خواجہ
خضر علیہ السلام کے صحبت یافتہ ہین اور حضرت خضر علیہ السلام نے مولانا
عبدالجمیل قدس سرہ کو حضرت خواجہ کی ولادت کی بشارت دی تھی حضرت
خواجہ کے والد بزرگوار بسبب حوادث روزگار ملک روم سے ماوراء النہر
و بخارا ہوتے ہوے غجدوان مین تشریف لائے اور سکونت اختیار کی حضرت
خواجہ کا تولد وہین ہوا اور وہین آپ کا نشو و نما ہوا اور بخارا مین تحصیل علم
ظاہری کی لکھتے ہین کہ ایک روز امام صدرالدین جو علماے کبار سے تھے
اور حضرت خواجہ کے اُستاد تھے بوقت درس تفسیر اس آیت شریف پر

پہونچے اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اپنے اُستاد سے حضرت خواجہ نے پوچھا
کہ حقیقت خفیہ اور اُسکا طریقہ کیا ہی اگر ذاکر آواز بلند ذکر کرے تو دوسرا
شخص واقف ہوتا ہی اور اگر دل سے ذکر کرے تو بحکم حدیث اَلشَّیْطَانُ یَجْرِیْ
اِبْنَ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ شیطان واقف ہوتا ہی اس کے جواب مین اُستاد نے کہا
کہ یہ علم لدنی ہی انشاء اللہ تعالیٰ تمکو کسی اہل اللہ سے اسکا طریقہ پہونچیگا۔ حضرت خواجہ
کو اُس روز سے اُسکا انتظار تھا ایک مدت کے بعد حضرت خواجہ خضر علیہ السلام
تشریف لائے اور آپ کو وقوف عددی کی تلقین فرمائی اور اپنی فرزندی
مین قبول فرماکر کہا کہ تو حوض مین اُترا ور غوطہ لگا اور دل سے کہہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حضرت خواجہ نے ویسا ہی کیا اور اُسی کام مین مشغول
رہے یہان تک کہ تمام ابواب سلوک و مقامات آپ پر منکشف ہوئے حضرت
خواجہ ابتداے حال سے انتہا تک مقبول خاص و عام رہے اور ہمیشہ
اتباع سنت کے پابند اور بدعت و ہواے نفس کے مخالف رہے اور
اپنی حالت کو نظر اغیار سے ہمیشہ مخفی رکھتے تھے۔ بخارا مین خواجہ یوسف
ہمدانی کی تشریف آوری کا اتفاق ہوا۔ حضرت خواجہ عبدالخالق قدس سرہ
کو بنور باطن معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ کو بھی شغل دل حاصل ہی پس آپ کی
صحبت سے مشرف ہوئے اور وہ جب تک بخارا مین تشریف رکھتے
تھے حضرت خواجہ آپ کی صحبت مین رہے۔ یہانتک کہ حضرت یوسف ہمدانی

نے حضرت خواجہ کو خرقہ پہنایا۔ اگرچہ یوسف ہمدانی کے طریقہ مین ذکر جہر کا رواج تھا۔ مگر حضرت خواجہ کو جس طرح خضر علیہ السلام سے پہونچا تھا اُسی پر مشغول رہنے کا حکم دیا اُسمین کچھ تبدل و تغیر نہ کیا۔ حضرت خواجہ کی ولایت اس رتبے کو پہونچی کہ ہر روز ایک وقت کی نماز کعبہ شریف مین پڑھتے تھے اور پھر واپس تشریف لاتے تھے ولایت شام آپ کے مریدون کا معدن ہی۔ حضرت خواجہ اولیاے کبیر قدس سرہ جو آپ کے فرزندان معنوی مین سے ہین اُن کے نام جو وصیتین ہین وہ اس غرض سے لکھی جاتی ہین کہ تمام متعلقان وابستگان سلسلہ کو اس سے نفع ہو۔

وصیت نامہ

وصیت می کنم ترا ای پسر کہ من کہ بعلم و ادب و تقوی در جمیع حال بر تو باد کہ متبع آثار سلف کنی و ملازم سنت و جماعت باشی و فقہ و حدیث آموزی و از صوفیان جاہل پرہیزی ہمیشہ نماز با جماعت گزاری بشرطیکہ امام و موذن نباشی ہرگز طلب شہرت نکنی کہ آفت ست و بمنصبے مقید مشو دائم گمنام باش و در قبالہا نام خود منویس و بمجلس قضا حاضر مشو و ضمان کسی مشو بوصایاے مردم درمیا و با ملوک و ابنای ملوک صحبت مدار خانقاہ بنا مکن و در خانقاہ منشین و سماع بسیار مکن کہ سماع بسیار نفاق پدید آرد و بسیاری سماع دل را بمیراند و بر سماع

انکار مکن کہ سماع را اہل سماع بسیار اند کم گوی و کم خور و کم خسپ و از خلق بگریز همچنانکہ از شیر بگریزند و ملازم خلوت خود باش و با امردان و زنان و مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار حلال خور و از شبہ پرہیز و تا توانی زن مخواہ کہ طالب دنیا شوی و در طلب دنیا دین بباد دہی۔ بسیار مخند و از خندہ قہقہہ اجتناب نمائی کہ خندہ بسیار دل را بمیراند باید کہ در ہمہ کس بچشم شفقت نگری و ہیچ فردی را حقیر نشمری ظاہر خود را میارای کہ آرایش ظاہر از خرابی باطن ست با خلق مجادلہ مکن و از کسی چیزی مخواہ و کسی را خدمت مفرما و مشائخ را بمال و تن و جان خدمت کن و بر افعال شان انکار منمای کہ منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد بدنیا و اہل دنیا مغرور مشو باید کہ دل تو ہمیشہ اندوہگین باشد و چشم تو گریان و عمل تو خالص و دعای تو بتضرع و جامۂ تو کہنہ و رفیق تو درویش و مایۂ تو فقیر و خانۂ تو مسجد و مونس تو حق سبحانہ تعالی۔ تم کلامہ العالی قدس سرہ۔ اور یہ کلمات آپ ہی سے منقول ہین۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ ہر کلمے کی صراحت طوالت چاہتی ہی جسکو حق تعالی شوق جستجو عطا فرمائے وہ شفاء العلیل وغیرہ کتب مین ملاحظہ فرمائے اُسمین ہر ایک کلمے کی پوری تشریح ہی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ چار کلمۂ آخر کے مختصر معنی یون بیان فرماتے ہین کہ یاد کرد عبارت از تکلف ست در ذکر و بازگشت عبارت رجوع ست

بحق سبحانہ بران وجہ کہ ہر بار کلمہ طیبہ را گوید از عقب آن بدل اندیشد کہ
خداوندا مقصود من توئی و نگہداشت عبارت از محافظت رجوع ست بی گفت
زبان و یاد داشت عبارت از رسوخ ست در نگہداشت انتہی کلامہ حضرت
خواجہ کے خلفا مین افضل واکمل یہ چار خلیفہ ہین خواجہ احمد صدیق خواجہ
اولیاے کبیر خواجہ سلیمان کوینی خواجہ عارف ریوگری قدس سرہم

خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ

عالی جناب ہدایت مآب مستغنی عن الالقاب مہر سیمای برتری خواجہ
عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ ممدوح خلیفہ حضرت خواجہ عبد الخالق
غجدوانی ہین علم و حلم و ریاضت و متابعت سنت مین بعدیل سے تھے اور
آپ کی وفات ۵۱۵ھ ہجری مین ہوئی مدفن ریوگر ہے جو علاقہ بخارا مین واقع ہے۔

بیان خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ

مظہر فیوض ولایت مصدر برکات و ہدایت در دریاے تحقیق آب گوہر تدقیق
عالم علوم صوری و معنوی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ آپ
حضرت خواجہ ریوگری کے خلیفہ اور صاحب ارشاد ہین آپ کا مولد قصبۂ انجیر
فغنہ ہے۔ جو بخارا کے علاقے کا گاؤن ہے آپ نے بوجہ مصلحت وقت ذکر جہر

جاری فرمایا۔ بعد رحلت خواجہ ریوگری رحمۃ اللہ علیہ کے حضرت خواجہ ایک
مسجد مین بذکر جہر مشغول ہوے مولانا حافظ الدین نے حسب اشارہ استاذ العلماء
شمس الائمہ حلوانی کے بمواجہہ علماے کثیر حضرت خواجہ سے سوال کیا کہ
آپ نے کس سبب سے ذکر جہر اختیار کیا۔ آپ نے فرمایا اسلیے کہ شخص خوابیدہ
جاگے اور غافل ہوشیار ہو اور اُسکو ترغیب ہو اور راہ نیک پر آ گئے۔ مولانا
حافظ الدین نے کہا کہ جب آپ کی نیت مین یہ ہی تو بیشک آپ کے لیے
ذکر جہر جائز ہی اور پھر عرض کیا کہ اسکی کوئی حد بیان فرمائیے کہ اس کے جواز و
عدم جواز مین ہمین تمیز حاصل ہو۔ خواجہ نے فرمایا کہ ذکر اُس کے لیے ہی کہ
اُسکی زبان دروغ و غیبت سے پاک ہو اور اُسکا حلق حرام و شبہہ سے پاک
ہو اور اُسکا دل ریا و سمع سے طاہر ہو۔ اور اُسکا سِر پاک ہو توجہ بغیر اللہ سے
خواجہ علی رامیتنی جو اجلہ اصحاب حضرت خواجہ سے ہین قدس سرہما فرماتے ہین
کہ ایک درویش نے بزمانہ خواجہ محمود خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ اس زمانے
مین کونسا شیخ ہی جو جادۂ استقامت پر ثابت اور مجمع کمالات ہو تا کہ مین اُسکی
اقتدا اور اتباع کرون حضرت خضر نے فرمایا کہ خواجہ محمود فغنوی ہی۔ بعض
اصحاب خواجہ رامیتنی فرماتے ہین کہ وہ درویش جس نے خواجہ خضر سے
پوچھا تھا خود خواجہ رامیتنی علیہ الرحمۃ تھے مگر انھون نے اپنا نام ظاہر نہین
کیا۔ ایک روز خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ مع اصحاب و احباب ذکو مین

مشغول تھے ناگاہ ایک مرغ سفید بزرگ جثہ آپ کے سر پر سے اُڑتا ہوا
گذرا جب آپ کے مقابل ہوا تو بزبان فصیح یہ کہا کہ ای علی مردانہ باش
اُسوقت جو لوگ آپ کے یہان حاضر تھے اُس مرغ کو دیکھکر اور یہ ندائے
عجیب سنکر بیہوش ہوگئے اور اُن پر ایک کیفیت طاری ہوئی جب ہوش
آیا عرض کیا کہ جو کچھ ہمنے دیکھا اور سنا ہی اُسکی کیا حقیقت ہی خواجہ نے فرمایا
کہ یہ خواجہ محمود فغنوی تھے حق تعالی نے اُنکو یہ بزرگی عطا کی ہی کہ جس جا
حضرت موسی علیہ السلام رب الانام سے کلام کرتے تھے وہان یہ بھی ہمیشہ
جایا کرتے ہین خصوصًا آج وہ ایک خاص بات کے لیے جارہے ہین وہ
یہ ہی کہ خواجہ دہقان قلتی خلیفہ خواجہ اولیاے کبیر رحمۃ اللہ علیہما قریب مرگ
ہین اور اُنھون نے دعا کی ہی کہ الٰہی اسوقت کسی اپنے دوست کو میرے
پاس بھیج تاکہ وہ وقت رحلت مجکو مدد دے اس لیے خواجہ وہان تشریف
لے گئے ہین۔ رشحات

بیان حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

شہسوار میدان یکتائی فارس مضمار پارسائی مرکز برکات اتم مدار نقطۂ
فیض وکرم در علم وعرفان غنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمت اللہ علیہ
حضرت ممدوح کا لقب خواجہ عزیزان ہی بحصول قوت حلال کسب بافندگی

کرتے تھے آپ خواجہ محمود فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہین جسوقت خواجہ محمود فغنوی کا وقت رحلت قریب پہونچا آپ نے خواجہ ممدوح کو خلافت دی اور اپنے تمام مریدین کو آپ کے سپرد کیا۔ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ حضرت خواجہ کی تعریف مین فرماتے ہین شعر

گر نہ علم حال فوق قال بودی کی شدی بندۂ اعیان[1] بخارا خواجۂ نساج[2] را

آپ کا مولد رامیتن ہی اور مدفن خوارزم۔

بعض مکاتیب وملفوظات خواجہ

حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ حضرت خواجہ کے ہمعصر تھے آپسمین اکثر رسل ورسائل کا اتفاق ہوا ہی شیخ سمنانیؒ نے کسی شخص کو خواجہ کی خدمت مین بھیجا اور تین باتین استفسار کین وہ سوال مع جواب حسب ذیل ہین۔ **سوال اول** ہم اور تم دونون ہر مسافر کی مہمانداری کرتے ہین باوجودیکہ مین کھانے اور پینے مین زیادہ تکلف کرتا ہون اور آپ کچھ تکلف نہین کرتے اسکی کیا وجہ ہی کہ ہر شخص آپ کا مداح ہی اور میرا شاکی حضرت خواجہ نے جواب دیا کہ خدمت کنندگان منت نہندہ بہت ہین اور خدمت کنندگان منت دارندہ کم ہین تم اسمین کوشش کرو

[1] اعیان بمعنی بزرگان ۱۲ [2] بافندۂ جامہ ۱۲ غیاث اللغات

کہ تمہارا شمار خدمت کنندہ منت وار زندہ مین ہو تاکہ کوئی تمہارا گلہ نکرے سوال دوم مین سنے سنا ہی کہ آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے تربیت دی ہی یہ کیونکر ہی فرمایا کہ تمام بندگان خدا اُس کے عاشق ہین جس کا خضر عاشق ہی سوال سوم ہم سنتے ہین کہ تم ذکر جہر کرتے ہو اسکی کیا وجہ ہی۔ فرمایا کہ مین بھی سنتا ہون کہ تم ذکر خفی کرتے ہو پس تمہارا ذکر بھی ذکر جہر ہی دیگر مولانا سیف الدین جو علماے کبار سے تھے۔ خواجہ عزیزان قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ ذکر جہر کس نیت سے کرتے ہین فرمایا کہ اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ وقت اخیر مین بلند آواز سے تلقین کرنا بمضمون حدیث لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللہ جائز ہی پس درویشون کا ہر نفس نفس اخیر ہی دیگر فرماتے ہین کہ آیت تُوْبُوْا اِلَی اللہِ مین اشارت وبشارت دونون ہین یعنی توبہ کا اشارہ اور اجابت کی بشارت ہی کیونکہ اگر توبہ قبول نہ فرماتا تو اُس کے کرنے کا حکم ندیتا پس امر دلیل قبول ہی دیگر فرماتے ہین کہ عمل کرنا اور ناکردہ سمجھنا اور از سر نو پھر عمل کرنا اور فرماتے ہین کہ دو وقت ضرور اپنی حفاظت کرنا چاہیے یعنی بات کرتے وقت اور کھاتے وقت دیگر فرماتے ہین کہ جو شخص کسی جگہ بغرض ہدایت مخلوق بیٹھے اور خدا کا طریقہ بتلائے تو اسکو چاہیے کہ ایسا بنے جیسے کوئی شخص جانور پالتا ہی اور ہر جانور کا حوصلہ جانکر اُس کے موافق دانہ پانی کھلاتا پلاتا ہی اُسی طرح چاہیے کہ مرشد

حسب استعداد و قابلیت طلبا کے تربیت کرے دیگر فرماتے ہین کہ اگر تمام
روے زمین پر ایک فرزند بھی منجملہ فرزندان خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ
علیہ رہتا تو منصور دار پر نہ چڑھتا یعنی اُسکو اُس مقام سے آگے بڑھا دیتا
کہ وہ انا الحق کہنے سے باز آتا دیگر رہروان راہ سلوک کو ریاضت و مجاہدہ
بہت کرنا چاہیے تاکہ اس مرتبہ و مقام پر پہونچین مگر ایک راہ بہت نزدیک
ہی کہ اُس سے جلد مقصد کو پہونچتا ہی وہ یہ ہی کہ کسی صاحب دل کے دلمین
جاے پیدا کرے کیونکہ وہ مورد نظر حق ہی اسکو بھی اس نظر سے کچھ حصہ
مل جائے گا دیگر شیخ فخر الدین نوری نے خواجہ عزیزان سے پوچھا
کہ کیا وجہ ہی جو بروز سوال اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ تمام نے بلفظ بلیٰ جواب دیا اور
بروز ابد حق تعالی لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ فرمائیگا تو کوئی جواب ندیگا فرمایا کہ
روز ازل تکالیف شرعیہ ہونے والے تھے اُس موقع مین جواب دینا ضرور
تھا اور روز ابد روز رفع تکالیف شرعیہ ہی اور ابتداے عالم حقیقت ہی پس
عالم حقیقت مین جواب کی کیا ضرورت ہی اسیلیے خود پروردگار عالم فرمایگا لِلّٰهِ
الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ انتہی کلامہ یہ قطعہ و رباعی خواجہ عزیزان رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہی قطعہ

نفس مرغی مقید در روان ست	نگہدارش کہ خوش مرغیست دمساز
زبانش بند مگسل تا نپرد	کہ نتوانی گرفتن بعد پرواز - رباعی
باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت	وز تو نرمید زحمت آب و گلت

از صحبت وی اگر تبرا نہ کنی	ہرگز نکند روح عزیزان بحلت رباعی
چون ذکر بدل رسد دلت درد کند	آن ذکر بود کہ مرد را فرد کند
ہر چند کہ خاصیت آتش دارد	لیکن دو جہان بر دل تو سرد کند

صاحب رشحات لکھتے ہین کہ حضرت خواجہ کے یہان ایک مہمان آیا اُسوقت گھر مین کچھ نہ تھا خواجہ متردد ہوئے ایک شخص جو آپکا عقیدتمند تھا اُسنے کچھ ماحضر پیش کیا اور بہت عجز سے کہا کہ آپ یہ ہدیہ قبول فرمائین خواجہ کو یہ بات بہت خوش آئی قبول فرمایا اور مہمان کو کھلا کر کہا کہ اے شخص اسوقت تو جو چاہے سو مانگ تیری مراد بر آیگی اُس نے عرض کیا کہ مین مثل آپ کے ہوجاؤن آپ نے کہا کہ یہ بوجھ تجھسے نہ اُٹھ سکیگا۔ اُس نے بہت عجز سے کہا کہ اس کے سوا مجھے کچھ نہ چاہیے فرمایا اچھا پھر علیحدہ خلوت مین لیگئے اور توجہ کی تھوڑی دیر مین ظاہر وباطن اور صورت اور سیرت مین مثل خواجہ کے ہوگیا ایک چلہ زندہ رہا اس کے بعد رحلت کی رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ عزیزان کی وفات ۲۸۔ ذیقعدہ ۷۱۵ھ ہجری ہی کسی نے آپ کی رحلت کی یہ تاریخ لکھی ہی قطعہ

ہفصد و پانزدہ زہجرت بود	بست و ہشتم زماہ ذیقعدہ
کان جنید زمان شبلی وقت	زین سرا رفت در پس پردہ

حضرت خواجہ کے دو فرزند عالم و عامل و عارف و کامل تھے فرزند کلان خواجہ خرد کہلاتے ہین مگر نام خواجہ محمد ہی علیہ الرحمۃ۔ خواجہ خرد بحیات خواجہ عزیزان

اسّی برس کی عمر کو پونہچ چکے تھے خواجہ خرد کی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اصحاب خواجہ
عزیزان حضرت خواجہ کو خواجہ بزرگ کہتے تھے اور خواجہ محمد کو خواجہ خرد
اسیلیے آپ اس نام سے مشہور ہین دوسرے فرزند ابراہیم علیہ الرحمۃ ہین۔
خواجہ عزیزان نے وقت رحلت فرزند دوم کو خلافت سے سرفراز فرمایا
بعض صحاب خواجہ عزیزان کے دل مین یہ خیال آیا کہ باوجودیکہ فرزند کلان
عارف وکامل موجود ہین خواجہ نے فرزند دوم کو کیون خلافت دی یہ بات
حضرت پر منکشف ہوئی فرمایا کہ خواجہ خرد عنقریب مجھسے ملنے والا ہی چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ رحلت خواجہ عزیزان کی اُنئیس روز بعد خواجہ خرد کا انتقال ہوا
یعنی ۱۷۔ ذی الحجہ ۷۱۵ھ ہجری۔ خواجہ ممدوح کے چار خلفا ہین اور چارون
محمد کے نام سے موسوم ہین یعنی اول خواجہ محمد کلادوز خواجہ محمد حلاج خواجہ محمد
باوردی خواجہ محمد بابا سماسی قدس سرہم۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے
ہین کہ خواجہ سید اتا خلیفہ خواجہ زنگی خواجہ عزیزان کے ہمعصر تھے اور خواجہ
عزیزان کے ساتھ مخالفت رکھتے تھے ایک روز سید اتا کی زبان سے کچھ
کلمات خلاف ادب خواجہ عزیزان کی شان مین نکلے اتفاقاً اُنھین دنون مین
کوئی غنیم وہان آیا اور پسر سید اتا کو گرفتار کر کے لے گیا سید اتا نے جانا
کہ یہ اُس بے ادبی کی سزا ہی جو عزیزان کی شان مین مجھسے صادر ہوئی۔ معاً
خدمت خواجہ عزیزان مین حاضر ہو کر معذرت کی اور طالب دعا ہوئے کہ وہ

لڑکا آجائے خواجہ نے کچھ جواب نہ دیا دسترخوان بچھایا گیا خواجہ عزیزان نے فرمایا کہ جب تک سید اتا کا لڑکا نہ آئے گا مین کچھ نہ کھاؤن گا تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ آگیا سب کو حیرت ہوئی اور اہل محفل مین شور ہوا اُس لڑکے سے پوچھا کہ تو کیونکر آیا کہا مجکو کچھ خبر نہین صرف اتنا جانتا ہون کہ مین وہان گرفتار تھا یکایک یہان آگیا پھر سب نے ملکر کھانا کھایا۔ سید اتا نے پھر حضرت خواجہ سے بیعت کی۔

ذکر حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

ناظم قوانین شریعت وطریقت منتظم آئین حقیقت و معرفت قطب الارشاد فخر الاوتاد مظہر حق پرستی و خداشناسی خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ خواجہ عزیزان کے افضل واعلی اصحاب مین سے ہین حضرت خواجہ نے دم رحلت اپنے اصحاب مین سے آپ ہی کو انتخاب کیا تھا اور خلعت خلافت و نیابت عطا فرمائی اور اپنے تمام مریدین و خلفا کو آپ کی اتباع و ملازمت کا حکم دیا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند آپ کے مقبول فرزند ہین قبل از ولادت خواجہ نقشبند بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ظہور کی خبر دی تھی کہ بہت قریب ہی کہ قصر ہندوان قصر عارفان ہو جسوقت خواجہ ممدوح

[1] نام دہی ست از دہات بخارا و مولد و مدفن خواجہ نقشبند ست رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

کا گذر قصر عارفان پر ہوا تو خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا ہو کر تین روز کا
عرصہ ہوا تھا حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ہمین اُسکی بو آتی ہی جسکی ولادت کی
ہمنے خبر دی تھی اتنے مین جد خواجہ نقشبند خواجہ نونہال کو بابا سماسی رحمۃ اللہ
علیہما کے پاس لائے آپ نے دیکھا اور فرمایا کہ اسکو ہمنے اپنی فرزندی
مین قبول کیا انشاء اللہ تعالی یہ مقتدائے روزگار ہوگا اس کے بعد آپنے
امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے امیر کلال اگر تونے
فرزند بہاء الدین کی تربیت مین کوتاہی کی تو مین تجھے نہ بخشون گا حضرت امیر
نے خواجہ کے قدمون پر گر کر کہا کہ مرد نباشم اگر تقصیر کنم۔ **رشحات**
آپ کے چار خلفائے کامل ہین خواجہ محمود سماسی خواجہ صوفی سوخاری
و مولانا دانشمند علی و سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہم خواجہ بہاء الدین شاہ نقشبند
فرماتے ہین کہ میری عقد خوانی کی جب تجویز ہوئی تو میرے جد نے مجکو بابا صاحب
کی خدمت مین بھیجا اور ملتجی ہوئے کہ حضرت شریک موقع شادی ہون مین
حسب الحکم حضرت بابا کی خدمت مین حاضر ہوا بعد شرف قدمبوسی پہلے کرامت
یہ دیکھی کہ مجھمین اُس شب کو نیاز و تضرع کی حالت پیدا ہوئی مین مسجد
مین گیا اور دوگانہ پڑھا اور سجدے مین دعا کی کہ الٰہی مجکو اپنی بلاء اٹھانے کی
قوت اور تحمل اور محنت محبت خود عطا فرما صبح کو جب مین خواجہ بابا سماسی
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گیا تو آپ نے فرمایا کہ اے فرزند دعا یون کرنا چاہیے

کہ آلٰہی جسمین تیری رضا ہو اُسپر مجھے قائم رکھ۔ اور اگر پروردگار عالم اپنے دوست پر بلا بھیجتا ہی تو تحمل بھی عطا فرماتا ہی اپنے اختیار سے طلب بلا کرنا گستاخی ہی اس کے بعد کھانا حاضر کیا گیا ہمنے کھایا ایک روٹی بچ رہی بابا نے فرمایا کہ اسکو رکھ لو کام آئیگی مین نے جی مین کہا کہ منزل بہت قریب ہی تھوڑی دیر مین گھر پہونچ جائین گے یہ روٹی کس کام آئیگی مگر بامتثال امر روٹی رکھ لی اور وہان سے حضرت بابا کے ہمرکاب روانہ ہوا راستے مین جب میرے دلمین خطرات کا توارد ہوتا تھا تو باباصاحب فرماتے تھے کہ خاطر را از خطرات بیفائدہ نگہدار۔ راستے مین ایک دوست کا مکان ملا وہان ٹھہرے وہ دوست حضرت سے خوشی سے ملا مگر اُسکی صورت سے پریشانی ظاہر تھی باباصاحب نے باعث اضطراب پوچھا عرض کیا کہ دودھ ہی مگر روٹی نہین ہی بابا نے فرمایا کہ بہاء الدین وہ روٹی اُسکو دے دیکھ آخر کام آئی تو تو اپنے دلمین کہ رہا تھا کہ کس کام آئیگی رحمۃ اللہ علیہما۔ خزینۃ الاصفیا وفات شریف ۷۵۵ ہجری مین ہوئی۔ مزار شریف موضع سماسی مین ہی۔

ذکر حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

نخلبند چمنستان انوار آلٰہی شیرازہ بند اوراق فیوض نامتناہی جمع ہدایت و ارشاد سرخیل اقطاب و افراد سید ذی کمال حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ

زبدۂ خلفاے خواجہ بابا سماسی ہین رحمۃ اللہ علیہما۔ والدۂ حضرت امیر فرماتی ہین
کہ یہ آفتاب کمال جب تک برج حمل مین تھا اکثر ایسا اتفاق ہوا ہی کہ کبھی اگر
لقمۂ شبہہ مین نے کھایا تو معًا میرے پیٹ مین درد ہوا جب یہ بات متعدد بار
وقوع مین آئی تو مین نے ایسے کھانے سے پرہیز کیا امیر صاحب کو بعالم
شباب کشتی کا بہت شوق تھا ہمیشہ زور آزمائی کیا کرتے تھے ایک روز
ایک شخص کے دلمین یہ خیال آیا کہ سید زادے کو کشتی و زور آزمائی کا شوق
بہت نازیبا ہی اسی خیال مین اُسکو نیند آئی اور وہ سو گیا۔ دیکھتا کیا ہی کہ قیامت
بپا ہی اور یہ شخص ایک دلدل مین سینے تک پھنسا ہوا ہی حس و حرکت نہین
کر سکتا اسی حالت مین دیکھا کہ حضرت امیر تشریف لائے اور اُسکے دونون
بازو پکڑ کے بآسانی نکالا جب وہ بیدار ہوا تو امیر نے اُسکی طرف مخاطب ہوکر
فرمایا کہ ہم زور آزمائی اسی دن کے لیے کرتے ہین۔ ایک روز ہنگام معرکہ
وہنگام کشتی حضرت بابا سماسی کا وہان گذر ہوا بابا صاحب وہان تھوڑی
دیر تماشا دیکھنے کے لیے ٹھہرے آپ کے ہمراہیون مین کسی ایک کے
دلمین یہ خیال آیا کہ اسکی کیا وجہ جو حضرت بدعتیون کی طرف متوجہ ہین۔ بابا
صاحب بذریعہ کشف اُسکے خطرے سے آگاہ ہوئے اور فرمایا کہ اس
معرکے مین ایک شخص ہی کہ جسکی فیض صحبت سے ایک گروہ درجۂ کمال کو پہنچیگا
اُسپر میری نظر ہی اور مین چاہتا ہون کہ اُسکو اپنے قابو مین لاؤن۔ ابھی یہ گفتگو

تمام نہین ہوئی تھی کہ امیر کی نگاہ خواجہ بابا سماسی پر پڑی از خود رفتہ ہو گئے
اور بابا صاحب وہان سے روانہ ہوئے امیر کو اب کہان تاب جو اُس معرکے مین
ٹھہر سکین الغرض سب کچھ چھوڑ چھاڑ خواجہ کے پیچھے پیچھے ہو لیے جس وقت
خواجہ اپنے مقام پر پہونچے امیر کو اپنی فرزندی مین قبول فرما کر تعلیم طریقہ سے
سرفراز کیا۔ لکھتے ہین کہ بائیس برس برابر حضرت خواجہ کی خدمت مین رہے
یہانتک کہ تکمیل کو پہونچے خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ حضرت
امیر کے تعلیم یافتہ ہین امیر کے چار فرزند و چار خلیفہ ہین ہر ایک ارباب کمال
و اصحاب وجد و حال سے تھے جنکے پورے حالات رشحات مین مرقوم ہین حضرت
امیر مقتدائے شریعت و طریقت و پیشوائے حقیقت و معرفت ہین اور شرف
سیادت سے بھی مشرف تھے آپ کا مولد سوخارا اور پیشہ کلالی ہی۔ وفات
وقت صبح روز پنجشنبہ ۔ ۸ ۔ جمادی الاولی ۷۷۲ھ ہجری ہی اور مدفن سوخار ہی۔

ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند قدس سرہ

امام اہل عرفان پیشوائے خدا شناسان ممہد قوانین اولیا مشید آئین اصفیا
مرہم زخم دل دردمند حضرت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ امام طریقت
و شیخ حقیقت حنفی مذہب ہین خواجہ کی شرافت و سیادت موروثی ہی۔ نسب
آبائی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تک پونہچتا ہی یعنی شیخ بہاء الدین محمد

بن سید محمد بخاری بن سید جلال الدین بن سید برہان الدین بن سید عبداللہ
بن سید زین العابدین بن سید قاسم بن سید شعبان بن سید برہان الدین بن
سید محمود بن سید بلاق بن سید تقی صوفی بن سید فخر الدین بن سید علی اکبر
بن امام حسن عسکری بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن موسی رضا بن امام
موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین خزینۃ الاصفیا
آپ فرماتے ہین کہ میرے والدین صنعت کمخواب بافی مین مشغول رہتے
تھے اور اُسمین نقش و نگار کرتے تھے اسوجہ سے ہم نقشبند کے
لقب سے ملقب ہوئے۔ آپ کو امیر کلال سے ارادت ہی اور روحانی
نسبت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی
چنانچہ خود خواجہ نقشبند فرماتے ہین کہ مین ابتدائے سلوک مین بحالت استغراق
مزارات بزرگان بخارا پر گیا تو ہر ایک کے مزار پر ایک ایک چراغ جلتا ہوا
نظر آیا مگر باوجودیکہ موجودگی فتیلہ و روغن روشنی کم تھی اور فتیلہاے چراغ
اسبات کے محتاج تھے کہ اگر ذری سی حرکت دیجاے تو اچھی طرح روشن
ہوجائین مین نے اُن چراغون کو اُسیطرح چھوڑا اور منجملہ اُن مزارون کے
آخری مزار پر روبقبلہ بیٹھا اور مراقبہ کیا اور بیخود ہوگیا کیا دیکھتا ہون کہ دیوار
قبلہ روے گورستان شق ہوئی اور ایک تخت نمودار ہوا جسپر سبز پردے
پڑے ہوے تھے اور اُسکے گرد اگرد ایک گروہ اولیاء اللہ صف بستہ

کھڑے ہوئے نظر آئے خواجہ فرماتے ہین کہ مین نے انمین سے بابا سماسی رحمۃ اللہ
علیہ کو پہچانا اور سمجھا کہ بزرگان دین سب رحلت شدہ ہین پھر اُس جماعت
مین سے ایک نے مجھسے کہا کہ تخت پر حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی ہین
اور یہ سب اُنکے خلفا ہین اور ہر ایک کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ خواجہ احمد صدیق
ہین اور یہ خواجہ اولیاے کبیر اور یہ خواجہ عارف ریوگری اور یہ محمود انجیر فغنوی
اور یہ خواجہ علی رامیتنی ہین رحمۃ اللہ علیہم اور کہا کہ خواجہ بابا سماسی کو تو تم خود
پہچانتے ہو۔ اسکے بعد خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی عنایت و نوازش
مجھپر بیحد ہوئی مجکو ایک تاج عطا فرمایا اور کہا کہ اسکی بزرگی یہ ہی کہ بلاے
نازل شدہ اس تاج کے پہننے والے کی برکت سے دفع ہوگی اسکے بعد
ابتداے سلوک وسط و نہایت سلوک کی باتین رہین اور پھر فرمایا کہ تماشاے
چراغان جو تجھے دکھایا گیا اُس سے یہ اشارہ ہی کہ تو اپنی استعداد و قابلیت
کے فتیلے کو حرکت دے تاکہ خوب روشن ہوا نوار احمدیہ۔ شعر

می تافت ستارہ بلندی	برناصیہ اش زہوشمندی

صغر سنی سے آثار ولایت و کرامت آپ کے چہرے سے نمایان تھے
حضرت امیر کلال حسب ارشاد خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہما آپ کی تربیت
مین کمال متوجہ تھے اور اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ تم انکو نہین پہچانتے
ہو نظر پروردگار اسکے شامل حال ہی ایک روز حضرت خواجہ نقشبند کیطرف

مخاطب ہوکر امیر نے کہا کہ اے فرزند بہاء الدین مین نے خواجہ بابا سماسی کے
حکم کی پوری تعمیل کی کچھ کمی نہین کی اور کہا کہ تمھارا مرغ روحانی بیضۂ بشریت
سے باہر آیا مگر مرغ ہمت تمھارا بلند پرواز ہی اب تمکو اجازت ہی کہ جہان تمھین
اپنا مقصود ملے وہان جاؤ اور حاصل کرو۔ الحاصل حسب الایماء خواجہ نے سیاحت
اختیار کی اور مولانا عارف وخلیل آتا و مولانا زین الدین ابو بکر رحمۃ اللہ علیہم سے
صحبت وملاقات کے بعد بخارا مین تشریف لائے اور تا حیات وہین رہے حضرت
امیر کلال نے رحلت کے وقت اپنے تمام مریدین کو اتباع حضرت خواجہ کا حکم
دیا اُسوقت اصحاب امیر نے کہا کہ خواجہ نقشبند ذکر مین آپکی اتباع نہین کرتے
ہین آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات اُنھین پر چھوڑ و اسمین حکمت الٰہی ہی وہ اپنے
اختیار سے کوئی فعل نہین کرتے اور فرمایا کہ خلفاے خواجگان کا یہ قول ہی
کہ اگر ترا بی تو بیرون آوردہ اند مترس واگر تو خود بیرون آمدہ بترس۔ صاحب
رسالۂ قدسیہ فرماتے ہین کہ ایک روز خواجہ بزرگ رضہ اور محمد زاہد جنگل مین
تھے باتون باتون مین خواجہ بزرگ رضہ کی زبان سے نکلا کہ محمد زاہد بمیر۔ معاً
حضرت محمد زاہد کا دم نکل گیا دھوپ مین لاش پڑی ہوئی تھی خواجہ بزرگ
کو فکر ہوئی برابر دوپہر تک وہ مردہ پڑے ہوئے تھے تمازت آفتاب سے
محمد زاہد کا رنگ مائل بسیاہی ہوگیا تھا خواجہ بزرگ کو اور تشویش ہوئی
یکایک غیب سے آواز آئی کہ بگو کہ زندہ شو۔ آپ نے تین بار یہ کلمہ کہا

اور وہ زندہ ہو گئے۔

ذکر رحلت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد مسکین علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جسوقت بخارا مین شیخ
نور الدین خلوتی کا انتقال ہوا اُسوقت خواجہ نقشبند بھی مجلس تعزیت مین
موجود تھے فرمایا کہ ہمارا وقت جب آئے گا تو ہم درویشون کو مرنا سکھلائین گے
مولانا مسکین فرماتے ہین کہ مجکو اُس روز سے اُس بات کا خیال رہا یہانتک
کہ خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ کو مرض الموت لاحق ہوا مین بھی عیادت کو جایا
کرتا تھا نفس اخیر مین خواجہ نے دونون ہاتھ اُٹھائے اور بہت دیر تک
دعا کرتے رہے اور پھر دونون ہاتھ اپنے مُنھ پر پھیرے اور واصل حق
ہوئے رحمۃ اللہ علیہ خواجہ علاء الدین نقشبند قدس سرہ جو بہترین خلفائے
خواجہ نقشبند ہین فرماتے ہین کہ مین وقت اخیر مین حاضر تھا اور سورہ یٰسین
پڑھ رہا تھا جب نصف سورہ یٰسین پڑھ چکا تو انوار ظاہر ہونے لگے اُسوقت
مین ذکر کلمۂ شریف مین مشغول ہوا اسکے بعد نفس خواجہ منقطع ہوا
۷۳۔ برس پورے ہو چکے تھے۔ ۷۴۔ سال مین وفات ہوئی شب
دوشنبہ تیسری ربیع الاول ۷۹۱ھ ہجری کو مدفن و مولد قصر عارفان
ہی جو متصل بخارا ہی کسی نے تاریخ رحلت خواجہ علیہ الرحمۃ لکھی ہی شعر

رفت شاہ نقشبندان خواجۂ دنیا و دین	آنکہ بودی شاہ راہ دین و دولت ملتمش
مسکن و ماوای او چون بود قصر عارفان	قصر عرفان زین سبب آمد حساب رحلتش

خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت تھی کہ میرے جنازے کے آگے آگے یہ شعر پڑھتے چلیں شعر

مفلسانیم آمدہ در کوے تو	شیئاً للہ از جمال روے تو

حضرت خواجۂ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام محمد بن محمد بخاری ہی وطن خوارزم ہی سن شعور سے حصول علم ظاہری کیطرف متوجہ ہوئے اُسکے بعد علم طریقت کا شوق ہوا خواجہ بزرگ خواجۂ بہاء الدین نقشبند کی خدمت مین حاضر ہوئے منظور نظر خواجہ ہوکر عمل باطنی مین مشغول ہوئے۔ بعض سے یون منقول ہی کہ خواجہ بزرگ کی ایک لڑکی تھی خواجہ نے اپنی اہلیہ سے کہدیا تھا کہ جب یہ بالغ ہو مجکو اطلاع دین جسوقت وہ لڑکی حد بلوغ کو پہنچی مخدومہ موصوفہ نے حسب الارشاد خواجہ بزرگ کو خبر دی آپ اُسوقت مدرسہ بخارا مین تشریف لائے جہان حضرت علاء الدین عطار پڑھتے تھے خواجہ عطار نے جب خواجہ بزرگ کو دیکھا قدمون پر گر پڑے بعد قدمبوسی کے سر اُٹھایا خواجہ بزرگ نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہی اور مین مامور ہون کہ اُسکو تیرے نکاح مین دون آپ نے کہا کہ میری سعادت ہی اور قبول کیا۔ اور پھر التماس کیا کہ مین مفلس ہون میرے یہان اسباب

دنیوی نہین ہی فرمایا کہ تیرا اور اُسکا رزق اللہ کیطرف سے مقرر ہی اسکی کوئی فکر نہین الغرض خواجہ بزرگ نے اپنی لڑکی کا نکاح خواجہ عطار سے کیا چند روز کے بعد خواجہ حسن عطار پیدا ہوئے خواجہ عطار فرماتے ہین کہ ابتدائے سلوک مین مجھسے شیخ محمد نے پوچھا کہ تمھارے دل کی کیا کیفیت ہی مین نے کہا کہ مجھے معلوم نہین۔ شیخ نے کہا کہ میرے نزدیک مثل ماہ سہ روزہ ہی خواجہ عطار نے یہ تمام کیفیت خواجہ بزرگ سے کہی۔ خواجہ نے فرمایا کہ شیخ محمد نے اپنی حالت بیان کی ہوگی یہ کہکر اپنا قدم میرے قدم پر رکھا۔ خواجہ عطار فرماتے ہین کہ اُسوقت مجھمین ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی کہ تمام عالم کو مین نے اپنی ذات مین دیکھا اسکے بعد پھر مین اپنی حالت اصلی پر آگیا۔ خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ دیکھا نسبت اسکو کہتے ہین۔

خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خواجہ عطار وفات سے سات برس پیشتر نو چغانیان سے بخارا کو بغرض زیارت خواجہ بزرگ تشریف لیگئے وہان آپ کے ہمراہیون سے ایک نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑی بارگاہ ہی اور معلوم ہوا کہ رسول پاک شاہ لولاک کی بارگاہ ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان خواجہ علاؤالدین عطار اور خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہما حاضر ہین خواجہ بزرگ بغرض حصول شرف ملاقات اُس بارگاہ عالی مین گئے اور تھوڑی دیر کے بعد خوش خوش باہر آئے اور فرمایا کہ مجھکو یہ بزرگی عطا

ہوئی ہی کہ جو شخص میری قبر کے اطراف سو فرسنگ تک دفن ہوگا اُسکی شفاعت مجھپر ہی۔ اور خواجہ علاء الدین عطار کو چالیس فرسنگ کی شفاعت عطا ہوئی اور میرے ادنیٰ درجے کے دوست و تابعین کو ایک فرسنگ تک حکم شفاعت عطا ہوا۔

ذکر وفات حضرت خواجہ

مرض الموت مین کبھی جذب و وجد مین رہتے کبھی نصیحت و دعاے خیر مخلوق مین مشغول ہوتے اور یہ شعر اکثر پڑھا کرتے **شعر** ما نیستانیم و عشقت آتش ست منتظر کان آتش اندر نی فتد جو وصیت کہ اپنے اصحابون کو آپ نے کی ہی وہ بجنسہ منقول ہی رسم و عادت را گذارید و ہرچہ رسم خلق ست خلاف آن کنید و بایک دیگر موافق باشید بعثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از براے انداختن رسوم و عادات بشریت ست ہر یک در جنب دیگری باشید و اثبات دیگری کنید و در ہمہ کارہا عمل بعزیمت نمائید و تا ممکن ست از عزیمت نہ گردید صحبت سنت مؤکدہ است برین سنت مداومت نمائید خصوصًا و عمومًا۔ اگر برین امور کہ گفتہ شد استقامت ورزید یک نفس استقامت شمارا حاصل آن خواہد بود کہ حاصل ہمہ عمر من ست و احوال در ترزاید خواہد بود و اگر ترک نمائید پریشان خواہید شد انتہی کلامہ شدت مرض مین خواجہ عطار فرماتے تھے کہ مین پہلوان

صوری و معنوی کی خدمت مین رہا ہون ہل من مزید ہل مزید کی تکرار کرتے تھے
لکھا ہی کہ حالت مرض مین خواجہ بزرگ ہر وقت پیش نظر رہتے تھے اور حضرت
خواجہ عطار سے بات چیت کرتے تھے الغرض بمرض صداع بعد نماز عشا
شب چہارشنبہ بیسوین رجب ۸۰۲ھ ہجری مین وفات پائی مدفن شریف
موضع نوچخانیان ہی۔ رشحات

ذکر مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ عارفان کعبۂ خدا پرستان رونق افروز محفل ولایت مسند آرا سے سریر
قطبیت ذی علم و ذی اخلاق و سخی حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ
مولد آپ کا قصبۂ چرخ ہی جو ولایت غزنی سے متعلق ہی۔ خود مولانا فرماتے
ہین کہ مجکو حضرت خواجہ نقشبند رضہ سے قبل از ملاقات عقیدت تھی۔ ایک روز
خواجہ سے ملاقات کا اتفاق ہوا مین سنے عرض کیا کہ حضرت مجھپر عنایت
رکھین اور خدمت مین قبول فرمائین۔ خواجہ سنے کہا کہ اسکی کیا وجہ عرض کیا
کہ اسلیے کہ آپ بزرگ ہین اور مقبول خلائق ہین فرمایا کہ اس سے بہتر کوئی دلیل
پیش کر شاید کہ یہ قبول شیطانی ہو۔ مین سنے عرض کیا کہ حدیث شریف مین
وارد ہی کہ جسکو حق تعالی دوست رکھتا ہی اُسکی محبت سب کے دل مین
ڈالدیتا ہی آپ مسکرائے اور کہا کہ مین اُسکا عزیز نہین ہون۔ اور فرمایا کہ

تیرا جو ارادہ سفر کا ہی تو ضرور مولانا تاج الدین دشت کولکی سے ملاقات
کرنا کہ وہ ولی اللہ ہی۔ مین نے اپنے دلمین کہا کہ بلخ کہان اور کولک کہان
الغرض مین خواجہ سے رخصت ہوکر راہی بلخ ہوا اثناے راہ مین کوئی
ایسا سبب ہوا کہ مجکو دشت کولک کو ضرور جانا پڑا وہان جا کر مولانا تاج الدین
کی خدمت مین رہا اُنکے انتقال کے بعد خواجہ کی محبت نے غلبہ کیا اور
وہان سے روانہ ہوا اثناے راہ مین ایک مجذوب جسکا مین معتقد تھا
راہ پر بیٹھے ہوئے نظر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے کہ جلد جا کہ وقت قریب
پہونچا ہی اور تو مقبولان حق سے ہوگا اور زمین پر کچھ لکیرین کھینچین مین نے
دل مین کہا کہ اگر لکیرین طاق ہین تو میرا کام مبارک ہی ورنہ نہین پس شمار
کیا تو طاق لکیرین تھین۔ اسکے بعد فرماتے ہین کہ مین بخارا مین پہونچا اور
قرآن مجید کی فال دیکھی سطر اول مین یہ آیت تھی اُولٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى هُمُ
اللهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ہ اس اشارت غیبی سے مین خوش ہوا اور خواجہ کے
آستانے پر حاضر ہوا۔ اُس روز فرمایا کہ مین اپنی خودی سے کوئی کام کرنا
نہین چاہتا آج شب کو دیکھون گا تو کل کہون گا اگر تجھے قبول کرین کے
تو مین بھی قبول کرون گا مولانا فرماتے ہین کہ عمر بھر مین اُس رات سے
زیادہ کوئی سخت تر رات مجھپر نہین گذری تھی اسیلیے کہ شاید مین رد نہ کیا
جاؤن۔ دوسری صبح کو مین پھر آستانۂ خواجہ پر گیا فرمایا کہ قبول کیا گیا اور

سیرسے روبرو سلسلۂ خواجگان نقشبند تا خواجۂ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ
علیہ بیان فرماکر وقوف عددی کی تعلیم فرمائی اور کہا کہ یہ سبق خواجہ خضر
علیہ السلام سے خواجہ بزرگ کو پہونچا تھا اور فرمایا کہ اینچہ از ما بتو رسیدہ است
بہ بندگان خدا برسان۔ اور فرمایا کہ تو خواجۂ علاؤالدین عطار کی صحبت مین رہ
حسب الارشاد مین خواجہ عطار کی صحبت مین رہا یہان تک کہ خواجہ کا انتقال ہوا
مولانائے ممدوح نے ابتدائے حال مین تھوڑے دن مصر و ہرات مین
بغرض تحصیل علم ظاہری قیام فرمایا اور حضرت خواجہ علاؤالدین عطار
رحمۃ اللہ علیہ کی فیض صحبت سے علم باطنی مین مرتبۂ کمال کو پہونچے مولانا
کا مدفن قصبۂ ہلغتو ہی جو متعلق حصار ایک گانون ہی۔

ذکر حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

مظہر انوار الٰہی مورد برکات نامتناہی سلطان العارفین ناصر الملۃ والدین
محرم اسرار حضرت خواجہ عبیداللہ احرار علیہ الرحمۃ۔ حضرت ممدوح نے بعد تحصیل
علوم ظاہری تاشکند سے سفر کر کے سمرقند و بخارا کی سیر کی اور خلفائے
حضرت بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات و شرف صحبت حاصل کر کے
فیض باطنی سے مستفیض ہوئے اور سید قاسم انوار اور مولانا نظام الدین
خاموش و خواجہ سراج الدین و مولانا حسام الدین و مولانا حمید شاشی و خواجہ

علاؤالدین غجدوانی رحمۃ اللہ علیہم سے ملاقات وصحبت حاصل کرکے حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بعیت حاصل کیا اور چند سال آپ کی خدمت مین رہکر تکمیل سے مشرف ہوئے۔ حضرت خواجۂ احرار بہترین مریدان حضرت خواجۂ یعقوب چرخی سے ہین طریقت وحقیقت مین فرد کامل تھے تمام اہل خراسان وماورارالنہر کے دلون مین حضرت خواجہ کی وقعت وعظمت تھی۔ خواجۂ احرار کے آبا واجداد واقربا سے پدری ومادری صاحب علم وعرفان واہل ذوق ووجدان تھے جسکا مجملاً حال رشحات مین درج ہی۔ خواجہ ممدوح کی کرامات وخرق عادات بے پایان ہین۔ ولادت حضرت موصوف ماہ رمضان ۸۰۶ ہجری مین بہ قریۂ داغستان علاقۂ تاشکند۔ انوار احمدیہ حضرت ممدوح کے حالات صغر سنی سے رشد وسعادت کے تھے چنانچہ رشحات مین لکھا ہی کہ بعد ولادت شریف تا وقتیکہ آپ کی والدہ ماجدہ نفاس سے پاک نہوئین اور غسل نفرمایا حضرت سے نے دودھ نہین پیا آپ کے چچازاد بھائی خواجہ اسحاق فرماتے ہین کہ ہرچند ہمنے چاہا کہ بعالم صغرسنی ہمارے ساتھ حضرت بھی لہو ولعب مین شریک ہوا کرین اور ہم لوگ بہت کچھ ترغیب دیتے تھے گو کہ ہماری خاطر سے اقرار کرتے تھے مگر جب اُسکا وقت آتا تھا تو بھاگ جاتے تھے۔

خواجۂ احرار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین بعالم صغرسنی ایک شب کو حضرت

شیخ ابو بکر قفال رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تھا خواب مین حضرت عیسی علیہ السلام کو
دیکھا اور مین اون کے قدمون پر گرا آپ نے میرا سرا اوٹھا کر کہا کہ تو غمگین
نہو ہم تجھے تربیت کرین گے مین نے یہ خواب اپنے دوستون سے کہا
اُنھون نے یہ تعبیر دی کہ تجکو علم طب حاصل ہوگا مجکو اُنکی تعبیر پسند نہ آئی
مین نے کہا کہ اسکی تعبیر میرے ذہن مین یہ آئی ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام
مظہر احیا ہین جب وہ میری تربیت کے ذمے وارے ہوئے ہین تو گویا مجھ مین
صفت احیاے قلوب میتہ پیدا ہوگی اور فرماتے ہین کہ اس تعبیر کے
تھوڑے دنون کے بعد حق تعالی نے مجھے وہ قوت دی کہ بہت سے
آدمیون کو حضور و شہود سے مشرف کرایا فرماتے ہین کہ ایک روز مین نے
خواب دیکھا کہ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات ایک پہاڑ بلند
کے نیچے مع اصحاب کبار کھڑے ہوئے ہین اور مجھے دیکھکر فرماتے ہین کہ
جلد آ اور مجکو اس پہاڑ کے اوپر لیچل مین حضرت کو اپنی گردن پر سوار کر کے
اوپر لے گیا حضرت نے فرمایا کہ ہان ہم تجھے جانتے ہین کہ تجھ مین اتنی قوت
ہی مگر ہم نے اس غرض سے یہ کام کیا کہ اور لوگ بھی تیری قوت سے واقف ہون
فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کو دیکھا
کہ تشریف لائے میرے باطن مین تصرف فرمایا اور پھر تشریف لے گئے مین
حضرت کے پیچھے دوڑا جب قریب پہونچا تو میری طرف پلٹ کے

دیکھا اور فرمایا کہ مبارک باد۔

بعض حالات فقر و تجرد حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہین کہ مرزا شاہ رخ کے زمانے مین مین اسقدر مفلس تھا کہ میرے یہان ایک پیسہ نہ تھا سر پر ایک دستار تھی جابجا دھجیان نکلی ہوئین ایک کو باندھون تو دوسری طرف سے ایک ٹکڑا لٹکتا تھا اسی حالت سے مین بازار مین پڑا پھرتا تھا ایک سائل نے سوال کیا میرے پاس سوائے اُس دستار کے کچھ نہ تھا مین نے وہی پگڑی اُتار دی اور ایک نان بائی سے کہا کہ اسکو تو اپنے پاس رکھ دیگ صاف کرنے کے کام مین آئیگی اور اس گدا کو کچھ دیدے اُس نان بائی نے اس گدا کو شکم سیر کیا اور بہت منت کے ساتھ وہ دستار واپس دینا چاہی مین نے نہین لی۔

حضرت ممدوح ایک قبا تمام سال زیب جسم فرماتے تھے یہان تک کہ اُسکی روئی باہر نکل آتی تھی۔

فرماتے ہین کہ اوائل سفر مین مجھپر ایسا وقت گذرا ہی کہ جاڑون مین میرا آدھا بدن بھی نہین گرم ہوتا تھا اور دو ابریق آب گرم بھی وضو و طہارت کے لیے بغیر تشویش کے نہین ملتے تھے۔ **رشحات**

بعض حالات غنا و تمول حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہین کہ مین بمقام ہری حضرت سید قاسم تبریزی قدس سرہ کی خدمت مین اکثر جایا کرتا تھا ایک روز حضرت ممدوح نے اُٹش نیم خوردۂ خود مجھے عنایت فرما کر کہا کہ دنیا تیری مسخر ہو حالانکہ اُسوقت تک مین بالکل تجرید کی حالت مین تھا اسکے بعد مجکو ہمراہ خواجۂ ابراہیم علیہ الرحمۃ کے سفر و سیاحت کا اتفاق ہوا ہرات و ماوراء النہر کے بزرگون سے پانچ سال تک صحبت رہی اُسکے بعد پھر مین اپنے وطن مالوف کی طرف واپس آکر حصۂ زراعت مین ایک شخص کا شریک ہوا رفتہ رفتہ قادر مطلق نے ایسی برکت دی کہ مال و متاع و مواشی و املاک بیحد و بیشمار ہو گئے۔ رشحات مین لکھتے ہین کہ مین جسوقت آستانۂ خواجۂ ممدوح پر بغرض شرف ملازمت گیا وہان بعض لوگون سے سُنا کہ حضرت کے مزرعہ کی تعداد ایک ہزار تین سو سے زیادہ ہی۔ اور میری موجودگی مین کئی مزرعہ اور خریدے گئے حضرت جامی علیہ الرحمۃ کتاب یوسف زلیخا مین منقبت خواجہ اشارہ فرماتے ہین۔

ہزارش مزرعۂ در زیر کشف ست + کہ زاد رفتن راہ بہشت ست

ملازمان متعینۂ انبار غلات سے منقول ہی کہ سالانہ آمد سے زیادہ غلہ صرف ہوتا ہی آخر سال مین دیکھا جاتا ہی تو غلہ بہت کچھ باقی پاتے ہین صاحب رشحات لکھتے ہین کہ مین نے اسکی صحت خواجۂ ممدوح سے کی تو فرمایا کہ ہمارا اموال فقرا کے لیے ہی ایسے مال مین ایسی ہی خاصیت ہوتی ہی۔ رشحات

بعض حالات شفقت حضرت خواجہ

آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ بیمار و محتاج و مسافر اور تمام اہل غرض کی اعانت کیا کرتے تھے بیمارون کے بستر جو بوجہ بول براز نجس ہوجاتے تھے آپ اُنکو صاف کردیتے تھے دن بھر مین متعدد اوقات ایسا اتفاق ہوتا تھا حالانکہ اُسوقت آپ تپ محرقہ سے سخت علیل تھے خواجہ فرماتے تھے کہ ذکر و مُراقبہ اُسوقت ہی کہ جسوقت خدمت گذاری مسلمانون سے فرصت ہو وہ خدمت جس سے مسلمانون کے دل کو راحت پہونچے ذکر و مراقبہ پر مقدم ہی اور فرماتے تھے کہ مین نے یہ طریقہ کسی کتب صوفیہ سے نہین حاصل کیا بلکہ آدمیون کی خدمت سے حاصل کیا ہی اور خدمت کا یہی خاصہ ہی۔

ایک سفر مین کسی مقام پر ٹھہرنے کا اتفاق ہوا آپ کے ہمراہ ایک جماعت کثیر تھی اور سوا ے ایک خیمے کے اور ساتھ کچھ نہ تھا خادمون نے خیمہ نصب کیا اور بعد نماز شام بارش شروع ہوئی خواجہ نے فرمایا کہ مجکو اس خیمے کی طہارت مین شبہ ہی اسلیے مین باہر رہونگا تم سب اس خیمے مین رہو تمام رات مینھ برستا رہا اور آپ وہین بیٹھے رہے بعد نماز صبح کے اپنے بعض ارادتمندون سے فرمایا کہ مجکو شرم دامنگیر تھی کہ مین خیمے مین رہون اور میرے ساتھ والے بارش سے تکلیف پائین۔ صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ ایک روز

خواجہ بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک لرزہ تمام بدن مین پڑا ہر چند کہ گرمی بذریعۂ آگ دیگئی مگر کچھ افاقہ نہوا استنے مین ایک مرید آپ کا آیا وہ بوجہ موسم سرما کانپ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ میرے بدن مین لرزہ اسوجہ سے ہے کہ یہ جاڑے سے کانپ رہا ہے اسکو گرم کرو تو مین اچھا ہو جاؤن گا خادمون نے ایسا ہی کیا آپ اچھے ہو گئے۔

بعض ملفوظات نقل کیے جاتے ہین

توحید درین روزگار آن شده است که مردم ببازارها می روند و در پسران ساده روی می نگرند که مشاهدۂ حسن و جمال حق سبحانه می کنیم نعوذ باللہ ازین مشاهده پس فرمودند که حضرت سید قاسم تبریزی قدس سره بدین ولایت آمده بودند جمعی از مریدان از بازار می گشتند و پسران امرد پیدا می کردند و با ایشان تعلق می ورزیدند و می گفتند ما در صور جمیله مشاهدۂ حق سبحانه می کنیم گاهی حضرت سید میفرمودند این خوکان ما کجا رفته اند ازین سخن چنان معلوم شد که آن طائفه در نظر بصیرت حضرت سید بصورت خوک می نمودند

میفرمودند درویشی آنست که خاکی بیخته و آبی بران ریخته نه پشت پای را ازان گردی و نه کف پای را دردی خلاصه درویشی آنست که از همه کس بار کشد و بر هیچکس بار ننهد بحسب صورت نه بحسب معنی۔

یکی را مخاطب ساختہ فرمودند کہ اگر در صحبت خواجہ بہاؤالدین قدس سرہ
ترا نسبتی حاصل شدہ باشد بعد ازان بہ صحبت بزرگ دیگر افتی و از وی نیز ہمان
نسبت را بازیابی چہ می کنی خواجہ بہاء الدین را گذاری یا نہ پس فرمودند
کہ از ہر جای دیگر کہ آن نسبت را بازیابی باید کہ آن را ہم از حضرت بہاؤالدین
دانی و میفرمودند کہ یکی از مریدان قطب الدین حیدر بخانقاہ شیخ شہاب الدین
سہروردی قدس سرہ افتاد بغایت گرسنہ بود روزی روی بجانب پیر خود
کرد و گفت شیئاً للہ قطب الدین حیدر شیخ شہاب الدین از حال وی خبردار
شدند خادم را فرمودند تا طعامی پیش وی بردند چون درویش از طعام
فارغ شد باز روی بجانب دہ پیر خود کرد و گفت شیئاً للہ قطب الدین حیدر کہ مارا
در ہیچ جا فرو نگذاشتی چون خادم نزد شیخ رفت از وی پرسیدند کہ چون
یافتی آن درویش را گفت سہل کسی ست طعام شمامی خورد و شکر قطب الدین
حیدر می گوید شیخ فرمودند کہ مریدی از وی باید آموخت کہ ہر جا فائدہ یابد از برکت
شیخ خود میداند چہ بظاہر و چہ بباطن۔
میفرمودند یکی از اکابر دین بدر مسجد رسید شیطان را دید کہ سراسیمہ از ان
مسجد بیرون دوید آن بزرگ نظر کرد و مردی دید کہ در مسجد نماز می گزارد و مرد
دیگر نزدیک وی تکیہ کردہ در خواب ست از وی پرسید کہ ای ملعون درین مسجد
بچہ کار آمدہ بودی گفت می خواستم کہ بوسوسہ نماز را برین مصلی فاسد

گردانم اما هیبت و مهابت آن خفته مرا نگذاشت از وی ترسیدم و بیرون دویدم۔

می فرمودند که شیخ ابوالقاسم گرگانی قدس سره گفته اند باکسی نشین که همگی تو او شود یا همگی او تو شوی یا هر دو در حق سبحانہ تعالی گم شوند نه تو مانی و نه او۔

میفرمودند که یکی از اکابر سمرقند گفتم که اگر کسی در خواب بیند که حق سبحانہ تعالی مرده است تعبیرش چیست وی گفت که اکابر گفته اند اگر کسی در خواب بیند که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرده است تعبیرش آنست که در شریعت این صاحب واقعه قصوری و فتوری شده است۔ و آن مردن صورت شریعت ست این نیز مثل آن رنگی دارد و حضرت ایشان فرمودندمی تواند بود که کسی را حضور مع اللہ بوده باشد ناگاه آن حضور نماند تعبیر آن مردن این باشد یعنی نسبت حضور و شهود او نابود شد مولوی جامی این سخن را تاویل دیگر کرده اند فرموده که می تواند که بحکم کریمه اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ یکی از هوا ها صاحب واقعه آن را خدای خود گرفته بوده است از دل وی رخت بند دو نابود شود آن مردن خدای عبارت از نابود شدن این هوا بود پس این خواب دلیل باشد بر آنکه حضور او زیاده شود۔

در صفت فقر می فرمودند که حق سبحانہ تعالی بغوث اعظم رضی اللہ عنہ

این خطاب کرده است که یا غوث الاعظم قل لاصحابک باختیار الفقر ثم بالفقر عن الفقر فاذا تم فقرهم فلا هم الا انا۔

می فرمودند که سخن بعضی اکابر طریقت قدس سره گفته اند که جهد کن تا عمل خود بگور نه بری معنی این سخن آنست که باید که بدانی هیچ عمل بتو مستند نیست قائم بتوفیق حق سبحانه تعالی ست۔

می فرمودند که یاران ما همیشه سبوح قدوس می گویند اگر ناگاه کسی ایشان را چیزی که ملائم طبع ایشان نباشد بگوید متاثر و متغیر شوند اگر سبوح قدوس گویان این تاثیر و تغیر را از خود دور می کردند که بهر چیزی متاثر و متغیر شوند ایشان را بهتر بود۔

می فرمودند که صاحب وجد در راهی میرود و در میان آن راه سگی خفته باشد آن سگ را خیزاند تا خود باسانی تواند گذشت چون بگذرد و در خود نگردد آن وجد و حال را باقی یابد باید که داند که آن مکریست از مکرهای الٰهی نسبت بوی که با وجود آن فعل وجد و حال را بوی باز گذاشته اند۔

می فرمودند مکر الٰهی دو است یکی به نسبت عوام و دیگری به نسبت خواص مکری که به نسبت عوام ست از دوام نعمت ست با وجود تقصیر در خدمت دیگری که به نسبت خواص ست القای حال ست با وجود ترک ادب۔

می فرمودند با جمعی نشینید که بر شما غالب نباشند تا شما را نخورند و غالب

نباشند یعنی بحب نفس و اهوای قوی نباشند و شما را نخورند یعنی وقت
شما را ضایع و نابود نکنند۔
میفرمودند کسی را داعیهٔ این طریق باشد و دران اثنا خاطر مائل وی را تشویش
دهد باید که استغفار بسیار کند اگر بآن دفع نشود جای رود که از زنان دور تر
بود و اگر بآن دفع نشود مدتی بر صوم و تقلیل طعام مداومت نماید و مبالغه کند تا
قوت شهوی را تسکین حاصل شود و اگر بآن نیز دفع نشود گرد گورستانها
گردد و از مردگان عبرت گیرد و از ارواح بزرگان استمداد کند اگر بآن نیز دفع
نشود گرد زندگان گردد و از بواطن ارباب قلوب دریوزه نماید شاید که بار آن
خاطر از وی بردارند و او را در زیر آن بار ضائع نه نمایند۔
می فرمودند که خدائی انبیا و اولیا را مناسب ست که با وجود آن از حق سبحانه
محجوب نمی شوند و عوام الناس را نیز لائق ست که بآن تکمیل مرتبهٔ حیوانیت
می کنند اما طائفه که درین میانه اند و آرزوی طریقه دارند ایشان را بالغایت
نامناسب ست یک نفس که با حق تعالی از درون بر آید بهتر از هزار
فرزندست زیرا که دران هزار فائده و نفع ست و درین هزار فتنه و ضرر۔
حضرت ایشان روزے یکی از حضار مجلس را مخاطب ساخته از تعلق و تعشق
بظاهر جمیله منع می کردند و میفرمودند که من این نسبت را از وقتی مشاهده
کرده ام که وی را بصاحب جمال تعلق شده بود هر جا که وی می رفت آن

تا ازین در پی می رفت شنیده ام که بسیری را نیز این حالت بوده است پس در امر غیر ضروری که حیوانات شریک باشند بآن گرفتار بودن و عمر شریف صرف آن کردن مقتضای همت نیست لیکن اگر استعداد کسی بر وجهی افتاده باشد که بی اختیار گرفتار نسبت حبتی می باشد آن دیگرست بعد ازان این عبارت فرمودند که نصیحت ناصحان را در کارخانهٔ گرفتاران راه نیست۔

می فرمودند طریقهٔ خواجگان را قدس سرهم آسان می یابند حضرت خواجه محمد پارسا رحمة الله علیه با این همه کمالات صوری و معنوی دائم از رسالهای خواجگان همراه می داشتند ازان که قدسیه را دائم مطالعه کنند و همراه دارند ناگزیرست۔

می فرمودند کار نه آنست که توجه و مراقبه کنند بلکه کار آنست که همه کار را مانع یک مقصود سازند و ادراک خاص در مجموع اشیا پیدا کنند۔

می فرمودند زبان مرآت دل ست و دل مرآت روح و روح مرآت حقیقت انسانی و حقیقت انسانی مرآت حق سبحانه تعالی حقائق غیبیه از غیب ذات قطع این همه مسافات بعیده کرده بر زبان می آید و ازانجا صورت لفظی پذیرفته بمسامع حقائق مستعدان می رسد۔

میفرمودند جمال سخن ست که مستمع را از مستمع باز می ستانند جمال نمی دهد

سخن را اگر تکلم اولیا وفرمودند که ابیات

سه نشان بود ولی را ز نخست آن بمعنی	که چو روی او به بینی دل تو بیاد آید
دوم آنکه در مجالس چو سخن کند ز معنی	همه را ز هستی خود بحدیث می رباید
سوم آن بود بمعنی ولی اخص عالم	که ز هیچ عضو او را حرکات بد نیاید

می فرمودند بعضی اکابر را که ملازمت کردم دو چیز مرا کرامت کردند یکی آنکه هرچه گویم جدید بود نه قدیم دوم آنکه هرچه گویم مقبول بود نه مردود۔

فرمودند که یکی از مشائخ وقت بارض رفضه رسید از غلات و سفهای ایشان برکنارهٔ قافلهٔ شیخ آمده زبان بسبّ حضرت ابی بکر صدیق رضی الله عنه بگشادند و ناسزا گفتند اصحاب شیخ دران مقام شدند که ایشان را زجر و منع کنند شیخ فرمودند که ایشان را مرنجانید ایشان نه ابوبکر ما را دشنام می دهند ابوبکر ما دیگر ست و ابوبکر اوشان دیگر ایشان ابوبکر موهوم خود را دشنام میدهند که خلافت بی استحقاق گرفت و با حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم و با اهلبیت او رضی الله عنهم نفاق داشت دشنام می دهند و ناسزا می گویند روافض که آن سخن از شیخ شنیدند متنبه و متأثر گشته از طریق باطل خود برگشتند و بر دست شیخ توبه کردند۔

می فرمودند تا آن زمان که نسبت مرید نگرفته است و دران متمکن نشده با وی مدارا و مواسا می کنند و بجانب او میروند و مواخذنی نمایند انچه از وی میرسد

از افعال و اخلاق ناملائم تحمل می کنند اما چون نسبت وی قوت گرفت و او را یقین باین طریق حاصل شد کار باو افتاد باید که در هر نفس پاس احوال خود بدنا چیزی از وی صادر نشود که سبب گرانی و کراهت خاطر او شود اگر از وی امری در وجود آید مواخذه می کنند و سیاست می نمایند۔

می فرمودند استمداد از همت پیر و توجه بوی بهتر ست زیراکه طالب خود را از توجه بحق سبحانه تعالی عاجز دانسته پیر را وسیله این توجه و وصول بجناب حق سبحانه تعالی گردانیده است این معنی بحصول نتیجه قریب ست آنچه مقصود طالب ست برین زود تر متفرع شود که همیشه مستمد از همت پیر باشد۔

می فرمودند کار آن نسبت که استغراق در ذکر شود بر وجهی که او را نه ذوق بهشت ماند و نه خوف دوزخ خواب و بیداری وی را یکسان شود شیطان را خود چه زهره است که گرد این بزرگوار گردد۔

می فرمودند مقصود از خلقت انسانی تعبد ست و خلاصه و زبدهٔ تعبد آگاهی ست بجناب حق سبحانه تعالی در همه حال به نعت تضرع و خضوع۔

می فرمودند شریعت ست و طریقت ست و حقیقت ست شریعت اجرای احکام ست بر ظاهر و طریقت تعمل و تکلف ست در جمعیت باطن و حقیقت رسوخ ست درین جمعیت۔

می فرمودند معراج دو نوع ست معراج صوری و معراج معنوی و معراج معنوی

نیز دو نوع ست اول انتقال کردن از صفات ذمیمہ بصفات حمیدہ دوم انتقال کردن از ماسوا بحق سبحانہ تعالی۔

می فرمودند سیر دو نوع ست سیر مستطیل و سیر مستدیر مستطیل بعد در بعد ست و سیر مستدیر قرب در قرب سیر مقصود را از خارج دائرۂ خود طلبیدن ست و سیر مستدیر گرد خود گشتن و مقصود را از خود جستن ست۔

می فرمودند مردم تصور کردہ اند کہ مگر کمال در انا الحق گفتن ست کمال در انست کہ انا را از پیش بردارند و ہرگز یاد وی نکنند۔

می فرمودند اگر ذکر بروجہی ملکہ شود کہ دل ہمیشہ حاضر بود و فنا کردین حضور متلذذ باشد از ابرار ست و وی را حاضر مع اللہ می توان گفت اما واصل مع اللہ نمی توان گفت واصل آنست کہ استشعار حضور از وی منتفی شود و حاضر حق را سبحانہ داند بذات خود۔

می فرمودند آیا نہایت این کار حضور و مشاہدہ است یا فنا و نیستی آنچہ فہم می شود از کلام بعضے اکابر این ست کہ نہایت حضور و مشاہدہ باشد لیکن در واقع نہایت فنا و نیستی می نماید زیرا کہ گرفتار حضور و مشاہدہ نیز گرفتار غیر ست۔

می فرمودند عجب دارم از کسی کہ گفتہ است منگر کہ می گوید بنگر کہ چہ میگوید بایستی چنین گفتی کہ منگر کہ چہ میگوید بنگر کہ می گوید یعنی قائل و متکلم ا...

پردۂ مظاہر حق ست سُبحانہ۔

بعض اشعار گہربار

دربیان سرعیت وامتناع از ذکر جہر ع نعرہ کمتر زن کہ نزدیک ست یار

دیگر

کار نادان کوتہ اندیش ست یاد کردن کسے کہ در پیش ست

دیگر

مگو ارباب دل رفتند و شہر عشق شد خالی
جہان پُر شمس تبریز ست کو مردے چہ مولانا

دیگر

تا بہا و ہو اشارت می کنی	یا بحرف ہا عبارت می کنی
بندۂ حرفے نیاید از تو کار	جہد کن تا از رہت خیزد غبار
ہا بیفگن وا ورا آزاد کن	بندہ شو بے ہا و وا وش یاد کن

خواجۂ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے حالات وخرق عادات بیحد و بیشمار ہین جسکی گنجائش اس مختصر رسالے مین نہین ہی جسکو شوق ہو وہ تذکرے وغیرہ مین دیکھے آپ کی وفات ۲۹۔ ربیع الاول بروز شنبہ ۹۵ شہ ہجری مین ہوئی مزار شریف سمرقند مین ہی صاحب رشحات سے لکھتے

ہین کہ بحالت نزع زمین سمرقند مین زلزلۂ عظیم پیدا ہوا جس سے تمام باشندگان شہر کو معلوم ہو گیا کہ حضرت خواجہ کی رحلت کے آثار ہین اسلیے تمام اہل دیار جامع مسجد مین حاضر ہو گئے جسوقت خواجہ کا انتقال ہوا دوبارہ پھر زلزلہ ہوا اُسوقت مرزا سلطان احمد مع امراے مملکت وارکان دولت حاضر ہو کر تجہیز و تکفین مین مصروف ہوئے۔ بعدازان نماز جنازہ پڑھائی گئی اور آپ دفن ہوئے۔

مولانا محمد زاہد وخشی قدس سرہ

عالم عامل عارف کامل سر دفتر زہاد سر خیل عباد مقبول واحد شیخ محمد زاہد قدس سرہ شیخ کبیر مقبول ہر کبیر و صغیر تھے علم ظاہری و باطنی سے بہرہ مند عشق و محبت مین شہرہ بلند رکھتے تھے فقر و تجرید و ورع و تقوی و اتباع سنت سرور انبیا مین بیمثل تھے حضرت خواجہ احرار کے خلیفۂ اعظم ہین قبل حضوری خدمت خواجہ چند سال تک مجاہدہ و ریاضت مین آنکھ کو خواب آشنا نہ کیا اور حق زہد و ریاضت جو چاہیے تھا بجالائے آخرالامر باشارۂ غیبی سمت مسکن خواجہ روانہ ہوئے جب قریب پہونچے تو خواجہ بنور باطن اس حال سے آگاہ ہوئے اور گھوڑے پر سوار ہو کر استقبال کیا راستہ مین ملاقات ہوئی دونون صاحب ملکر ایک درخت کے سائے مین بیٹھے

خواجہ نے مولانا کو مرید کیا اور بوقت واحد مین تکمیل کو پہونچا دیا اور اسی وقت خرقۂ خلافت عطا فرما کر رخصت کیا پھر مولانا کو خواجۂ احرار سے ملاقات کرنے کا اتفاق ہوا۔

شیخ شرف الدین صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ مولانا ممدوح حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے ہین ابتدا مین خلفاے خواجہ یعقوب قدس سرہ سے بہرہ وافر حاصل کر کے زہد و ریاضت مین مشغول ہو کر اسم با مسمّی ہوئے آخر بایما سے غیبی خواجۂ احرار کی خدمت مین حاضر ہو کر تکمیل کو پہونچے۔ وفات ۹۰۶ ہجری مین ہوئی مزار شریف وخش مین ہی خزینۃ الاصفیا

ذکر مولانا درویش محمد قدس سرہ

جامع علوم ظاہری و باطنی واقف رموز صوری و معنوی موصوف بصفات حمیدہ حضرت مولانا درویش محمد قدس سرہ باوصاف جذب و استغراق و شوق و ذوق موصوف اور سخا و عطا مین معروف تھے صاحب تذکرۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ مولانا ممدوح نے بیعت سے پندرہ سال پیشتر زہد و ریاضت مین گذارے اور بحالت تجرید و تفرید بیخور و خواب صحرا نوردی کرتے رہے ایک روز بھوک سے بیتاب ہو کر آسمان کیطرف نگاہ کی معا

خواجہ خضر علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اگر تجھے صبر و قناعت مطلوب ہی تو خواجہ محمد زاہد کی خدمت مین جاوہ تجھے صبر و قناعت سکھائین گے۔ خواجہ حسب الایما حاضر ہوئے اور بدرجہ کمال کو پہونچے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ مولانا سے ممدوح مریدون کی تربیت و ارشاد مین یکتا و بیعدیل تھے بعد رحلت خواجہ محمد زاہد علیہ الرحمۃ کے صدہا آدمیون کو فیضیاب کیا وفات ۹۷۰ھ ہجری موضع اسفار مین مزار پر انوار ہی خزینۃ الاصفیا

حضرت مولانا خواجگی امکنگی قدس سرہ

گوشہ نشین حجرۂ معرفت معتکف مسجد حقیقت عالم صوری و معنوی مولانا خواجگی امکنگی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین ہین تربیت ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے پائی ہی قصبہ امکنک علاقہ سمرقند مین سکونت رکھتے تھے ذاکر شاغل عابد زاہد صاحب کشف و کرامات تھے اور ہمیشہ چشم خلائق سے اپنے حالات چھپائے رکھتے تھے صاحب روضۃ الاسلام لکھتے ہین کہ سلطان پیر محمد مع لشکر بعزم تسخیر سمرقند آیا سلطان باقی والی سمرقند اسکے مقابلے کی تاب نہ لاکر حضرت کی خدمت مین بغرض استمداد حاضر ہوا اور اپنا عجز ظاہر کیا مولانا بذات خود

سلطان پیر محمد کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صلح بہتر ہی مگر وہ راضی نہوا
مجبور ہو کر واپس آئے اور سلطان باقی سے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے معاہدہ کرے
کہ آیندہ کسی پر ظلم نکرون گا اور انصاف کے ساتھ سلطنت کرون گا اور
مظلوم کا بدلہ ظالم سے لونگا تو انشاء اللہ تعالی تیری فتح ہو گی سلطان باقی نے
قبول کیا فرمایا کہ جا اور دشمن سے مقابلہ کر مظفر و منصور ہو گا پس اُسیطرح
ظہور ہوا سلطان پیر محمد باوجودیکہ پچاس ہزار سوار سے زیادہ رکھتا تھا بھاگ
گیا نقل ہی کہ حضرت خواجہ نے وفات سے پہلے حضرت خواجہ باقی باللہ اپنے
خلیفہ کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا تھا جسکے ختم پر یہ دو شعر لکھے ہوئے تھے

زمان تا زمان مرگ یاد آیدم	ندانم کنون تا چہ پیش آیدم
جدائی مبادا مرا از خدا	دگر ہر چہ پیش آیدم شایدم

وفات شریف ۱۰۰۸ ہجری مین ہوئی قریۂ اکمنک مین مزار پُر انوار ہی
عمر شریف نوے برس کی تھی۔

ذکر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ

فارس میدان حق پرستان شہسوار عرصۂ عرفان بندہ نواز محرم راز بی نیاز
شیخ عالیجاہ عارف عالم پناہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ
صغر سنی سے خواجہ کو خلوت و خموشی پسند تھی مجمع اغیار سے بہت

پریشان ہوتے تھے بغرض تحصیل علم بخدمت مولانا صادق حلوانی جو علمائے کبار سے تھے حاضر ہوئے چند روز کے بعد برفاقت مولانا اپنے وطن سے یعنی کابل سے ماوراءالنہر تشریف لائے اور تھوڑے دنون مین تحصیل علم ظاہری سے فراغت حاصل کی اسکے بعد کشش ربانی نے اپنی طرف کھینچا ایک درویش مقولۂ خواجہ کا بیان کرتا ہی کہ مین ایک روز کسی کتاب مین حالات بزرگان دین دیکھ رہا تھا کہ مجھپر ایک حالت طاری ہوئی مین بیخود ہوگیا اس بیخودی مین خواجہ بزرگ کو دیکھا اور اسی حالت مین خواجہ نے مجکو ذکر تعلیم کیا اور نسبت جذب سے مشرف کیا اُسکے بعد مجکو سیاحت کا شوق ہوا بہت سے سالک ومجذوب سے ملنے کا اتفاق ہوا اور جابجا سے جوکچھ ملتا تھا ملا اُسی تلاش مین ایک شیخ کامل سے ملاقات ہوئی خواجہ نے چاہا کہ اُنسے بعیت کرین قبل از بعیت استخارہ کیا دیکھا کہ حضرت خواجہ محمد پارسا رح فرماتے ہین کہ حاصل سلوک تہذیب اخلاق ہی جب یہ دولت میسر ہی تو اسکی طلب تحصیل حاصل ہی پس خواجہ نے سمجھا کہ شاید اس شیخ سے بعیت کرنے کا حکم نہین ہی پھر دوسرے پیر کی تلاش مین چلے اور اکثر بزرگان دین سے فیض صحبت وطریقہ حاصل کرتے ہوئے حضرت مولانا خواجگی امکنگی کی خدمت مین پہونچے اور بعیت کی چند روز کے بعد خلافت واجازت حاصل کرکے ہند کیطرف حسب الایما متوجہ ہوئے الغرض حضرت

خواجہ کو نسبت اویسی خواجہ بزرگ سے تھی اور نسبت ظاہری خواجہ املنکی
سے بلدۂ لاہور مین ایک سال رہے وہان سے دہلی مین رونق بخش
ہوئے اور تاحیات وہین رونق افروز رہے حضرت خواجہ کی عادت تھی
کہ لوگون کو بہت کم مرید کرتے تھے اور جسکو مرید کیا وہ نعمت طریقت سے
نہال ہوا باوجود اس شان و عظمت کے پھر بھی تلاش رہی چنانچہ
حسام الدین قدس سرہ فرماتے ہین کہ مجھسے خواجہ فرماتے تھے کہ تو جا
اور رہبر کی تلاش کر اگر کوئی ملجائے تو مجکو خبر دینا تاکہ مین بھی حصول مدعا
کرون خواجہ حسام الدین فرماتے ہین کہ جب مین اس حکم کی تعمیل مین بہت
مجبور رہا تو بغرض امتثال امر آگرے مین پہونچا حیران تھا کہ کیا کرون
اُسی حالت مین ایک طرف گذر ہوا ایکایک کان مین اس شعر کی صدا آئی ؎

توخواہی آستین افشان وخواہی دامن اندرکش
مگس ہرگز نخواہد رفت از دکان حلوائی

یہ سنتے ہی مین نے اپنی مراد پائی دوڑا ہوا گیا اور جاکر جو کچھ سنا تھا وہ عرض کیا
حضرت خواجہ کی عالی ظرفی اور بلند مقامی و عالی ہمتی اس رباعی شریفہ سے ظاہر ہے

در راہ طلب جملہ ادب باید بود	تاجان باقی ست در طلب باید بود
دریا دریا اگر بکامست ریزند	لم باید کرد و خشک لب باید بود

حضرت خواجہ کے اخلاق وغیرہ

منقول ہی کہ لاہور مین قحط ہوا اور خواجہ بھی وہان تشریف رکھتے تھے جسوقت
خواجہ کے لیے طعام ماحضر پیش کیا جاتا تو محتاجون کو دیدیتے اور
فرماتے کہ مجھسے یہ نہین ہوسکتا کہ پڑوسی بھوکے رہین اور مین کھاؤن
اسیطرح ایک مدت تک بھوکے رہے جسوقت لاہور سے دہلی کیطرف
روانہ ہوئے راہ مین کسی غریب کو دیکھا کہ پیادہ پا چلا آرہا ہی آپ گھوڑے
سے اُترے اور سوار کرایا اور اسیطرح دہلی تک اُسکے ساتھ پیادہ تشریف
لائے جب قریب شہر کے پہونچے تو بغرض اخفا پھر گھوڑے پر سوار
ہوئے اور فرودگاہ تک تشریف لائے ایک رات تہجد کے وقت اُٹھے
اور دیکھا کہ لحاف پر بلّی سو رہی ہی تمام رات جاڑے کی تکلیف اُٹھائی
مگر اُسکا اُٹھانا گوارا نکیا صاحب زبدة المقامات لکھتے ہین کہ مین
ایک مسجد مین بیٹھا تھا اور دو درویش آپس مین ذکر کر رہے تھے اور کہتے
تھے کہ عمر بھر مین جیسا کہ ایک شخص کو متحمل دیکھا کسی کو ندیکھا کہا کہ مین خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی رحمة اللہ علیہ کے مزار کے پاس بیٹھا تھا کہ خواجہ
محمد باقی تشریف لائے وہان کے خادم نے قریب مزار خواجہ بختیار کاکی
علیہ الرحمة کے فرش بچھا دیا اور منتظر رہا اتنے مین ایک شخص بے ادب
آیا اور بآواز بلند کہا کہ یہ فرش کسکے لیے ہی اور کون آرہا ہی اسی گفتگو مین
خواجہ تشریف لائے حضرت کو دیکھتے ہی برا بھلا کہنے لگا اور ایسے

الفاظ ناشائستہ کہے کہ جس سے ہمراہیون کا نفس متحمل نہو سکا چاہا کہ اُسکو
متنبہ کرین خواجہ نے منع کیا اُس بے ادب کے پاس خود گئے اور کہا کہ
جو کچھ تم کہتے ہو سب صحیح ہی مین ایسا ہی ہون جیسا کہ تم کہتے ہو اور یہ فرش
میرے حکم سے نہین ہوا نہ مجکو اسکا علم تھا معاف کرو اور میری وجہ سے تم
اپنے دماغ کو پریشان نکرو یہ کہکر کچھ روپئے اسکو دیے اور خوش کیا اور اپنے
ہاتھ سے اُسکا پسینہ پونچھا راوی کہتا ہی کہ مجکو اُسدن سے یقین ہوا کہ
فرشتہ خو آدمی دنیا مین ابھی باقی ہین اور صفت ملکی آدمی مین دیکھی
تو اُسیدن دیکھی ۔

بعض خرق عادات حضرت خواجہ

تین سالہ لڑکا دیوار حصار سے جسکی بلندی قریب تیس گز کے تھی اور اسکے نیچے
فرش زنگین تھا گر کر بےحس و حرکت ہو گیا اور ناک سے خون جاری تھا اُس
لڑکے کی مان افتان و خیزان حضرت خواجہ کے پاس اُسی حالت سے لیگئی اور اسکی
درازی عمر کے لیے عرض کیا چونکہ خواجہ اپنی کرامت کا حال ظاہر کرنا نہین
چاہتے تھے بظاہر یہ ایک حیلہ شرعی کیا کہ طب کی کتاب منگوائی اور
دیکھکر کہا کہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ زندہ رہے گا حاضرین مجلس کو سخت تعجب ہوا
کہ یہ کیونکر بچیگا اس کے بعد خواجہ اسکی طرف متوجہ ہوئے دیر کے بعد وہ لڑکا

بالکل اچھا ہوگیا۔
ہمسایۂ خواجہ مین ایک شخص شریر النفس تھا اُس سے خواجہ کا بہت حرج تھا ایک روز خواجہ حسام الدین نے کوتوال کو اشارہ کرکے اسکو قید کرادیا جو وقت یہ کیفیت خواجہ کو معلوم ہوئی بہت خفا ہوئے اور خواجہ حسام الدین کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور کہا کہ تم اچھے ہوا سکو برا سمجھتے ہو مین اپنے کو اُس سے بہتر نہین سمجھتا یہ کہکر اُسکو رہا کرادیا اس شفقت وعنایت کا وہ اثر ہوا کہ انجام کار وہ بڑا صالح نکلا اور ہمیشہ مطیع رہا۔
خواجہ کے یہان چند مہمان آگئے اور کچھ موجود نہ تھا خواجہ بغرض ضیافت مہمان تلاش ماحضر مین نکلے ایک نانوائی کی دوکان جو قریب خواجہ کے گھر کے تھی وہان پہونچے نانوائی خواجہ کو مشوش پا کے سمجھ گیا اور کچھ روٹی اور نہاری نہایت عمدہ خدمت شریف مین حاضر کی خواجہ کو بہت خوشی ہوئی اور فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے عرض کیا کہ مین مثل آپ کے ہوجاؤن فرمایا کہ تو متحمل نہو سکے گا کچھ اور مانگ مگر وہ کب مانتا تھا اسی بات پر مصر رہا مجبوراً اسکو حجرے مین لے گئے اور تاثیر اتحادی اسپر ڈالی جب حجرے سے دونون باہر آئے تو صورت وسیرت مرید وشیخ مین کچھ فرق نہ تھا مگر اتنا تھا کہ وہ بیہوش تھا اور خواجہ ہوشیار رہے تھے تین[ا] مہینے دس روز کے بعد اسی حالت بیہوشی

ا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب سورۂ اقرا باسم کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ وہ نانوائی تین روز کے بعد اُسی حالت بیہوشی اور مستی مین انتقال کر گیا ۱۲

مین واصل حق ہوا رحمۃ اللہ علیہ۔
ایک درویش نے اپنے جی مین کہا کہ آج خواجہ سے لحاف مانگونگا قبل اسکے
کہ وہ خواجہ سے درخواست کرے خواجہ نے اُسکی خواہش پوری کی اُس
روز سے وہ درویش ہمیشہ لرزان و ترسان رہتا تھا کہ مبادا کوئی خطرہ ایسا
نہ آجائے جو باعث ملال خاطر خواجہ ہو۔
شیخ تاج الدین کہتے ہین کہ ایک روز مین خواجہ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا
اور صف نماز مین خواجہ کے برابر تھا دیکھا کہ خواجہ نماز مین گریان اور نہایت
رنجیدہ ہین بعد فراغ نماز جب حجرے مین تشریف لیگئے مین بھی ساتھ گیا
اور وجہ رنج و گریہ پوچھی فرمایا کہ تجھے اس سے کیا کام ہی مجکو میرے حال
پر چھوڑ اور یہ راز نہ پوچھ شیخ کہتے ہین کہ مین نے گستاخی سے اصرار کیا فرمایا
کہ نماز مین میری روح نے طلب مطلب ورا الورا مین عروج کیا حتی الوسع بہت
کچھ جستجو کی مگر پتہ نہ لگا ناچار نفس قالب مین پھر آگیا یہ رونا اُسکا اُسی
حسرت کا تھا۔
ایک شخص کہتا ہی کہ مین ایک روز نماز جماعت مین شریک تھا جسمین
حضرت خواجہ امام تھے اور مین اُنکے پس پشت مقتدی تھا اثنا سے نماز
مین دیکھتا ہون کہ خواجہ کا مُنھ قبلے کی طرف بھی ہی اور میری طرف بھی ہی
اور مجکو دیکھ رہے ہین یہ کیفیت دیکھتے ہی میرے ہاتھ پاؤن مین مارے

دہشت سے رعشہ پڑ گیا نماز کے بعد مین نے خواجہ سے یہ حال بیان کیا فرمایا خبردار کسی پر ظاہر نکرنا۔

نقل ہی کہ ایک روز خواجہ نماز جماعت مین امام کے پیچھے کھڑے ہوئے اور آپ بطریق شافعی سورۂ فاتحہ پڑھنے لگے اُسی وقت نماز مین روح پُرفتوح حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے روبرو ظاہر ہوئی اور کہا کہ اے شیخ میرے مذہب مین چھوٹے بڑے اولیا بہت سے ہین وہ سب باتفاق علماے دین عقب امام سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز نہین رکھتے بس تمکو بھی یہی مناسب ہی۔

حضرت خواجہ کے مکتوبات وتصنیفات وتالیفات بہت ہین تبرکاً چند ابیات درج کیے جاتے ہین ؎

من نہ ہمینم کہ وجود من ست	جاے دگر رقص وجود من ست
نقطۂ محراب جماعت منم	دانۂ سیراب زراعت منم
ابروے پیشانی من دل کش ست	قطرۂ نیسانے من آتش ست
عقل نمک زیر کباب من ست	خون جگر نام شراب من ست
خامہ کلید سرِ انگشتِ من	گنج دو عالم ہمہ در پشت من

مولانا بدر الدین سہرندی قدس سرہ جو حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اصحاب سے تھے فرماتے ہین کہ مین ایک روز حسب اتفاق مزار پرانوار حضرت

خواجہ پر حاضر ہوا اور مراقبے مین بیٹھا حضرت خواجہ نے مجکو اپنی نسبت
خاص عنایت فرمائی اسکے بعد مین خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار
پاک پر گیا حکم ہوا کہ جو نسبت خواجہ باقی سے تمکو عطا ہوئی ہی وہ میری ہی
نسبت ہی اسکے بعد حضرت سلطان المشائخ علیہ الرحمۃ کے مزار پر حاضر ہوا
حکم ہوا کہ جو نسبت تجھے خواجہ باقی سے پہونچی ہی وہی تجکو کافی ہی اسکے
بعد مین اجمیر شریف کو روانہ ہوا اور بارگاہ خواجہ اجمیر رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوا
وہان بھی یہی حکم ہوا کہ جو نسبت تجکو خواجہ باقی سے ملی ہی وہ ہماری ہی
نسبت ہی مولانا فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ کبھی حضرت خواجہ باقی باللہ
نے نہین فرمایا کہ کوئی نسبت خواجگان چشت سے مجھے پہونچی ہی فرمایا
کہ مجکو خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نسبت ملی تھی جس سے شوق
و ذوق مین ترقی ہوتی ہی وہی نسبت مین نے خواجہ قطب الدین کو دی اور
خواجہ قطب الدین نے خواجہ باقی کو عطا فرمائی وہ نسبت فی الحقیقت
نسبت نقشبندیہ تھی جس کا حق تھا اسکو پہونچا۔

دیگر حضرت سید شاہ غلام علی صاحب دہلوی فرماتے ہین کہ مین ایک روز
خواجہ باقی کے مزار پر متوجہ ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت آپ کی توجہ سے
حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی ہوئے مین بھی آپ کی عطا کا امیدوار
ہون پس بحالت مشاہدہ دیکھا کہ خواجہ مزار سے باہر تشریف لائے

اور میری طرف متوجہ ہوئے چونکہ دوپہر کا وقت اور گرمی کا موسم تھا اور علاوہ اسکے خواجہ کی توجہ سے سخت گرمی نمودار ہوئی یہان تک کہ مین نہ بیٹھ سکا اٹھ کھڑا ہوا فرماتے ہین کہ اُسکا افسوس آجتک باقی ہی تاہم اُس تھوڑی توجہ سے اسقدر ترقیات دیکھ رہا ہون کہ جسکا حد و شمار نہین۔

حضرت خواجہ بہت کم سوتے تھے اور کم کھاتے تھے اور بات بھی بہت کم کرتے تھے ہر روز نماز عشا سے تہجد تک دو ختم قرآن مجید کرتے تھے اور بعد تہجد کے صبح تک اکیس دفعہ سورۂ یٰسین پڑھتے تھے اور جب صبح ہوتی تو فرماتے کہ الٰہی رات کو کیا ہو گیا ہی جو ذرا بھی نہین ٹھہرتی بہت جلد گذر جاتی ہی۔

حال رحلت

حضرت خواجہ کی عمر شریف جب چالیس سال کو پہونچی تو ضرور ہوا کہ دائرۂ کمال مین قدم رکھین کیونکہ تکمیل طبعی انسانی اس مدت مین ہوتی ہی۔ چنانچہ حضرت رسالت خاتم النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد چہل سال وحی نازل ہوئی تھی خواجہ فرماتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی کہ تجکو جس غرض سے عالم خلق مین لائے تھے وہ پوری ہوئی اب تجکو سفر کرنا چاہیے ایک روز قبل از مرض الموت اپنی زوجہ کو طلب فرما کر کہا کہ آؤ تم ہم دونون

آئینے مین مُنہ دیکھین حضرت عصمت پناہ فرماتی ہین کہ مین نے آئینے مین خواجہ کی داڑھی سفید دیکھی حالانکہ سیاہ تھی ڈر گئی اور عرض کیا کہ آپ مجھے کیا دکھاتے ہین اسکے دیکھنے کی تاب نہین پس خواجہ نے تبسم فرماکر بدستور محاسن عنبرین دکھلائی۔

خواجہ کی عادت تھی کہ جو امر بذریعہ کشف معلوم ہوتا تھا اُسکو خواب کے پیرائے مین ظاہر فرماتے تھے ایک روز فرمانے لگے کہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب کوئی بڑا شخص سلسلۂ نقشبندیہ سے مرنے والا ہی اور فرمایا کہ کوئی جگہہ دہلی کے اطراف مین اختیار کرنی چاہیے الغرض حضرت خواجہ کو مرض الموت لاحق ہوا اور خواب مین خواجۂ احرار کو دیکھا فرماتے ہین کہ ای خواجہ باقی کپڑے بدلو بعد بیداری یہ خواب بیان فرماکر مسکرائے اور فرمایا کہ اگر زندہ رہون گا تو تعمیل حکم خواجۂ احرار کرون گا ورنہ کفن پہننا تو پیراہن ہی ہی۔

آپ کے مخلصون مین سے کسی نے سفر کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ ہمارا آخری بازار ہی کہان جاتے ہو المختصر پچیسوین ماہ جمادی الآخری ۱۲ سنہ ہجری کو آثار احتضار شروع ہوئے تمام اصحاب و حاضرین گریان و نالان تھے اور آپ تبسم کنان تھے حاضرین مجلس مین سے کسیکی زبان سے بیساختہ لفظ الٰہ العالمین کا نکلا حضرت خواجہ اسکی طرف متوجہ ہوئے

کیونکہ اپنے محبوب کا نام اُسکی زبان سے سنا تھا اور آب دیدہ ہو کر بذکر جہر اسم ذات مشغول ہوئے اور اللہ اللہ کہتے ہوئے واصل حق ہوئے رضی اللہ تعالی عنہ۔

قبل رحلت ایک روز حضرت خواجہ کسی مقام پر تشریف لے گئے اور وضو کرکے ایک دوگانہ ادا کیا اتفاقاً وہاں کی خاک خواجہ کے دامن مبارک پر چسپان ہوئی آپ نے فرمایا کہ اس جگہ کی خاک ہماری دامنگیر ہی بعد رحلت حضرت خواجہ اُس مقام پر دفن ہوئے جو قریب قدم شریف حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہی صاحب زبدۃ المقامات نے تاریخ رحلت آپکی یون تحریر فرمائی ہی

ذاتے کہ بدوست بود باقی	از خود ہمہ فانی الصفت بود
بر خالق خویش جملگی خلق	بر خلق تمام عاطفت بود
وی تشنہ دلم بسال فوتش	خوش گفت کہ بحر معرفت بود ۱۲ھ

ذکر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ

سنا ہی جب سے افسانہ مجدد الف ثانی کا	دل وحشی ہی دیوانہ مجدد الف ثانی کا
مجھے کچھ دیر سے مطلب نہ کعبے سے غرض واعظ	مرا قبلہ ہی کاشانہ مجدد الف ثانی کا

حالات قبل از ولادت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ

صاحب سوانح عمری امام ربانی لکھتے ہین کہ قبل ولادت حضرت مجدد علیہ الرحمۃ آپ کے والد ماجد حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ تمام عالم تیرہ و تاریک ہے اور خوک و خرس اہل جہان کو تکلیف دے رہے ہین پس یکایک میرے سینے سے ایک نور نکلا جس سے تمام عالم منور ہو گیا اور اُسمین سے ایک ایسی تجلی پیدا ہوئی کہ اُسنے خوک و خرس وغیرہ جلا دیے پھر ایک شخص نورانی تخت پر جلوہ گر نظر آئے جنکے آس پاس جن و انس مؤدب کھڑے تھے اور ملائکہ ہر ایک زندیق و ملحد و ظالم کو پکڑ پکڑ کے اُنکے روبرو لا کر قتل کر رہے ہین اور ایک منادی ندا دے رہا ہے کہ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا صبح کو مخدوم موصوف نے اس خواب کی تعبیر حضرت شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمۃ سے پوچھی جو بڑے کامل شیخ تھے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اُنسے آخر مین فیض بھی پہونچا اُنھون نے کہا کہ تم سے ایک فرزند ہوگا جس سے ظلمت کفر و بدعت دور ہوگی اور نور سنت نبوی سے تمام عالم منور ہوگا اور ویسا ہی ظہور مین آیا۔

حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت ۱۴ شوال روز جمعہ وقت نصف شب

سنہ ۹۷۱ ہجری بمقام سہرند وقوع ہوئی مادہ تاریخ ولادت احمد رفیع المنزلت ہے۔
حضرت مختون پیدا ہوئے اور بحالت شیرخواری کبھی برہنہ نہوتے اگر احیاناً
کبھی کپڑا نکل جاتا تو آپ جلدی سے ستر ڈھانک لیتے بچون کیطرح
نجاست آلودہ نرہتے تھے اور ہروقت خندان و فرحان رہتے اگر دودھ
پلانے مین کسی وجہ سے دیر ہوجاتی تو مثل عادت اطفال آپ روتے
نہ تھے حضرت شیخ الاسلام احمد نامقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کے ظہور کی خبر پہلے دے چکے تھے شیخ الاسلام کی وفات سنہ ۵۳۶ ہجری
مین ہے۔

آغاز حالات

سلطان طریقت برہان حقیقت مظہر انوار الٰہی مورد فیوضات نامتناہی غوث
العالمین فخر العارفین وارث کمالات نبویہ عارج معارج نقشبندیہ امام
طریقت پیشوائے اہل حقیقت جامع درجات اولیا عامل بسنت مصطفے
قطب الاقطاب شاہ رب الارباب شیخ لاثانی امام ربانی حضرت شیخ احمد فاروقی
سہرندی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ذات جامع کمالات اپنے آپ نظیر تھے
چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قیوم زمان مظہر جان جانان

سلہ تاریخ ولادت مجدد خواہد شد ۹۷۱ھ ۱۲- از مؤلف

علیہ الرحمہ سے خواب مین فرمایا کہ نیست مثل او در اُمّت من اور شیخ بدر الدین صاحب مجددی صاحب حضرات القدس فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ یا شیخ مجکو اپنی نسبت سے بہرہ ور فرمایئے فرمایا کہ تو نے اُس شیخ سے نسبت حاصل کی ہی کہ تجھے اور تمام عالم کو جس کا ارشاد کافی ہی۔

حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین ایک روز خواجہ بختیار کاکی علیہ الرحمہ کے مزار پر حاضر ہوا اور توجہ وامداد چاہی اور عرض کیا کہ شیئًا للہ شیئًا للہ پس مین نے دیکھا کہ ایک حوض مملو ہی جسکے کنارے پانی چھلک رہا ہی اور مجکو القا ہوا کہ سینۂ تو از انوار عرفان مجددی این چنین مملوست کہ گنجائش نور دیگر ندارد الغرض وصف قطب زمان خارج از حد بیان ہے۔

سلسلۂ خاندان حضرت ممدوح اٹھائیس واسطے سے سیدنا امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک پہونچتا ہی حضرت ممدوح بہت تھوڑے دنون مین تحصیل علوم سے فارغ ہوکر جامع معقول ومنقول وحافظ قرآن ہوئے اپنے والد ماجد مخدوم شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ علم حاصل کیا اور علماے کبار سے بھی تحصیل علم فرمایا مولانا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جو علم ظاہری وباطنی مین یکتا تھے بعض کتب مشکلہ اُنسے دیکھی اور سند

بعض کتب حدیث مولانا یعقوب کشمیری خلیفہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ حسین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہما سے حاصل کی اور اجازت تفسیر واقدی و تفسیر بیضاوی و صحیح بخاری و مشکوۃ و قصیدہ بردہ وغیرہ کی مولانا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اور قاضی بہلول کو اجازت صحیح شیخ المحدثین حضرت عبدالرحمن بن فہد سے حاصل ہی ایک روز حضرت ممدوح فیضی کے گھر پر تشریف لے گئے وہ تفسیر بے نقط لکھنے مین مصروف تھا حضرت کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور عرض کیا کہ ایک جاے ایسی وقت واقع ہوئی ہی کہ اسکی تاویل و تفسیر بحروف غیر معجمہ مین نہین کرسکتا ہر چند سر مار رہا ہون مگر کچھ بن نہین پڑتی آپ نے یہ سنکر قلم برداشتہ مطالب و نکات کثیرہ اس فصاحت و بلاغت سے لکھنا شروع کیے کہ فیضی حیران رہگیا آپ کی متعدد تصانیف ہین چنانچہ رسالہ تہلیلیہ۔ و رسالہ اثبات النبوۃ۔ و رسالہ مبدا و معاد و رسالہ مکاشفات غیبیہ۔ و رسالہ آداب مریدین۔ و رسالہ معارف لدنیہ۔ و رسالہ رد شیعہ۔ و تعلیقات عوارف۔ و شرح رباعیات خواجہ باقی علیہ الرحمۃ سوا اسکے مکتوبات کی کئی جلدین ہین اور ہر مکتوب ایک دفتر اسرار و گنجینہ معارف ہی۔ نیست پیغمبر ولے دارد کتاب۔ کہنا بیجا نہین جو شخص آپ کی شان و عظمت سے واقفیت چاہے تو آپ کے تصانیف دیکھے۔

در سخن پنہان شدم چون بوے گل در برگ گل

میل دیدن ہرکہ دارد در سخن بیند مرا

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو بیعت و ارادت قطب زمانہ شہباز بلند آشیانہ شیخ عالیجاہ عارف حق آگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ اویسی نقشبندی سے ہی خواجہ فرماتے ہین کہ جس وقت مرشدی خواجگی امکنگی علیہ الرحمۃ نے مجکو ہندوستان جانے کا حکم دیا اور سلسلۂ طریقہ کی اجازت دی تو مین نے عرض کیا کہ مین اس لائق نہین ہون مجھمین اس بوجھ اُٹھانے کی طاقت نہین ہی فرمایا کہ تو استخارہ کر حسب ارشاد استخارہ کیا دیکھا کہ ایک درخت کی شاخ پر طوطا بیٹھا ہی مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر یہ طوطا اڑکر میرے ہاتھ پر آ بیٹھے تو مین سمجھون گا کہ یہ سفر مبارک ہی اس خیال کے ساتھ ہی وہ جانور وہان سے اُڑکر میرے ہاتھ پر آکے بیٹھا مین نے اپنا لعاب دہن اُسکے منھ مین ڈالا اور اُسنے میرے منھ مین شکر ڈالی۔ صبح کو یہ واقعہ خواجگی امکنگی علیہ الرحمۃ سے بیان کیا فرمایا کہ طوطا ہندی جانور ہی بس ہندوستان مین تمھارے سلسلے مین ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا کہ جس سے تمام عالم منور ہوگا اور تم کو بھی اُس سے نفع پہونچے گا ہدیۂ مجددیہ۔ انوار احمدیہ۔ زبدۃ المقامات۔

منقول ہی کہ حضرت خواجہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہما سے فرماتے تھے کہ جس وقت مین تمھارے شہر سہرند مین پہونچا تو سنا کہ کوئی کہنے والا

کہ رہا ہی کہ تو در جوار قطب فرود آمدہ اور حلیۂ قطب بھی مجھپر ظاہر کیا گیا صبح کو
اس حلیے کے موافق وہان کے درویشون وگوشہ نشینون کا متلاشی
ہوا مگر کسی مین وہ آثار قطبیت اور وہ حلیہ نپایا مین نے جانا کہ شاید اس
حلیے کا شخص آیندہ پیدا ہوگا جس روز تمکو دیکھا وہ حلیہ پورا تم مین پایا اور
قطبیت کی قابلیت بھی تمھین مین پائی دوسری دفعہ یہ ارشاد ہوا کہ ایک
دفعہ سرہند مین خواب دیکھا کہ ایک بڑا چراغ مین نے روشن کیا ہی اور اُس
چراغ سے ہزارون چراغ روشن ہوئے ہین مین سمجھتا ہون یہ بشارت
بھی تمھین سے متعلق ہی حضرت خواجہ اپنے ایک دوست کو تحریر فرماتے
ہین کہ شیخ احمد مردیست از سرہند کثیر العلم قوی العمل روزی چند فقیر با او نشست
و برخاست کرد عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمود بآن ماند کہ
چراغ شود کہ عالمہا ازان روشن گرد و الحمد للہ تعالیٰ از احوال کاملہ او مرا یقین پیوست
واین شیخ برادران واقربا دارد ہمہ مردم صالح واز طبقۂ علما چندی را دعا گو
ملازمت کردہ جواہر عالیہ دانست واستعدادہاے عجیب دارند فرزندان
آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند تم کلامہ اور خواجہ فرماتے ہین کہ شیخ احمد
آفتابی ست کہ مثل ما ہزاران ستارہ ہا در سایۂ او گم کردہ اند اور کبھی خواجہ
باقی باللہ علیہ الرحمۃ محفل توجہ مین تشریف لیجاتے اور فرماتے تھے کہ شیخ احمد
آفتابی ست کہ ہر ذرہ عالم از انوار فیض وفضل وی منورست برکات احمدیہ

الغرض حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ڈھائی مہینے مین فیض صحبت خواجہ سے
تکمیل کو پہونچے اور خلعت خلافت حاصل کر کے حسب ارشاد شیخ راہی سرہند
ہوئے اور اپنے وطن مالوف مین پہونچکر مریدان خواجہ کو جو آپ کے ہمراہ
حسب الحکم خواجہ آئے تھے انکی تعلیم و تربیت مین مشغول ہوئے تھوڑے
دنون مین آپ کا شہرہ بلند ہوا دور دور سے علما و امرا شرف قدمبوسی و ارادت
کے لیے آنے لگے اور مشائخان زمانہ شرف بیعت و فیض صحبت سے مشرف
ہونے لگے المختصر سراپا سے امام ربانی نعمت و فیوض الٰہی کی نشانی تھا ؎

ہر لطافت کہ نہان بود پس پردۂ غیب	ہمہ در صورت خوب تو عیان ساختہ اند
ہر چہ بر صفحۂ اندیشہ کشد کلک خیال	شکل مطبوع تو زیبا تر ازان ساختہ اند

بعض خرق عادات

منقول ہی کہ حضرت ممدوح کابل کی طرف تشریف لیے جاتے تھے راستے
مین گرمی بہت ہوئی صاحبزادۂ بزرگ مع ہمراہیان گرد و غبار و تشنگی سے
پریشان ہوئے ادب سے کوئی کچھ عرض نہ کر سکا حضرت مجدد نے مولانا
محمد یوسف سمرقندی کی طرف جو حضرت کے قدیم ارادت مندون مین تھے
مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگون کو گرمی اور غبار نے بہت ستا رکھا ہی عرض کیا
کہ آپ کو سب حال معلوم ہی ہمارے عرض کی ضرورت نہین حضرت مجدد

علیہ الرحمۃ نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھکر کچھ پڑھا دو چار قدم آگے
نہ بڑھے تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا اُٹھا اور اسقدر تقاطر ہوا کہ جس سے گرد و غبار
موقوف ہو گیا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔

منقول ہی کہ ایک امیرزادہ سلطان وقت کا معتوب ہوا اور کثرت غضب
شاہی سے لوگون کو گمان تھا کہ وہ ہاتی کے پانوُن سے باندھا جائے گا
امیرزادے نے جب ایسی خبر سنی سخت پریشان ہوا اور لاہور سے
روانہ ہوا آتے آتے سہرندمین اُترا اور حضرت سے حال بزار بیان کیا اور
خواستگار حمایت ہوا حضرت مجدد رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ تو اطمینان
رکھ تجکو کچھ مضرت نہ پہونچے گی بلکہ وہ بادشاہ تجھپر مہربانی و نوازش کریگا
امیرزادہ بہت پریشان تھا عرض کیا کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا ہی وہ مجھے
لکھدین حضرت مسکرائے حسب درخواست امیرزادہ یہ لکھدیا کہ چون فلان
از خوف غضب سلطان کہ نمونۂ غضب آلہی ست بہ فقرا رجوع نمود فقیر او را
در ضمن خود گرفتہ ازین مہلک رہانید امیرزادہ نوشتہ وہان سے لیکر
روانہ ہوا اسکے تھوڑے روز کے بعد کسی نے آکر سہرندمین کہا کہ اُس
امیرزادے کو بادشاہ نے بہت تکلیف دی اور قیدخانے کو بھیج دیا یہ خبر
رفتہ رفتہ حضرت تک پہونچی فرمایا کہ یہ خبر محض بے اصل ہی وہ تو اپنے بادشاہ
سے لطف و عنایت دیکھے گا دو چار روز مین خبر آئی کہ جسوقت وہ امیرزادہ

حاضر دربار شاہی ہوا۔ بادشاہ ہنسا اور کچھ کلمات نصیحت آمیز کہکر خلعت دیا اور رخصت کیا۔

منقول ہی کہ ایک شاہزادے کو کسی جرم مین بادشاہ وقت نے قید کیا اور اُسکی قتل کی تجویز ہوئی بیچارے نے ہر طرح کی کوشش کی مگر کچھ نہ ہوا آخر فقرا کی طرف رجوع کیا اُسوقت حضرت مجدد آگرے مین اُسکی قسمت سے تشریف لائے حضرت کے اصحاب کے ساتھ اُس شاہزادے کی دوستی تھی شاہزادے نے اُن کے ذریعے سے حضرت کی خدمت مین بغرض برآمد کار درخواست کرائی اُنھون نے بہت ہی عجز وانکسار سے حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت ممدوح اُس رات کو متوجہ ہوئے دوسرے روز صبح کو ارشاد ہوا کہ تم اُسکو خوشخبری دیدو کہ تو نے قتل سے نجات پائی اور عنقریب قید سے بھی رہائی پائے گا حسب ارشاد اُنھون نے امیرزادے کو محبس خانے مین یہ خوشخبری پہونچائی مگر اُسکو غلبہ اضطراب سے اطمینان کلی نہوا اور اپنے معتمد کو ایک مجذوب کی خدمت مین بھیجا جو وہ مجذوب اُسوقت بہت مشہور و معروف تھا اُنھون نے کہا کہ تو اطمینان رکھ مین نے دیکھا ہی کہ ایک بزرگ نے خاندان نقشبندیہ مین سے آکر تجکو اس گرداب بلا سے نکالا ہی تھوڑے دن کے بعد وہ امیرزادہ رہا ہوا اور اپنے منصب پر پہونچا۔

منقول ہی کہ حضرت ممدوح کسی سفر مین ایک جا فروکش ہوئے اور اپنے
ہمراہیون سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہی کہ اس شہر مین آج ایک بلا نازل
ہوگی جسکا اثر تمام شہر پر ہوگا تم لوگ اس بات کو مشتہر کرو کہ جو شخص یہ دعاے ماثورہ
پڑھے گا وہ حفظ امان الٰہی مین رہے گا وہ دعا یہ ہی بسم اللہ الذی لا یضر مع
اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء اعوذ بکلمات اللہ التامات من
شر ما خلق تھوڑی دیر نہ گذری کہ شہر مین تمام مکانات جلنے لگے اور اس
شدت سے آگ لگی کہ اس سے زیادہ متصور نہین بہت مکانات جل گئے اور
اسباب و مال جل گیا مولانا عبد المومن لاہوری جو حضرت کے مخلصون مین سے
تھے اُنکا اسباب بھی جل گیا اور وہ افتان وخیزان حضرت تک پہونچے
حضرت نے فرمایا کہ تمنے دعاے ماثورہ نہین پڑھی عرض کیا کہ مجکو کسی نے
کہا ہی نہین۔ حضرت علیہ الرحمۃ اپنے پاس کے لوگون پر بہت خفا ہوئے
الحاصل سوا اُنکے جس جس نے وہ دعا پڑھی امن مین رہا۔
منقول ہی کہ شیخ مسعود جو حضرت کے چھوٹے بھائی تھے بقصد تجارت
قندھار کو تشریف لے گئے تھوڑے دن کے بعد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
نے کسی خادم خاص سے فرمایا کہ کچھ عجیب بات ہی کہ مین شیخ مسعود کیطرف
متوجہ ہوا تو اسکو روے زمین پر کہین نہ پایا جب زیادہ متوجہ ہوا تو اُسکی قبر
تازہ بنی ہوئی نظر آئی یہ سنکر سامعین کو حیرت ہوئی چند روز بعد جب رفیقان

شیخ مسعود علیہ الرحمت واپس آئے تو معلوم ہوا کہ وہ رحلت فرما چکے تھے۔ ہدیۂ مجددیہ

صاحب سفینۃ الاولیا فرماتے ہین کہ حضرت اُستاذی شیخ میرک بن شیخ فصیح الدین رحمۃ اللہ علیہ سے مین نے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ایک وقت سہرند جانے کا مجھے اتفاق ہوا وہان حضرت مجدد علیہ الرحمۃ سے ملاقات ہوئی مین نے دل مین کہا کہ اگر یہ صاحب کشف وکرامات ہین تو جو مین پوچھتا ہون اُسکا جواب بلا سوال دین گے اور تین باتین اپنے دل مین سوچ لین حضرت مجدد نے یکے بعد دیگرے ہر ایک کا جواب دیا جسکی صراحت سفینۃ الاولیا و ہدیۂ مجددیہ مین ہی۔

علامۂ زمان شیخ الاسلام ہندوستان مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی ابتدا مین حضرت مجدد کے مخالفون مین تھے ایک رات اُنھون نے خواب مین حضرت مجدد کو دیکھا کہ روبرو اُنکے قل اللہ ثم ذرھم یہ آیۂ کریمہ پڑھتے ہین معًا جذب شیخ و شوق الٰہی کا اُن کے دل مین جوش ہوا جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ قلب جاری ہی چند روز تصور شیخ کرتے رہے اور اپنے کو اویسی شیخ کہتے تھے پھر حاضر خدمت ہو کر بیعت کی اور اعلی مرتبے کو پہونچے۔

شیخ طاہر لاہوری جو حضرت خواجہ محمد سعید و خواجہ محمد معصوم صاحبزادگان مجدد علیہ الرحمۃ کے اُستاد تھے ایک روز حضرت مجدد نے فرمایا کہ مجکو

معلوم ہوا ہی کہ حاضرین مجلس سے ایک شخص کافر ہوگا اور اُسکی پیشانی
پر فقط ہوالکافر لکھا ہوا نظر آیا ہی یہ سنتے ہی سب کو پریشانی ہوئی اور مستفسر
حال ہوئے کہ وہ بے نصیب کون ہی جو اس بلا مین مبتلا ہوگا اُسکا نام
بتلائیے فرمایا کہ محمد طاہر ہی سب کو افسوس ہوا مگر اُن پر کسی سے نے ظاہر نہ کیا
چھ مہینے کے بعد محمد طاہر ایک کافرہ پر عاشق ہوئے اور کفر اختیار کیا۔
اپنے اُستاد کی یہ حالت دیکھکر خواجہ محمد سعید و محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما کو
بہت رنج ہوا ایک روز مجدد رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا کہ ان کے لیے
دعا فرمائیے کہ وہ پھر مشرف باسلام ہون فرمایا کہ جو ہونا تھا وہ ہوا لوح محفوظ مین
ایسا ہی لکھا ہوا تھا مگر صاحبزادگان عالیشان نے نمانا اور اُسی بات پر
اڑے رہے کہ دعا فرمائیے حضرت نے بلحاظ فرزندان خود دعا کی کہ الٰہی
حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ سے نے فرمایا
ہی کہ کسی کو قضاے مبرم مین رد و بدل کی قدرت نہین مگر مجھے پس جب تو نے
اپنے ایک دوست کو یہ مرتبہ عالی عطا فرمایا ہی تو مین بھی امید رکھتا ہون
کہ شیخ طاہر سے یہ بلاے ازلی دور کیجائے اُسی وقت دعا مقبول ہوئی
شیخ طاہر خواب غفلت سے بیدار ہو کر افتان و خیزان حاضر خدمت
شیخ سھرند ہوئے اور دوبارہ خلعت اسلام پہن کر چند روز مین مقامات
عالیہ پر پہونچے ہدیۂ مجددیہ۔ انوار احمدیہ۔

ایک شخص سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ تو ابراہیمی المشرب ہے اُس شخص نے دل مین خیال کیا ہر چند کہ فرمودۂ حضرت کافی ہی مگر مجکو بھی حضرت کی توجہ سے فی الجملہ علم ہوجاتا تو عنایت ہوتی اُسی شب کو اُسنے خواب مین دیکھا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام تشریف رکھتے ہین اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ بھی روبرو کھڑے ہین وہ اور ایک شخص اور جسکی نسبت بھی حضرت مجدد نے ولایت ابراہیمی کی بشارت دی تھی وہان حاضر ہی حضرت نے اُن دونون کا ہاتھ پکڑ کے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کے قدمون پر ڈالا صاحب واقعہ بیان کرتا ہی کہ اس واقعے کے بعد ہم دونون حاضر خدمت ہوئے حضرت ہم دونون کو دیکھکر مسکرائے اور فرمایا کہ جو ہم کہتے ہین اُسمین تردد کی گنجائش نہین۔ زبدۃ المقامات۔

صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ ایک شخص مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ دیکھ رہا تھا اُسمین اُسکی نادانستگی سے کہین اعتراض کا موقع ملا اُسنے غصے سے مکتوبات زمین پر دے مارا اور کہا کہ این چہ گفتہ است یہ کہکر اُسی حالت مین وہ سو گیا خواب مین دیکھا کہ ایک بزرگ غضبناک تشریف لائے اور کہا کہ تو بھی میری تحریر پر اعتراض کرنے کے لائق ہوا اچھا ٹھہر مین تجکو اسکا حال معلوم کراتا ہون پھر اسنے دیکھا کہ ایک باغ نہایت عمدہ ہی اور وہان سیدنا حضرت

علی کرم اللہ وجہہ تشریف فرما ہین اور خواب دیکھنے والا کہتا ہی کہ مین دور کھڑا ہون اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ حضرت شیر خدا کے پاس بیٹھے ہین اور آپسمین کچھ گفتگو ہوئی اسکے بعد حضرت شیر خدا نے راوی کو طلب فرمایا اور کہا کہ خبردار پھر ایسا نکرنا۔

صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ بحالت مرض ایک دفعہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو ضعف طاری ہوا آپ نے خادم سے کہا دس گیارہ دانے مویز لاؤ جب اُسنے پیش کیئے تو آپ مراقبے مین ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد ارشاد ہوا کہ عجیب امر ظہور پذیر ہوا کہ ان دانون نے اللہ تعالی سے مناجات کی کہ جو مجھے کھائے اسکو صحت ہوا ور اللہ تعالی نے انکی دعا قبول فرمائی یہ کہکر چند دانۂ مویز تناول فرمائے اور صحت پائی۔ اور چھوٹے صاحبزادے بھی سخت علیل تھے انکو بھی انھین دانۂ مویز سے شفا ہوئی اور بھی دو چار مریض اچھے ہوئے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ بہت افسوس فرماتے تھے کہ کاش زیادہ مویز ہوتے تو زیادہ لوگون کو نفع پہونچتا۔ رضی اللہ تعالی عنہ۔

منقول ہی کسی نے عرض کیا کہ مین حج کو جاتا ہون آپ نے فرمایا کہ مین نے تجھے عرفات مین کبھی دیکھا نہین الغرض برسون گذرے حج نصیب نہوا۔

منقول ہی کہ جان محمدؐ ایک تاجر تھا اُسکے ہاتھ حضرت مجدد علیہ الرحمہ
نے ایک جوز بھیجا کہ فلان جگہ چند درویش ہین اُن مین سے
فلان شخص کو جسکا حلیہ یہ ہی یہ جوز لیجا کر اور اپنے ہمراہ لیکر آ۔ الغرض
وہ گیا اور اُن بزرگ کو جنکا حلیہ حضرت نے بتلایا تھا اُنکو لایا حضرت
مجدد علیہ الرحمہ نے قہوہ طلب کیا اور فرمایا کہ اِن بزرگ کو دے جسوقت
وہ قہوے کا پیالہ لے گیا دیکھا کہ وہ بزرگ بشکل حضرت مجدد ہین۔ پھر
پلٹ کر دیکھا تو حضرت ہی کو دیکھا حیران رہگیا۔ حضرت مجدد نے فرمایا کہ
جان محمدؐ تو قطب تارے کو پہچانتا ہی عرض کیا کہ جی ہان فرمایا اسکو خوب
دیکھ۔ دیکھا تو اُس ستارے سے ایک بزرگ بہت تیزی کے ساتھ
نکل کر تشریف لائے حضرت نے فرمایا کہ دیکھ اور زیارت کر کہ حضرت
غوث الثقلین آپ ہی ہین۔ رضی اللہ تعالی عنہ۔
حضرت مجدد کے خوارق وکرامات کی تعداد سات سو سے زیادہ کتب تصوف
مین درج ہی یہان تھوڑے پر اکتفا کی گئی۔

معنی مجدد الف ثانی
و متعلق آن

ذات حضرت مجدد علیہ الرحمہ تمام کمالات ظاہری و باطنی اور شرائط

مجددیت سے مجلی و مزین تھی اور ملک بملک و قریہ بقریہ آپ کے فیض
و انوار سے بناے اسلام استحکام پذیر ہوئی۔ خلفاے حضرت ممدوح
عرب و عجم و شام و روم و حجاز و یمن و حبش و ہند و سندھ وغیرہ ممالک کے
فیضیاب ہوئے اور بہت سے مشائخان وقت ترک شیخت کر کے شرف
بیعت سے مشرف ہوئے اور تھوڑے دنون مین وہ انوار و برکات دیکھے
جو سالہا سال مین اہل ریاضت کو میسر نہین ہوتے۔ بعض کمالات و مقامات
کی جدت مخصوص حضرت مجدد کے حصے مین تھی جو اولیاے سابقین
پر منکشف نہین ہوئی چنانچہ خاتم المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب
دہلوی فرماتے ہین کہ ولایات در زمان قربت از زمان سعادت نشان
آنحضرت رائج و متداول شدند و صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ہلم جرا
الی زمان الجنید و اقرانہ ثم ہلم جرا الی زمان سادات القادریہ و الچشتیہ
طریق تحصیل آن مدون و مبوب و مفصل گردید بخلاف مقام خلت کہ درین عہود
متطاولہ اصلا کسی مذکور آن نکرد و نہ طریق آن راکسی بیان نمود تا
ہزار سال گذشت و طریق تحصیل آن مقام در پردۂ اختفا و احتجاب ماند
تا آنکہ حق سبحانہ تعالی حضرت مجدد را بر روے کار آورد و ایشان منشاے
ظہور این مقام کہ در جوہر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مودع
و مکنون بود گردانید و ہزاران طالبان را بطفیل ایشان سلوک این طریقہ

سیبر شد الحمد للہ۔ دوسرے مکتوب موسومہ حافظ صدر الدین حیدر آبادی
مین مولانا موصوف تحریر فرماتے ہین کہ ہرگاہ این معرفت پختہ شد
و رفتہ رفتہ در فہم کلمات عارفان طریقہ مردم کج فہم راہ الحاد پیمودند و
این معرفت غامضہ را وسیلۂ ابطال شرائع و تکلیفات نمودند و مذہب
شیخ محب اللہ آلہ آبادی کہ ظاہرش قدم در وادی الحاد میزند شیوع
تمام و رواج مالا کلام یافت عنایت خداوندی حضرت شیخ احمد سہرندی
را بر روی کار آورد علوم غریب برایشان القا نمود من قبیل تعدیل الحار
بالبارد و الرطب بالیابس تا ہیئت اعتدالیہ در اذہان مردم جا گیرد و
باطل ممزوج بحق ارتفاع و امضا پذیرد و ہمین ست مصداق معنی مجددیت
تم کلامہ بڑے بڑے علما جو اپنے وقت کے فرد تھے آپکی مجددیت
کے قائل ہوئے اور تقریر و تحریر مین مجدد الف ثانی کہا کرتے اور لکھا
کرتے تھے چنانچہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی اور مولانا جان محمد لاہوری
و مولانا عبد السلام دیوکی وغیرہ علماً مجددیت کے قائل ہین اور حضرت
ممدوح کے سلسلے مین عرفاے کامل عموماً ہند و سندھ و عرب و عجم مین
خصوصاً روم و شام و عراق مین فیض رسان روزگار ہین۔
ہدیۂ مجددیہ۔ صاحب سوانح عمری امام ربانی لکھتے ہین کہ خواجہ حسام الدین
خلیفۂ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ پڑھ رہے ہین اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی تعریف فرمارہے ہین اور فرماتے ہین کہ مین بہت خوش ہون کہ میری امت مین ایسا شخص پیدا ہوا جسنے تجدید دین کی۔
ایک مشائخ روم جسکا نام میر نصیر احمد تھا۔ روضۂ پاک شاہ لولاک کے پاس مراقب بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد ہوا کہ ہند مین ایک شخص کمل اولیا سے ہی اگر تو اپنی سعادت چاہے ہے تو اُنکی خدمت مین حاضر ہو۔ چنانچہ حسب الارشاد بمقام لاہور حاضر خدمت عالی ہوے۔ مقامات امام ربانی

مبشرات از عالم غیب وخصوصیات حضرت مجدد علیہ الرحمۃ

ایک روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو بحالت مراقبہ یہ ندائے غیب پہونچی کہ غَفَرْتُ لَکَ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ اور اسکے ظاہر کرنے پر مامور کیے گئے۔ ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے کچھ کھانا بغرض صدقہ پکوایا تھا اور اُسی کی تیاری مین یہ خیال آگیا کہ حق تعالی میرا صدقہ کیونکر قبول فرمائے گا کیونکہ وہ دربارۂ صدقہ فرماتا ہی کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اُسوقت غیب سے آواز آئی کہ اِنَّكَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو بشارت دیکھی یہ کہ جب

جنازے پر تو نماز پڑھیگا وہ مغفور ہی اور جس مقبرے مین حضرت ممدوح تشریف لیجاتے اور طلب مغفرت کرتے تو معاً وہ بخشدیے جاتے

برکات احمدیہ۔

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کمال اتباع سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس مرتبۂ عالی کو پہونچے کہ بشارت دیگئی کہ مدفن تو روضہ ایست از ریاض جنت۔ اس بشارت کو حضرت مخزن اسرار و علوم خواجہ محمد معصوم فرزند و جانشین حضرت مجدد علیہ الرحمہ مکتوب ہفتادم مین تحریر فرماتے ہین اور یہ بھی فرماتے ہین کہ اگر خاک روضۂ مجدد علیہ الرحمہ کی کسی قبر مین ڈال دین تو بہت بڑی امید بخشایش ہی۔ فلیکف من دفن فیہا[۱]۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت مجدد کو علم سموات سکھائے۔ اور حضرت خضر و الیاس علیہما السلام نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ سے ملکر کیفیت حقیقت حیات و ممات خود بیان کی۔ اور خضر علیہ السلام نے آپ کو تعلیم علم لدنی بھی کیا ہی۔ اور حضرت خاتم النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مجدد کو مجتہد علم کلام سے ملقب و مشرف کیا ہی ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ نیمخواب مین تھے دیکھا کہ کوئی شخص

[۱] اور یہ حضرت کو بشارت دیگئی کہ جس جنازے پر تو نماز پڑھے یا جس قبرستان مین تو فاتحہ پڑھے وہ تمام اموات مغفور ہین۔ ۱۲ منہ

بستر پر بیٹھا ہوا ہی جب بغور دیکھا تو سید اولین وآخرین تشریف رکھتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور فرماتے ہین کہ مین اسلیے آیا ہون کہ تمھین اجازت نامہ ایسا لکھدون کہ آجتک کسی کو مین نے نہین دیا یہ کہکر اجازت نامہ لکھنا شروع کیا اور پشت لکھا۔ دونون طرف دونون جہان کی نعمتون کے متعلق تحریر فرما کر مجدد صاحب کو دیا اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ قیامت مین تیری شفاعت سے ہزارون آدمی بخشے جاینگے صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ جس روز یہ مژدہ و بشارت رسول پاک سے حضرت مجدد کو پہونچے حضرت نے اسکے شکرانے مین کچھ کھانا پکوا کر تقسیم کیا اور اس بشارت کا اظہار کیا اسی روز میرے ایک دوست نے مجھسے کہا کہ جب حضرت مجدد کو ایسی بشارت دی گئی تو معاملہ عظمی مین ضرور کوئی نہ کوئی ارشاد وقوع مین آنا چاہیئے تھا جیسا کہ مہدی موعود علیہ الرضوان کے بارے مین ارشاد عالی ہوا مین نے کہا کیا عجب ہی جو حضرت سے اشارہ ہو چکا ہوا ور اُسکا علم ہمین نہو کیونکہ تمام احادیث پر ہمارا تمھارا عبور نہین ہی میرے دوست نے کہا کہ جمع الجوامع شیخ سیوطی میرے پاس ہی اور اُسمین سے بہت کم احادیث باہر گئی ہین۔ آؤ ہم تم ملکر دیکھین الحاصل ہم دونون نے درباب فضائل امت دیکھنا شروع کیا یکایک یہ حدیث

نکلی یَکُوْنُ فِی اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ یُدْخَلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ مین نے
اپنے دوست سے کہا کہ کیا عجب ہی جو اس حدیث سے اشارہ ہمارے
حضرت کی طرف ہو۔ اُسنے کہا کہ ہان احتمال تو ہی یہ کیفیت حضرت مجدد
علیہ الرحمہ سنے بھی سنی اور مُسکرائے۔

ایک روز بوقت نماز صبح حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ آپ کے
سینۂ پاک سے ایک بلاے عظیم نکلی اور چلی گئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ
اُسکا آشیانہ بھی نکال دیا گیا اُسکی وجہ سے جو کچھ ظلمت تھی اُسکا کچھ
اثر باقی رہا ور عجیب فرحت و نورانیت پیدا ہوئی اور معلوم ہوا کہ یہ
بلا جو سینے سے نکلی ایک خناس تھا جس سے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ
والسلام پناہ مانگنے پر مامور تھے۔

اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو بشارت دیگئی یہ کہ این علوم کہ تو گفتہ و تحریر
نمودہ ہمہ از ماست وگفتۂ ما خصوصًا علومی کہ دران نخوی تردد داشتہ اند

اور حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہین۔ کہ شریعت را دیدم کہ در محلۂ ما
فرود آمدہ چنانچہ کار روانے در سراے فرود آید۔

خاندان نقشبندیہ و مجددیہ مین جو لوگ تا قیام قیامت منجملہ ذکور واناث
داخل ہونے والے ہین اُن سب کا نام ونشان مع سکونت وشکل
وشمائل سب حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر ظاہر کیے گئے۔

اور یہ بھی حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر منکشف ہوا ہی کہ مثل آپ کے ظہور
امام مہدی آخر الزمان تک کوئی شخص باین کمالات معنوی و معاملات
باطنی پیدا نہوگا اور آپکی تصنیفات امام ممدوح کے ملاحظے مین آینگی
اور مقبول ہون گی۔ زبدۃ المقامات۔
جس روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ
نے خرقہ پہنایا اُسی وقت تمام بزرگان قادریہ شاہ کمال سے غوث پاک
تک موجود تھے۔ اثنا ے خرقہ پوشی مین حضرت مجدد کو خیال خواجگان
نقشبند آیا معاً خواجہ باقی سے خواجہ بزرگ تک تمام خواجگان نقشبند
تشریف لائے اور آپسمین بحث ہونے لگی حضرت مجدد علیہ الرحمت کو
ہر ایک اپنی طرف کھینچتا تھا غوث پاک فرماتے تھے کہ یہ ہمارا نظر کردہ ہی
خواجہ بزرگ فرماتے تھے کہ اسنے ہمارے خاندان مین تعلیم پائی ہی الغرض
ایک گروہ دوسرا آیا اور اُسنے آپسمین مصالحت کرائی۔

دیگر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین کبھی تہجد کے لیے از خود نہین
اُٹھا تا وقتیکہ مجکو غیب سے آواز اذان نہ آئی۔ چنانچہ ایکبار قبل اسکے
کہ میرے کان مین آواز اذان آئے مین اُٹھا پھر خیال آیا کہ مین کون ہون
جو اُٹھون اور نماز پڑھون یہ کہکر پھر سوگیا ایک لمحہ نگذرا کہ اذان و اقامت

کی آواز چارون طرف سے بلند ہوئی۔

دیگر

ہند مین جو مزاراتِ انبیاے کرام ہین حضرت پر ظاہر کیے گئے جن سے دو تین شخص مسلمان ہوے تھے۔ اور اسرار قرآنی بھی حضرت پر منکشف ہوئے چنانچہ صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ مین نے ایک روز حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ جو کچھ اسرار قرآنی حضرت مجدد الف ثانی سے آپ کو پہونچے ہین مین بھی اُسکے سننے کا مشتاق ہون فرمایا کہ ہان مین نے بھی حضرت سے کئی بار عرض کیا مگر کچھ ارشاد نہوا۔ ایک روز جب الحاح وزاری کمال کو پہونچی تو ایک حرف قاف کے اسرار بیان فرمائے اور تاکید بلیغ فرمائی کہ کسی پر ظاہر نکرنا۔ اسلیے مین اُسکو ظاہر نہین کرسکتا۔ زبدۃ المقامات۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو پروردگار عالم نے وہ قدرت و قوت عطا فرمائی تھی کہ جسکا حد و حصر نہین چنانچہ ایک مشرب سے دوسرے مشرب مین منتقل فرمادیتے تھے حضرت مخدوم زادہ بزرگ جو مولوی مشرب تھے اُنکو آپنے محمدی مشرب کردیا تھا اور حق تعالی نے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کو اسرار قلوب خمسہ کی نعمت سے بہرہ مند فرمایا ہی خصوصًا اُس مرتبۂ عظیم سے جو قلب خامس سے مشتق ہی اور وہ ایک مقام نادر ہی جو ہر ایک ولی اللہ اس راز سے وقف نہین

اسکی صراحت رسالۂ مبدأ و معاد مین خود حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہی۔ فمن شاء فلیرجع الیہ۔ اسکے سوا اسرار حقیقت قرآنی و حقیقت کعبۂ ربانی و حقیقت بیت المقدس بھی آپ پر منکشف کیئے گئے اور وہ احوال و اسرار جو سوائے آفاق و انفس کے ہین آپ پر ظاہر کیئے گئے اور یہ وہ عالی مقام ہی کہ جہان انفس بمرتبۂ آفاق معلوم ہوتا ہی۔

دیگر

حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی کہ میری نسبت میری تمام اولاد مین تا قیامت جاری رہیگی کسیکو حین حیات مین اُسکا ظہور ہوگا کسیکو بعد ممات مگر کوئی اس نسبت سے محروم نرہیگا۔ دُر المعارف۔

بعض حالات و عبادات ہر روزہ مع چند کلمات طیبات

آپ کا ایک مرید جسکو خدمت وضوء ما یتعلق بہا سپرد تھی اسکا بیان ہی کہ مجکو دن رات مین اسوقت فرصت ملتی تھی کہ جب چند ساعت آپ استراحت فرماتے تھے یعنی دن کو بعد غذا قیلولہ کیوقت اور چند ساعت بعد عشا باقی وقت تمام خدمت گذاری مین گذرتا ہی۔ اور اسیطرح سے اپنے مریدین و اصحاب کو تاکید فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ دنیا دار العمل ہی اور مزرع کشت کار امور

باطن اسمین غفلت نکرو اور وقت رائیگان نکرو۔

ابتدا مین آپ نماز تہجد وضحی ونماز فی زوال مین سورۂ یٰسین زیادہ پڑھتے تھے یہان تک کہ کبھی اسی مرتبہ تک نوبت پہونچتی تھی اور کبھی اس سے بھی زیادہ اور آخر مین قرآن مجید کا زیادہ شغل تھا تہجد کے بعد مراقب بیٹھتے تھے نماز صبح سے پہلے دو گھڑی بطریق سنت آرام فرما کر اوٹھ بیٹھتے تھے تاکہ تہجد بین النومین واقع ہو اسکے بعد نماز صبح مین مشغول ہوتے تھے۔ بعد نماز کے وظائف و اوراد مسنونہ پڑھکر حلقۂ اصحاب مین متوجہ و مراقب رہتے تھے پھر چار رکعت نماز اشراق بطول قراءت و دیگر وظائف مسنونہ معمولی سے فارغ ہو کر محل مین جاتے تھے اور عیال و اطفال کی خبر گیری سے مطمئن ہو کر باہر تشریف لاتے اور احوال باطنی طلبا سے پوچھتے اور نکات و اسرار بیان فرماتے تھے اور اتباع سنت و دوام ذکر و حضور و مراقبہ و بصفای حال کی تاکید فرماتے اسکے بعد تخلیے مین نماز ضحی پڑھکر کھانا تناول فرماتے اور کھانے وقت تمام حاضرین کو حصے تقسیم کرتے اگر اسوقت کوئی موجود نرہتا تو اسکا حصہ رکھوا دیتے تھے۔ دن رات مین ایک ہی آپکے کھانے کا وقت تھا اور وہ بھی تھوڑا سا کھاتے تھے اور بعد تناول طعام ادعیہ ماثورہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ افسوس گرسنگی مین مجھسے پوری اتباع

سرور دین و دنیا نہو سکی اور فرماتے تھے کہ کھانے سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہین جو عارف کو ملکیت سے بشریت کے نزدیک پہونچائے الحتصر رات دن ذکر خدا اور رسول و انواع عبادات و ہدایت مخلوق میں مشغول رہتے تھے اور تھوڑی سی استراحت فرماتے تھے اُس خواب کو عین بیداری سمجھنا چاہیے کیونکہ سحر کرشمۂ وصلش بخواب می دیدم زہی مراتب خوابی کہ بہ زبیداریست

بعض کلمات طیبات

عجیب است از بعضے درویشان خام ناتمام کہ کشف خود را اعتبار نمودہ بانکار و مخالفت این شریعت باہرہ اقدام می نمایند و حال آنکہ حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام بآن مرتبۂ علیا کہ بعد از پیغمبر ما اوست اگر زندہ می بود غیر از متابعت این شریعت نمی کرد این تہی دستان بے سر و برگ را چہ رسد

دیگر

ہر چہ با عطا کردہ اند بہ محض فضل و صرف کرم میدانم اما اگر مثلاً امر بہانہ کرم باشد آن متابعت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خواہد بود کہ مدارکار خود را بران می دانم ہر چہ با دادہ اند از را دادین اتباع

داده اند جزئیاً و کلیاً و هرچه نداده اند از ان نداده اندکه از ما در اتباع اتم نقصانی بحکم بشریت رفته باشد۔ (مبدأ و معاد)

دیگر

در اعتکاف ماه رمضان باصحاب خود فرموده اندکه هزار ریا لی به نیم متابعت نخریم صد گرفتاری را بحصول یک متابعت قبول داریم اما هزار تبتل و انقطاع را بے توسل متابعت قبول نداریم ؎

آن راکه درسرای نگاریست فارغست از باغ و بوستان و تماشای لاله زار

دیگر

امام من درین کار کلام اللہ است و پیر من درین امر قرآن مجید اگر ہدایت قرآن نمی بود راہی بجانب عبادت معبود بحق نمی کشود درین راه هر لطیف و الطف ندائے انا اللہ میزند و رونده راه را گرفتار پرستش خود می سازد اگر چہ نسبت خود را بصورت بیچونی وا می نماید اگر تشبیه است خود را بهیئت تنزیه جلوه گر می گرداند درینجا امکان بوجوب ممتزج ست و حدوث بقدم مختلط اگر باطل ست بصورت حق ہویداست و اگر ضلالت ست بصورت ہدایت پیداست بیچاره سالک حکم مسافر اعمی دارد که هر یکی هزار بی گویان رو می آرد حضرت حق سبحانه تعالی خود را بخالق السموات و الارض می ستاید و رب المشرق و المغرب میفرماید و در وقت عروج چون این صفات

را براٰیہ باطلہ متخیلہ عرض نمودہ شد بی اختیار را بانمودند و روبزوال آوردند
لاجرم لا احب الآفلین گویان رو از ہمہ تافت و قبلہ توجہ جز ذات واجب
الوجود نہ ساخت الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لو لا
ان ہدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔

دیگر

مستحب را مردم چہ دانستہ اند مستحب دوست داشتہ اوست سبحانہ تعالی
اگر دنیا و آخرت را بیک عملی کہ دوست داشتہ حق عز و جل باشد بدہد
ہیچ ندادہ باشد۔ زبدۃ المقامات۔

دیگر

اگر کلمہ لا الہ الا اللہ نمی بود راہی بجناب قدس خداوندی جل سلطانہ کہ می نمود
و نقاب از چہرہ توحید کہ می کشود و فتح ابواب کہ می فرمود کوہ کوہ صفات
بشریہ باستعمال کلمہ این لا کندہ می شود و عالم عالم تعلقات ببرکت تکرار
این نفی منتفی می گردد و نفی آن آلہ باطلہ را منتفی می سازد و اثبات آن
معبود حق را جل شانہ مثبت سالک مدارج امکانی را بمدا و قطع می نماید
و عارف بمعارج وجوبی ببرکت او ارتقا می فرماید اوست کہ از تجلیات صفات
می بر دو از تجلیات صفات بہ تجلیات ذات می رساند شعر

تا بجاروب لا نہ روبی راہ	نرسی در سرای الا اللہ

والسلام علی من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه وعلی اله
الصلوة والتسلیمات اتمها واکملها ابد الاٰبعاد

در فضائل آن می فرمایند که این کلمهٔ طیبه جامع کمالات ولایت و نبوت ست
مردم تعجب دارند که بیک گفتن این کلمه چگونه دخول جنت میسر شود
پیش هوس و مشهود این فقیر شده که اگر تمام عالم را بیک گفتن این کلمه
بخشند و به بهشت فرستند گنجایش دارد و اگر برکات این کلمه را قسمت کنند
تمام عالم همه ابد الآباد معمور و سیراب گردند۔
و نیز فرموده اند که حصول برکت و ظهور عظمت این کلمه باعتبار درجات
آنست هر چند گوینده عظیم تر برکت و عظمت آن بیشتر زبدة المقامات۔

دیگر

مردم هوس ریاضتها و مجاهدها می نمایند هیچ ریاضت و مجاهده برابر رعایت
آداب نماز نیست لاسیما نمازهای فرض و واجب و سنن ادائی نماز بنوعی که
فرموده اند بس مشکل ست لهذا حق تعالی جل شانه می فرماید اِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ
اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ۔

دیگر

وقتیکه سفری کردند در ایام مسنونه می کردند و مقید بساعات نجومیه نبودند
و می فرمودند که نحوست بعد از ولادت آن سرور عالم صلی الله علیه و آله وسلم

مرتفع شده تبائید این حدمت که الایام ایام الله والعباد عباد الله زبدة المقامات

دیگر

معرفت خدای عزوجل بران کس حرام ست که خودرا از کافر فرنگ بهتر داند

دیگر

الٰهی چیست اینکه اولیای خودرا کردی که باطن ایشان زلال خضرست هرکه قطره از ان چشید حیات ابدی یافت وظاهر ایشان هم قاتل ست هرکه بآن نگریست بموت ابدی گرفتار آمد ایشانند که باطن ایشان رحمت ست و ظاهر شان رحمت باطن بین ایشان از اشان ست وظاهر بین ایشان از بدکیشان بصورت جونما اند وبحقیقت گندم بخش بظاهر از عوام بشر اند و بباطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند و بمعنی بر فلاک جلیس ایشان از شقاوت رسته و انیس ایشان بسعادت پیوسته اُولٰئِکَ حِزْبُ اللهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَصَلَّی اللهُ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآله وسلم

دیگر

هرگز نه پرستیم خدای راکه در حیطهٔ شهود آید ومرئی گردد و معلوم شود و در وهم وخیال گنجد چه مشهود ومرئی و معلوم و موهوم و متخیل در رنگ شاهد ورائی و عالم وواهم و متخیل مصنوع و محدث ست ع آن لقمه که در دهان نگنجد طلبم

مقصود از سیر و سلوک خرق حجب ست حجب وجوبی باشد یا امکانی تا وصل عریانی میسر اید نہ آنکہ مطلوب را در قید آرند و صید نمایند شعر

عنقا شکار کس نشود دام باز چین
کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را

دیگر

ہرچہ در دیدہ دانش می آید متقید ست و از صرافت اطلاق تنزل و مطلوب آنست کہ از جمیع قیود منزہ و مبری باشد پس ماورای دیدہ و دانش او را باید جست این معاملہ ورای طور نظر عقل ست چہ عقل ماورای دیدہ و دانش را جستن محال می داند

راز درون پردہ ز رندان مست پرس
کین حال نیست صوفی عالی مقام را

حال وفات آن برگزیدۂ خالق الارض والسموات

غم و شادی کا ماتم ہوا چاہتا ہی
کہ رحلت کا ڈنکا بجا چاہتا ہی

راویان صدق بیان تحریر فرماتے ہین کہ ایک روز حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرمانے لگے کہ جو کمال کہ جسکا حصول نوع انسان مین ممکن تھا حق تعالی نے بطفیل سید انبیا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مجکو سرفراز فرمایا اس ارشاد سے عموماً حاضرین مجلس خصوصاً مخدوم زادگان عالیشان بہت پریشان

ہوئے کیونکہ یہ گفتگو بنجوائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا رحلت کی خبر دے رہی تھی مصرع
زمشک زلف تو بوی شب فراق آمد اسی زمانے مین حضرت مجدد علیہ الرحمہ
اجمیر شریف تشریف لیگئے اور روضۂ خواجہ بزرگ پر مراقب بنکے بیٹھے حضرت
خواجہ کی عنایت واشفاق بیغایت حضرت ایشان کو معلوم ہوئی بعد الفراغ
خادمان درگاہ حاضر ہوئے اور بعد دست بوسی غلاف مزار شریف ہدیۃً پیش
کیا اُسوقت کا دستور تھا کہ غلاف روضۂ خواجہ حاکم وقت کو دیا جاتا تھا
یا کسی شیخ کامل کو غرض جسوقت یہ تحفہ حضرت ایشان کو ملا خادم سے
آپ نے فرمایا کہ اسکو باحتیاط رکھ میرے کفن کے کام آئیگا۔ بعد واپسی سفر
اجمیر شریف آپ گوشہ نشین ہو گئے اور دن رات انواع عبادات مین
مشغول رہے ضعف و نقاہت بدرجہ غایت پیدا ہو گئے تھے اور بخار بھی
تھا ایک روز لباس وغیرہ سب فقرا کو تقسیم فرما دیا آپ کے پاس کوئی
لباس گرم نہ رہا سردی بخار نے پھر اپنا زور دکھلایا اُس حالت مرض مین
بھی کوئی نماز آپ کی قضا نہوئی ایک روز بوقت تہجد فرمانے لگے کہ آج
ہماری نماز تہجد آخری نماز ہے اور وصیت کرنے لگے اور سب سے زیادہ
اس بات کی تاکید فرماتے تھے کہ اتباع سنت کے پابند رہین اور بدعت
سے بچین دوام ذکر و مراقبے مین عمر بسر کرین بعدہ ذکر مین مشغول ہوئے

اور دو رکعت نماز کی نیت کرلی اور اسی ذکر و نماز مین واصل حق ہوئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ ابدیہ ۲۸ ۔ ماہ صفر ۱۰۳۴ سنہ ہجری روز سہ شنبہ یہ واقعہ ہوا بعد رحلت بوقت غسل تمام حاضرین نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ بطور نماز دست بستہ تھے اور مشغول عقد انامل اور مسکراہے تھے اُسوقت حاضرین سے اک شور وغل اُٹھا اور یہ کرامت اس مضمون کی مصداق ہوئی کہ

یاد داری کہ وقت آمدنت ہمہ خندان بوندو تو گریان

ہمچنان زی کہ وقت مردن تو ہمہ گریان شوندو تو خندان

الحاصل دونون ہاتھ جو بطور نماز بندھے ہوئے تھے غسل دینے والون نے کھولے پھر تھوڑی دیر بعد وہ بدستور ہوگئے دو چار مرتبہ جب ایسا ہوا تو حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ چھوڑ دو حضرت کی مرضی پر اب نہ ستاؤ غرض بعد تکفین حضرت مخدوم زادہ موصوف نے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کیا۔

مولانا بدرالدین سہرندی فرماتے ہین کہ بروز وصال آن قطب فی الکمال کنارہائے آسمان نہایت سرخ ہوگئے تھے اور بزرگون نے کہا ہی کہ سرخی آسمان گریہ آسمان ہی اور موت کاملین پر ایسا ہوا کرتا ہی۔

خواجہ معصوم علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین نے بعد رحلت حضرت کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ سوال منکر نکیر مین کیا حال رہا فرمایا کہ پروردگار عالم

نے مجھسے اجازت چاہی کہ اگر تو کہے تو دو فرشتے تیرے پاس آئین
عرض کیا کہ الٰہی تو میرا صاحب ہی اور مختار ہی مین چاہتا ہون کہ وہ میرے
تخلیے مین نہ آئین پس پروردگار عالم نے محض اپنے فضل و کرم سے
میرا معروضہ قبول فرمایا اور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مین نے
فشار کی کیفیت پوچھی تو فرمایا کہ ہوا مگر قلیل قلیل۔
خواجہ محمد سعید علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ بعد رحلت مین صبح کے وقت
بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت تشریف لائے اور میرے بستر پر بیٹھ گئے اور
مجکو اپنی گود مین لیا اُسوقت مجھپر ایسی ہیبت مستولی ہوئی کہ میرے تمام
بدن مین لرزہ پڑ گیا تھوڑی دیر کے بعد نظر سے غائب ہو گئے۔
شیخ نیر محمد جو ایک فاضل شخص تھے اُنکا بیان ہی کہ نماز ظہر مین مین نے
حضرت کو بچشم خود شریک جماعت دیکھا میرے اور حضرت کے درمیان مین
تھوڑی جا ے خالی تھی حضرت نے مجکو اپنی طرف کھینچ لیا ابتداے نماز سے
انتہا تک مین نے آپکو اپنے برابر کھڑے ہوئے دیکھا بعد سلام کے پھر نظر سے غائب ہو گئے

آمدی و آتشم برجان زدی　　زفتی و بر آتشم دامان زدی

ذکر حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ عروۃ الوثقی

صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ آپ کی پیدائش ۱۱ شوال ۱۰۰۷ ہجری

مین ہوئی آپ حضرت مجدد صاحب کے تیسرے صاحبزادے ہین
حضرت مجدد علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ مجکو اسکی پیدایش بہت مبارک ہوئی
کیونکہ بعد ولادت اس نونہال کے مین اپنے شیخ کی خدمت مین گیا اور
پایا جو کچھ پایا۔ اور ایک مکتوب مین آپ کے وصف مین ارشاد حضرت قطب الارشاد
ہیکہ وہی بالذات قابل این دولت ست۔ اور فرماتے ہین کہ تین برس کی
عمر سے یہ لڑکا کلمات توحید کہتا تھا اور حقیقت مین گفتگو کرتا تھا کہ من آسمانم
ومن زمینم و دیوار در حق ست ؎ چون زلیخا کز سپند و تا بعود
نام جملہ چیز یوسف کردہ بود خواجہ ممدوح نے سولہ برس کی
عمر مین بتوجہ والد ماجد خود تحصیل علم سے فراغت حاصل کرکے علم باطنی کی
طرف متوجہ ہوئے اور تھوڑے عرصے مین کمال کو پہونچے انھین دنون
مین خواجہ ممدوح نے خواب دیکھا کہ ایک نور مجھسے پیدا ہوا اور تمام عالم
کو منور کر دیا اور ذرّے ذرّے مین وہ نور سما گیا اس خواب کی تعبیر حضرت مجدد
علیہ الرحمہ نے یہ دی کہ تو قطب الوقت ہوگا اور یہ بات ہماری تو یاد رکھنا۔
ایک مکتوب مین حضرت مجدد علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہین۔ کہ خاطر ہمیشہ متوجہ
احوال شماست و خواہان کمال شما دیروز بعد از نماز بامداد مجلس سکوت
داشتیم ظاہر شد خلعتی کہ داشتم از من جدا شد و خلعت دیگر بمن متوجہ شد
کہ بجای آن خلعت نشیند بخاطر آمد کہ این خلعت زائلہ را بکسی خواہند داد

یانہ وآرزوی آن شد کہ آن را بفرزندم محمد معصوم بدہند بعد از لمحہ دید کہ بفرزندی مرحمت فرمودند وآن خلعت او را تمام پوشانیدند وآن خلعت زائلہ کنایت از معاملۂ قیومیت بود الخ۔

حسن معاملے مین لکھتے ہین کہ آپ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کھانا کھاتے تھے اور چار چار ہزار کا حلقہ ہوتا تھا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کھانا پکتا تھا۔

ایک بار آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی آپ نے ایک مرید سے کہا کہ تو میرے عوض پیشاب کر آوہ آپ کے عوض پیشاب کر آیا۔ منہ

حضرت ممدوح ایک روز مراقب تھے چند آزاد آئے اور کہنے لگے کیا پینک مین نشے ہو آپنے آنکھ اُٹھا کر دیکھا وہ سب ولی ہو گئے۔ منہ

ایک بار زیب النساء دختر اورنگ زیب عالمگیر نے جو آپ کی مرید تھی ایک شمعدان زبرجد کا نذر کیا چند روز کے بعد پھر اُسنے آکر جو دیکھا تو وہ شمعدان گرد آلود ایک کونے مین پڑا ہوا ہی بہت افسوس کیا اور عرض کیا کہ یہ زبرجد کا شمعدان ہی حضرت نے فرمایا ہوگا الغرض یہ بے پروائی دیکھکر اُسکے بالعوض ایک لاکھ روپے نذر کیے آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جا تیرا حشر خاتون جنت فاطمہ کے ساتھ ہوگا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ منہ

صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ دارا شکوہ خلف شاہجہان

ملا شاہ قادری کا مرید تھا اور اورنگ زیب عالمگیر کو حضرت عروۃ الوثقیٰ
سے شرف بیعت حاصل تھا۔ اُن دونون مین سخت عداوت تھی اسی
سبب سے داراشکوہ بزرگان سرہند سے کچھ کدورت رکھتا تھا جس وقت
حضرت ممدوح مدینہ منورہ مین پہونچے تو سنا کہ داراشکوہ شاہجہان کا
ولیعہد ہوا ہی اسلیے حضرت کو فکر ہوئی اور روضۂ پاک شاہ لولاک پر بغرض
رخصت حاضر ہوئے اور مراقب ہوکر عرض کیا کہ مجکو ہندوستان جانے
مین کیا ارشاد ہی کیونکہ میرے تمام وابستگان وہان ہین اور داراشکوہ کو
اس خاندان کے ساتھ عداوت ہی ایسا نہو کہ وہ تکلیف دے پس خواجہ نے
دیکھا کہ سرورِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام شمشیر بکف تشریف فرما ہوئے اور
فرمایا کہ جو تیرا دشمن ہی اُسکے لیے یہ شمشیر قہرالٰہی بس کرتی ہی۔ جب آپ
مراقبے سے فارغ ہوئے فرمایا کہ داراشکوہ مارا گیا اور ویسا ہی ظہور ہوا۔
محمد صدیق پشاوری کہتے ہین کہ مین پشاور سے بغرض شرف ملازمت
خواجہ بسواری اشتر روانہ سرہند ہوا اتفاقاً اشتر چمک کر دوڑا اور مین اس سے
علیحدہ ہوا مگر میرے پانٔون رکاب مین پھنس گئے اُسوقت مین سخت
پریشان ہوا اور اپنے شیخ کو یاد کیا یاد کے ساتھ ہی حضرت خواجہ بذات
خود تشریف لائے اور اشتر کو روک دیا اور میرا پانٔون جو رکاب مین پھنس گیا
تھا نکالا اور غائب ہوگئے۔

اسیطرح ایک روز لب دریا مین کپڑے دھو رہا تھا یکایک پانؤن پھسلا اور مین دریا مین گر پڑا۔ غوطہ کھانے لگا قریب تھا کہ مین ڈوب جاؤن حضرت کا خیال آیا معاً آپ تشریف لائے اور مجھے دریا سے نکال کر غائب ہو گئے اسیطرح ایک دن غلبۂ شکر سلطان الاذکار کے مین جنگل کیطرف نکل گیا اور ایسی جا۔ جا پہونچا کہ جہان انسان کا گذر نہ تھا جب ہوش آیا تو مین متوحش ہوا جسطرف دیکھتا تھا حضرت کی صورت نظر آتی تھی۔ منہ

نقل ہی کہ ایک شخص جو حضرت کا ہم صحبت تھا اوس پر ایک حسین عورت عاشق ہوئی ایک روز دونون تنہا تھے شہوت نفسانی کا غلبہ جانبین سے ہوا قریب تھا کہ مرتکب عصیان ہون خواجہ صاحب دروازے سے آتے ہوئے نظر آئے اور دونون نے دیکھا خواجہ نے فرمایا خبردار ایسا کام نہ کرنا اس کرامت کے رعب سے عورت بیہوش ہو گئی اور وہ بھاگ گیا۔ منہ

ملا حسن کاہلی فرماتے ہین کہ حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمہ معتکف تھے اور مین خدمت شریف مین گیا اوسوقت آپ آرام فرما رہے تھے اور بدن پر چادر پڑی ہوئی تھی مین نے اپنے جی مین کہا کہ بزرگونکو ایسا خواب غفلت مین ہنا زیبا نہین اس خطرے کے ساتھ ہی آپ بیدار ہو گئے اور فرمایا کہ ؎

سحر کرشمۂ وصلش بخواب می دیدم   زہی مراتب خوابی کہ بہ ز بیداریست

وہ کہتے ہین کہ مین اس جواب سے نہایت منفعل ہوا اور عفو قصور کا خواستگار رہوا۔

میر عسکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ مین ایک شخص کا لڑکا مرگیا اُسکے والدین رونے پیٹنے لگے اور غایت پریشانی سے حضرت خواجہ کے دامنگیر ہوئے کہ آپ توجہ فرمائیے تاکہ یہ زندہ ہوجاے آپ اُس مردے کے سرہانے بیٹھ گئے اور متوجہ ہوئے تھوڑی دیر مین اُسمین حرکت پیدا ہوئی اور پھر بالکل اچھا ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

ملا پائندہ نام آپ کا ایک مرید تھا کسی شیعہ سے کچھ تکرار بحث ہوئی کیونکہ وہ صحاب کبار کی شان مین الفاظ ناشائستہ کہہ رہا تھا آخر کار اُسکو غصہ آیا اور اُسنے اُس شیعہ کو مار ڈالا اُسکے عزیز واقارب نے نالش کی اور وہ گرفتار ہوا۔ حاکم نے کہا کہ تم اسکے گواہ پیش کرو کہ اسنے فلان کے روبرو صحاب کو بُرا کہا تھا اب یہ مجبور ہوا کیونکہ اُسوقت کا کوئی گواہ نہ تھا سخت پریشان ہوا اور اپنے شیخ کو یاد کیا معًا آپ تشریف لائے اور برسر اجلاس حاکم سے یہ کہا کہ ملا پائندہ سچ کہتا ہی اور اُسکا ثبوت یہ ہی کہ متوفی کی قبر کھولی جاے اور دیکھا جاے کہ اُسکا مُنہ قبلہ کیطرف ہی یا اُسکی پشت قبلہ کیطرف ہی اگر اُسکی پشت قبلہ کیطرف ہی تو بیشک اُسنے اصحاب کبار کی شان مین بے ادبی کی ہی اور ملا پائندہ سچا ہی حاکم نے ویسا ہی کیا دیکھا کہ مردے کا مُنہ قبلہ سے پھرا ہوا ہی اور پشت قبلہ کیطرف ہی پس حاکم نے بڑی تعظیم کی اور اُنکو رہا کیا۔

نقل ہے کہ ایک شخص جو حضرت کے مرید کا پڑوسی تھا جہاز مین مع
مال و اسباب سوار ہوا اور جہاز تباہی مین آیا قریب تھا کہ جہاز غرق ہو
اُسنے نیت کی کہ اگر میرا جہاز اس ہلکے سے بچیگا تو مین حضرت خواجہ
کو ہزار روپیہ نذر کرون گا اس نیت کے ساتھ ہی وہ جہاز تباہی سے
نکلا اور وہ شخص مع مال صحیح سالم گھر کو پہونچا اور حضرت کی خدمت مین
پانسو روپیہ لیکر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ تونے ہزار روپی کا وعدہ کیا تھا اب
پانسو دیتا ہی وہ شخص نہایت شرمندہ ہوا اور پانسو روپی نذر کیئے۔ خزینۃ الاصفیا

حضرت خواجہ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ لقب شرف الدین و حجۃ اللہ
اور کنیت ابوالقاسم ہی آپ کی ولادت (۲۷) رمضان یوم جمعہ ۱۰۳۴ھ ہجری
مین واقع ہوئی اور (۲۹) محرم ۱۱۱۴ھ ہجری کو وفات پائی حضرت مجدد رضی اللہ
عنہ حضرت ایشان سے فرماتے تھے کہ یہ فرزند تمھارا کمالات قرب الٰہی
مین میرے برابر ہوگا حضرت خازن الرحمہ فرماتے تھے کہ یہ فرزند ظاہر و
باطن مین مثل اپنے باپ دادا کے باکمال ہوگا قبل بلوغ کے تحصیل علوم
ظاہر سے اپنے والد ماجد کی خدمت مین فراغت پائی اور اسرار فقہ
و حدیث مین پایہ اجتہاد رکھتے تھے خصوصًا تفسیر مین معانی عجیب و غریب

فرماتے تھے سلوک باطن اپنے والد ماجد سے آخر تک حاصل کیا آپ کے
والد ماجد فرماتے تھے کہ جب وہ میرے پاس آتے ہین دل بے اختیار
اونکی تعظیم چاہتا ہی ایک بار اپنے والد ماجد کو آپ نے لکھا کہ درین روز ہا
بالہامات غریبہ وخطابات عجیبہ سرفرازمی نمایند انت من اولیائی وانت
من عبادی الصالحین وانت من الذین لاخوف علیھم ولاھم
یحزنون روزی می بیند کہ وصول این احقر بآنجناب مقدس بے توسط
احدیست درین میان صورت مبارک حضرت شما ظاہر شد وخود را وآنحضرت
را متحد ویکی یافت وہمان وقت نزول بی کیف باخیر وبرکت ظاہر شد
امیدوار تصدیق ست حضرت ایشان نے جواب مین لکھا رقعہ شریفہ خوشوقت
ساخت ترقیات شما بجائے رسید کہ شرکت در معاملات بہم رسید ومکاشفات
شمارا چہ احتیاج تصدیق ست ہمہ تصدیق در تصدیق ست ایک بار آپ
کے بعض حقائق اور معارف کے جواب مین حضرت ایشان نے تحریر فرمایا
این معارف کہ شما می گوئید اسرار مقطعات قرآنی ست کہ پروردگار بفضل
خود بر شما ظاہر ساخت واین اسرار خاصۂ حضرت مجدد الف ثانی ست کہ شمارا
نیز بران آگاہ ساختند حضرت ایشان نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمکو خلعت مرصع وتاج مکلل سے سرفراز فرمایا وہ خلعت قطبیت ارشاد و
منصب قیومیت کا تمکو مبارک ہو۔ آپ زیارت حرمین شریفین سے مشرف

ہوئے وہان کے لوگ بھی مثل مردم ہندوستان کے آپ سے کے فیوض سے منتفع ہوئے از **مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ**۔

ذکر قبلۂ عالم حضرت محمد زبیر علیہ الرحمہ

ولادت آپکی روز دوشنبہ پنجم ذیقعدہ ۱۰۹۳؁ ہجری مین ہوئی لقب شمس الدین اور کنیت ابو البرکات ہی حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ جو آپ کے جد امجد ہین تعلیم و تربیت ظاہری و باطنی اونھین سے آپ نے پائی ہی آپکا نسب نامہ یہ ہی حضرت شیخ محمد زبیر بن حضرت شیخ عبدالعلی بن حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی بن حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم بن امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین **صاحب دُرالمعارف** لکھتے ہین کہ آپ صلوٰۃ الاوابین مین دس پارے قرآن مجید کے پڑھتے تھے اسکے بعد مردون کا حلقہ ہوتا تھا اور آپ توجہ دیتے تھے پھر دولتخانے مین تشریف لیجاکر عورتون کا حلقہ کرتے تھے اور آدھی رات کو چند گھڑی آرام فرماکر تہجد کے لئے اوٹھ بیٹھتے تھے اور تہجد کی نماز مین چالیس یا ساٹھ مرتبہ سورہ یٰسین پڑھتے تھے بعد ازان چاشت تک مراقب رہتے تھے پھر مردون کا حلقہ ہوتا تھا اور آپ توجہ دیتے تھے پھر تھوڑی دیر قیلولہ فرماکر بقرأت طویل نماز فئی الزوال پڑھتے تھے پھر ختم خواجگان پڑھکر نماز ظہر ادا کرتے تھے بعد ازان تلاوت قرآن مجید

کر کے کھانا تناول فرماتے رات دن مین یہی وقت آپ کے کھانے کا تھا بعد عصر کے مشکوۃ یا مکتوبات امام ربانی کا درس فرماتے تھے غرضکہ تمام دن توجہ دیتے اور ہدایت خلق مین مصروف رہتے تھے جب مکان سے مسجد مین تشریف لاتے تھے تو امرا اپنے دوشالے اور پگڑیان مکان سے مسجد تک بچھا دیتے تھے تاکہ قدم مبارک زمین پر نہ پڑے اور اگر کسی مریض کی عیادت یا دعوت مین جانے کے لیے سوار ہوتے تو بادشاہون کیطرح سواری جاتی تھی ایک روز دہلی کی جامع مسجد کے نیچے سے آپ کی سواری نکلی حضرت شاہ گلشن علیہ الرحمہ نے دیکھا کہ ایک شخص پالکی مین سوار ہی اور بہت سی پالکیان اُسکے پیچھے چلی جاتی ہین اور مجمع کثیر اُن پالکیون کے ہمراہ ہی اور انوار الہی اسطرح محیط ہی کہ پالکی سے لیکر آسمان تک نور درخشان کا ایک ستون معلوم ہوتا ہی اور تمام در و دیوار نور سے منور ہین حضرت شاہ گلشن علیہ الرحمہ نے اپنے سر سے پرانی کملی اُتار کر ڈال دی اور اپنے مریدون سے کہا کہ اسکو جلا دو اُنھون نے اُسکا سبب پوچھا فرمایا کہ اس امیر کی سواری پر ایک ایسا نور ہی کہ مین نے کبھی اپنی کملی مین نہین دیکھا باوجودیکہ اس کملی مین تیس برس تک ریاضت کی ہی کسی نے عرض کیا کہ یہ سواری حضرت محمد زبیر علیہ الرحمہ کی ہی آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ ہمارے ہی پیر زادے ہین ہماری آبرو باقی رہی اور اپنے مریدون کو حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مین بھیجا

اور فرمایا کہ جس جا حضرت تشریف رکھتے ہون ہمکو مرید کرنا جائز نہین انتہی۔
ارشاد رحمانی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت قبلہ فرماتے تھے کہ حضرت قبلۂ عالم بعد ظہر کے دو رکعت نفل مین ہر روز قرآن مجید ختم کرتے تھے اسکے بعد کھانا کھاتے تھے اور حقہ پیتے تھے پھر وضو کرکے نماز عصر پڑھتے تھے۔
صاحب خزینۃ الاصفیا لکھتے ہین کہ خواجۂ ممدوح تمام دن مین چوبیس ہزار نفی اثبات اور پندرہ ہزار اسم ذات بحبس دم پڑھتے تھے اور بعد صلوۃ اوابین کے دس ہزار بار نفی اثبات پڑھ کر مریدون کو توجہ دیتے تھے۔
حسن معاملہ مین لکھتے ہین کہ حضرت قبلۂ عالم حقہ پیتے تھے بجاے پانی کے عرق کیوڑا ڈالا جاتا تھا اور تنبا کو مین بجاے گڑ کے مصری ڈالی جاتی تھی۔
صاحب دُر المعارف تحریر فرماتے ہین کہ حضرت قبلۂ عالم مُنھ مین مصری رکھتے تھے بات چیت بہت کم کرتے تھے اسلیے کہ انسان پر بیشتر آفات اسکی وجہ سے ہوتے ہین اور خموشی سے اکثر بلیات دور ہوتی ہین۔
عالم طفلی مین انوار ولایت جبین مبارک سے درخشان تھے اس عمر مین بڑا استغراق تھا تحصیل سبق مین اکثر غیبت ہو جاتی تھی حافظ کلام اللہ و عالم کثیر العبادت صاحب مقامات و مصدر کرامات تھے کمالات باطنی مین ختم المشائخ اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ہوئے اپنے وقت کے قطب ارشاد و مرجع خلق و عباد تھے استقامت و عبادت و اتباع سنت جو آپ سے ظاہر ہوا فوق طاقت بشری کے تھا۔ ایک طالب نے

عرض کیا کہ تمام نسبت احمدیہ ایک توجہ مین عنایت فرمائے فرمایا کہ معمول نہین اور تحمل کا اوسکے حوصلہ نہین اسنے الحاح کیا آپ نے توجہ مین القا فرمایا وہ تاب نہ لایا اور انتقال کر گیا ایک بار کسی شاعر نے چاہا کہ اشعار اپنے عرض کیجے فرمایا ان چیزون کے سننے کی فرصت نہین۔

ایک بیمار آپ کے اصحاب مین سے حالت نزع مین تھا و عیال کثیر و اولاد صغار رکھتا تھا آپ کو اون پر شفقت آئی اوسکو اپنے ضمن مین لے لیا اور شفا پائی سالہا سال زندہ رہا آپ کے وصال کے دن وہ بھی انتقال کر گیا۔ وفات آپکی روز چہار شنبہ چہارم ذیقعدہ بعمر اونسٹھ سال واقع ہوئی مدت ارشاد سی و ہشت سال ہی خلفا آپ کے اولاد امجاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے اور اونکے علاوہ دوست ہین دہلی مین وصال ہوا آپکا جنازہ سہرند کو لیگئے جسوقت آپکا جنازہ دہلی سے سہرند کیطرف لیچلے راستے مین چند سوار آپ کے جنازے کے آگے آگے باادب تمام ہمراہ تھے لوگون نے اونسے پوچھا تم کون ہو کہان سے آئے ہو اونھون نے کچھ جواب ندیا جب لوگون نے بہت تنگ کیا تو غائب ہوگئے معلوم ہوا کہ ملائکہ تھے از مناقب احمدیہ مقامات سعیدیہ۔

ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہ

اسرار محبت مین لکھتے ہین کہ آپ تاجر کشمیر تھے ایک ایک لاکھ کا آپ کا

خیمہ تھا طلب خدا مین حضرت قبلۂ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور تمام
مال واسباب راہ خدا مین لٹا دیا اور کمال وتکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی۔
مشہور ہی کہ خواجۂ موصوف حضرت خواجۂ نقشبند علیہ الرحمہ کی اولاد مین
سے تھے۔ ہدیۂ احمدیہ۔

بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ سے بہت اعتقاد تھا چاہا کہ آپ کی کچھ خدمت
کرے مگر آپ نے قبول نہ کیا آخرکار جب بہت مصر ہوا تو حضرت نے
سات روپیہ ماہوار قبول کیے اور کہا کہ اتنا گذر کو کافی ہی۔ آپ بڑے سخی
تھے لوگون کو قرض لیکر دیا کرتے تھے جب یہ کیفیت شاہ دہلی کو معلوم
ہوئی تو اُسنے حکم دیا کہ کوئی حضرت سے قرضہ نہ مانگے سب اپنے پاس سے
دے دیا کرتا تھا۔ حسن معاملہ۔

محمود خان قندھاری رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے متقی تھے ابتدا مین اُنکو رجولیت
نہ تھی مگر نکاح ہو گیا تھا اور اُنکے علاج سے اطبا عاجز آگئے تھے اُنکے
چچا عبدالرحمن خان صاحب علاج کے لیے بریلی کو لیگئے تھے اثنای
راہ مین حضرت خواجہ کی نظر اُن پر پڑی فرمایا کہ محمود ادھر آ حجرے مین میرا
پاجامہ رکھا ہی اُسکو پہن لے اسکو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہین محمود خان
نے معاً تعمیل حکم کی فوراً آثار رجولیت معلوم ہوئے اپنے گھر آئے
اور چند روز تک رہے بعد ادائے حاجت خدمت خواجہ مین حاضر ہوئے

چھ مہینے مین ولایت حاصل ہوگئی۔ حسن معاملہ۔

حضرت شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ حضرت خواجہ ضیاء اللہ علیہ الرحمۃ کی تعریف مین فرماتے ہین کہ اگر کوئی شخص نسبت مجددی مجسم دیکھنا چاہیے تو خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہ اور یہ بھی فرماتے ہین کہ خواجہ ممدوح پچھلی رات کو اٹھکر گریہ وزاری کرتے تھے اور لوگون کو بھی بیدار کرتے اور کہتے تھے کہ نہایت افسوس ہی کہ تم محبت خدا کا دم مارتے ہو تمہارا دوست جاگتا ہی اور تمہاری طرف متوجہ ہی اور تم سوتے ہو اور اُس سے غافل ہو دعوی محبت مین تم بالکل جھوٹے ہو ورنہ عاشقون کا تو یہ حال ہی کہ رباعی

مجنون بخیال زلف لیلی در دشت — در دشت بجستجوی لیلی می گشت

می گشت بدشت و بر زبانش لیلی — لیلی می گفت تا زبانش می گشت

تم کلامہ العالی دُر المعارف۔ تاریخ وفات ۱۴ ربیع الاول ہی مزار شریف سہرند مین ہی۔

ذکر امام الطریقہ محبوب خلاق حضرت شاہ محمد آفاق قدس سرہ

آپ بجمیع صفات موصوف و بجمیع کمالات مشہور و معروف تھے علم صوری و معنوی سے بہرہ ور نور حقائق و معارف سے منور تھے آپ کا نسب ... علیہ الرحمۃ تک بایں سلسلہ پہونچتا ہی۔

حضرت شاہ محمد آفاق بن احسان اللہ خان بن شیخ محمد اظہر المخاطب بہ نواب اظہر الدین خان بن حضرت شیخ محمد نقی بن حضرت شیخ عبد الاحد وسیل اللہ الصمد المعروف بشاہ گل اور المتخلص بہ وحدت بن حضرت خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپ کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت و فیض صحبت حاصل تھا۔ صاحب ہدیۂ احمدیہ کتاب سیر المرشدین سے نقل کرتے ہین کہ حضرت[1] شاہ غلام علی صاحب قدس سرہ نے آپ کی تعریف مین یہ عبارت اُس کتاب کے حاشیہ پر لکھی ہی۔ کہ حضرت شاہ محمدؐ آفاق سلمہ اللہ تعالیٰ از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفای حضرت زبیر اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نسبت این خاندان کسب نمودہ بسر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادہ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی کلامہ الشریف۔ صاحب انساب الطاہرین لکھتے ہین کہ ایشان شیخ وقت خود بودند و مریدان بسیار داشتند و زمان شاہ پادشاہ کابل بسیار معتقد ایشان بود۔ ہدیۂ احمدیہ۔

---

[1] آپ حضرت قیوم زمان مظہر جان جانان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم ہین آپ کے حالات اوصاف وکمالات سے کتاب درم المعارف بھری ہوئی ہی حضرت مولانا مرشدنا شاہ فضل رحمن صاحب قدس سرہ فرماتے ہین کہ جسوقت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ کا وصال ہوا بعد دفن کے نکیرین آئے آپ نے اُنکا ہاتھ پکڑکے فرمایا کہ ایک توجہ تو لیتے جاؤ اور توجہ دی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائین دیتے ہوئے چلے گئے ۱۲ رسالۂ حسن معاملہ۔

حضرت مخدومی مولائی احمد میان صاحب قبلہ صاحبزادہ وجانشین حضرت
مولانا مرشدنا قدس سرہ فرماتے ہین کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
ایک مرید تھے جنکی طبیعت مین مذاق بہت تھا وہ کہتے تھے کہ مین قبر مین
بھی نکیرین سے مذاق کرونگا جب اُنکا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور
حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ وغیرہم اُنکے مزار کے گرداگرد مراقب ہوئے
الغرض منکر ونکیر آئے اُنھون نے اُنکا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتے ہین آسمان پر سے آئے ہین کہا آسمان یہان
سے کتنی دور ہے اُنھون نے کہا کہ پانسو برس کی راہ ہے فرمایا کہ پھر مجھسے
کیا پوچھتے ہو اُنھون نے سوال معمولی کیا فرمایا کہ تمکو شرم نہین آتی تم
پانسو برس کی راہ طے کر کے آئے اور خدا کو نہ بھولے مین ایک گز زمین
طے کر کے آیا اور خدا کو بھول گیا یہ سنتے ہی وہ چلے گئے رسالہ حسن معاملہ
جنکے مرید کا یہ زور شور ہے تو اُسکے شیخ کے فضائل وکمالات کا کیا
ٹھکانا ہے۔

صاحب ارشاد رحمانی تحریر فرماتے ہین کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ
ہر روز دس ہزار بار درود شریف اور پچاس ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ اور پانچون
وقت صلوٰۃ وتسبیح پڑھتے تھے اور نماز تہجد مین دس پارہ قرآن مجید

لہ حضرت شاہ آفاق صاحب مراد ہین رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

پڑھنے کا معمول تھا۔

بعض ملفوظات وکشف کرامات

اعلیٰ حضرت نے حضرت مظہر جان جانان شہید سے فرمایا کہ آپ اپنے مریدون کو کھڑا رکھتے ہین یہ خلاف سنت ہی مرزا صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادے مین اُنکا نفس توڑتا ہون آپ نے فرمایا کہ آخر ترک سنت تو ہی اس جواب سے مرزا صاحب بہت خوش ہوے۔ حسن معاملہ۔ فرماتے ہین کہ ہم تمام عزیز واقارب وآشنا کو چاہتے ہین کہ کچھ ہو جاین مگر کوئی نہین ہوتا جسکو اللہ چاہتا ہی وہی ہوتا ہی۔ اسرار محبت۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہین کہ قدما ایک لطیفۂ قلب طی کرتے تھے مگر بوجہ خلوص واتباع سنت عالی مقام تک پہونچتے تھے۔ منہ۔

فرماتے ہین کہ ایک توجہ مین سب مقامات طی ہو سکتے ہین مگر مرید مین استعداد ہونا چاہیے۔ منہ

اعلیٰ حضرت سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے مگر کسر نفسی سے فرماتے ہین کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہو جاتی ہی تو عرش سے ایسا فیض آتا ہی کہ ہم تر بتر ہو جاتے ہین۔ منہ

بعض مریدون نے اعلیٰ حضرت سے عرض کیا کہ جو عنایت و مہربانی آپکی

شاہ فضل رحمان صاحب پر ہے مریدان قدیم پر نہین ہی اسکی کیا وجہ ہی فرمایا
کہ انکو مین چاہتا ہون کہ کچھ ہو جاؤ اور انکو خود اللہ چاہتا ہی۔ منہ۔
حضرت قبلہ قدس سرہ فرماتے ہین کہ دہلی مین ایک دفعہ میرے پاس
پانچ روپئے تھے مجکو فکر ہوئی کہ یہ روپیہ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس بھیجدون
اعلی حضرت نے مجھسے پوچھا کہ تمھین کیا فکر ہی مین نے حقیقت حال عرض کی
فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدینگے تھوڑے دنون کے بعد اعلی حضرت نے فرمایا
کہ وہ روپئے تمھارے پہونچ گئے۔ حضرت قبلہ فرماتے ہین کہ یہ تو ہم پہلے ہی
سمجھ چکے تھے بعد ازان حضرت قبلہ جب والدہ کے یہان تشریف لیگئے
تو معلوم ہوا کہ اُسی شب کو خود اعلی حضرت نے دروازے پر پکار کر وہ روپئے
پردے سے دیدیے اور آپ کی والدہ سے کہا کہ تمھارے بیٹے خیریت
سے ہین۔ اسرار محبت۔
آپ کا ایک مرید پٹھان لڑائی مین گھر گیا اور ایک نے اُسکے بھالا مارا
اُسنے دیکھا کہ اعلی حضرت سامنے آگئے اور وہ بالکل بچ گیا یہان حضرت
نے اپنے خادمون سے کہا کہ اِدھر آؤ دیکھو ہماری پیٹھ مین کیا ہو گیا
دیکھا تو زخم تھا کپڑا پھاڑ کر بھر دیا گیا حضرت نے اُسکی وجہ بیان نہین کی
جب وہ پٹھان آیا تو اُسکی زبانی یہ کیفیت معلوم ہوئی۔ ارشاد رحمانی۔
ایک غریب نے آکر عرض کیا کہ میرے پاس دو پیسے ہین اور گھر مین

کھانے والے بہت ہین کیا کرون اعلی حضرت نے فرمایا کہ اچھا ان پیسون کا
رانگا لے آؤ وہ لے تا ل سے لے آیا فرمایا کہ یہ بوٹی کہتی ہی کہ مجھ سے چاندی بنتی
ہی بنا کر دیکھو اُسنے بنائی بنگئی اُسنے اچھی طرح سے بچون کو کھلایا۔ منہ
آپ حقہ پیتے تھے اُسوقت جو لوگ نشتے بیٹھے ہوتے تھے اور جس جسکو دھوان
پہونچتا تھا وہ لوٹ پوٹ ہو جاتا تھا۔ مولوی رفیع الدین صاحب حقہ
چھڑانے کے لیے اعلی حضرت کے پاس گئے اُسوقت اعلی حضرت استغراق
مین تھے حسب عادت بعد انفراغ حقہ طلب کیا اور ایک دو گھونٹ پیکر
اُسکا دھوان نکالا تو مولوی صاحب مذکور بیہوش ہو گئے جب ہوش آیا
تو قدمبوس ہوئے اور مرید ہوئے۔ **فضل رحمانی**۔

ایک سائل اعلی حضرت کے پاس آیا اور ایک روپیہ طلب کیا اُسوقت
آپ کے پاس کچھ نہ تھا میر جیون جو آپ کے مرید تھے اُنھون نے
کہا کہ حضرت روپیہ تو نہین ہی ایک پیسہ ہی آپ نے لیا اور مٹھی مین بند
کر کے اُس سائل کو دیا اُسکے ہاتھ مین وہ پیسہ روپیہ ہو گیا۔

دیگر

حافظ اشرف صاحب کو آپ نے اپنی ٹوپی دی وہ بہت بڑے شاعر ہوئے۔

دیگر

شاہ عبد القدیر صاحب علیہ الرحمۃ جو آپ کے خلیفہ تھے بعد انتقال کے

اعلی حضرت نے اُنسے باتین کین اور وہ قبر سے جواب دیتے تھے۔

دیگر

سفر کابل مین لوگون نے کہا کہ حضرت روٹی پکانے کو آگ نہین ہی آپ نے اپنی پشت کھول دی اور کہا کہ پکالو آپ کی پیٹھ پر روٹیان پک گئین۔

دیگر

توجہ کیوقت ایک کسبی گانے بجانے والی آگئی اُسپر جو توجہ کا اثر پڑا وہ سب کچھ چھوڑکے تائب ہوگئی اور مجذوبہ بنگئی بغل مین بوریا ہاتھ مین تسبیح لیکر دہلی مین پھرا کرتی تھی۔

دیگر

اثنائے سفر کابل مین ایک دریا واقع ہوا جو سردی سے اُسکا پانی جما ہوا تھا اُسپر سے آدمی اور جانور چلتے پھرتے تھے جسوقت آپ وہان پہونچے نماز کا وقت تھا آپنے فرمایا کہ اے دریا مین وضو کرتا ہون وہ برف پانی ہوگیا۔

دیگر

ایک عورت نے کہا کہ دعا کیجیے کہ مجھے اولاد عطا ہو آپ پان کھا رہے تھے اوگال نکال کر دیدیا وہ عورت وہین بوریے کے نیچے ڈالکر چلدی۔ دو چار مہینے کے بعد پھر آئی اور پھر وہی درخواست کی آپنے فرمایا

کہ ہمنے تجھے اوگال دیا تھا اوسنے کہا کہ یہین ڈال گئی تھی فرمایا کہ کہان ہے دیکھو تو سہی دیکھا تو وہ اوگال بچہ بنکر رہگیا تھا ۔ فضل رحمانی ۔

آپکا وصال ۱۲۱۵ ہجری مین ہی ۔ آپکا مدفن دہلی مغلپورہ عقب مسجد ۔

تاریخ مندرجہ فضل رحمانی

شاہ آفاق رفت از دنیا ۔ از سر یاس گفت اہل جہان

ذکر حضرت قبلہ عالم مرشدنا مولانا حضرت شاہ محمد فضل رحمن قدس سرہٗ

سمایا ہے مری آنکھون مین جلوا فضل رحمن کا
جدھر دیکھو تو ہوتا ہے نظارا فضلِ رحمن کا

جمال ظاہری سے ہی کمال باطنی بڑھکر
کوئی لکھے تو لکھے وصف کیا کیا فضلِ رحمن کا

فنا فی اللہ کا ہوتا ہے دیکھو مرتبہ ایسا
حرم مین دیر مین گھر گھر ہے چرچا فضل رحمن کا

ہزارون مردہ دل زندہ کیے اپنی کرامت سے
رہے گا تا قیامت نام زندا فضلِ رحمن کا

بہرا انداز تلون شاہدا نہ دیکھنے کا ہے
کبھی کیسا کبھی کیسا ہے جلوا فضلِ رحمن کا

فنا فی الشیخ ہوکر ہے بشارت فضل و رحمت کی

پہونچتا ہے تجھے ہر دم سندیسا فضلِ رحمٰن کا
دِکھاتے ہین کسے اعجاز اپنا حضرت عیسےٰ
یہ ادنےٰ کھیل ہے ادنےٰ تماشا فضلِ رحمٰن کا
دلِ محزون عبث ہے فکر تجھکو دین و دنیا کی
دو عالم مین تجھے بس ہی سہارا فضلِ رحمٰن کا
حقارت کی نگاہون سے نہ دیکھے کوئی **وارث** کو
بھلا ہے یا بُرا لیکن ہے بندا فضلِ رحمٰن کا

مجمع فیوض و برکات منبع خوارق و کرامات محرم اسرار خدائی واقف رموز مصطفائی افضل المحدثین لمعۂ مصباح العاشقین عالم باعمل از ہمہ افضل واکمل قطب الاقطاب مجدد دوران مولانا و مرشدنا حضرت شاہ فضل رحمان صاحب قبلہ علیہ الرحمہ۔ آپ حضرت شاہ محمد آفاق علیہ الرحمہ کے خلیفۂ اعظم ہین۔ آپ کا وطن موضع ملانوان ہی آپ کا نسب حضرت مصباح العاشقین چشتی تک باین سلسلہ پہونچتا ہی۔

نسب نامہ

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن بن شاہ اہل اللہ بن شیخ محمد فیاض بن شیخ برکت اللہ بن شیخ نور محمد بن شیخ عبد اللطیف بن شیخ عبد الرحیم بن شیخ الشیوخ حضرت محمد رحمۃ اللہ المعروف بہ حضرت مصباح العاشقین

محمدی صدیقی چشتی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین آپکی پیدائش کا سال ۱۲۰۹[1] ہجری
ہی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے آپکا مولد شریف موضع ملانوان ہی علم
فقہ لکھنؤ مین مولوی نور صاحب سے حاصل کیا۔ بعدازان مولانا شاہ
عبدالعزیز صاحب قدس سرہ سے تکمیل حدیث فرمائی اُمراؤعلی
صاحب جو حضرت قبلہ کے مرید ہین اون کا بیان ہے کہ جس وقت
حضرت قبلہ بارادۂ بیعت حضرت شاہ آفاق علیہ الرحمہ کے دولتخانہ پر
چلے تو اعلیٰ حضرت نے اپنے خلفا و مریدین کو آپ کے استقبال کیلئے
دور تک بھیجا اور فرمایا کہ اس وقت وہ شیخ میرے پاس آرہا ہے کہ جسکی
مریدی سے مجھکو فخر ہے۔ الحاصل بعد بیعت خلعت خلافت حاصل
فرمایا۔ اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ فضل رحمٰن تمھاری آخر عمر مین
تمھارا شہرہ بلند ہوگا۔ اور طالبون کی اتنی کثرت ہوگی کہ بھاگتے
پھروگے۔ اور وہ تم کو نہ چھوڑینگے۔

نقل ہی کہ بعض لوگون نے اعلیٰ حضرت سے کہا کہ ہم مریدان قدیم ہین
ہمپر اپنی نظر عنایت نہین ہی جتنی شاہ فضل رحمٰن پر ہے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون
کہ ہوجاؤ اور اونکو خود خدا چاہتا ہی۔ **اسرار محبت**

---

[1] صاحب فضل رحمانی سن ولادت ۱۲۰۸ ہجری لکھتے ہین۔ اسم مبارک مین اگر الف کے عدد شمار نہ کئے
جائین تو ۱۲۰۸ ہجری نکلتا ہے۔ نہین تو ۱۲۰۹ ہجری ہی۔ ۱۲

ابتدای حالات مولف جو قبل از بیعت و بعد ظہور مین آئے دس بارہ برس کی عمر سے مجکو فقیرون کے ساتھ محبت اور کاملین کی تلاش تھی فقیری دربار مین ہمراہ نواب رشید الدین خان بہادر مرحوم و مغفور دہلی مین گیا وہان بھی متلاشی رہا اوس زمانے مین مولوی شاہ عبد الغنی صاحب مہی قدس سرہٗ دہلی مین تشریف لائے ہوئے تھے اونسے بیعت کی مگر دلجمعی نہ ہوئی اور جستجوے شیخ مین کچھ کمی نہ آئی جہان سنتا تھا کہ فلان جاے فلان بزرگ ہین جانا ملاقات کرنا۔ رفتہ رفتہ حضرت مولانا صاحب قبلہ کی کیفیت سنی اور آپ کے حالات اُمراؤ علی صاحب سے معلوم ہوئے پھر تو ولولہ عشق روز افزون ہونے لگا انہین ایام مین حضرت قبلہ خواب مین تشریف لائے اور بیعت سے مشرف فرمایا۔ اسوقت تک مین حضرت کے شکل و شمائل سے واقف نہ تھا۔ اُمراؤ علی صاحب سے خواب کی کیفیت بیان کی اور حلیہ بھی ظاہر کیا اونہون نے کہا کہ ہان یہ سب شکل و شمائل مولانا کے ہین پھر اور زیادہ آتش شوق مشتعل ہوئی اوسی جوش مین ایک قصیدہ لکھا جس کا مطلع اول یہ تھا۔ مطلع

بایمای نمائی تہہ راز سر پنہانی — کہ ہست ابروی تو بسم اللہ تحریری پیشانی

غرض اوس قصیدے کو خوشنویس سے لکھوا کر آئینے مین نصب کر کے

مع امراؤ علی صاحب و ماموں اعظم خان صاحب مین روانہ مراد آباد ہوا المختصر منزل مقصود کو پہونچا حضرت قبلہ دروازے کے باہر ٹہل رہے تھے گویا کسی کے منتظر ہین حضرت کو دیکھتے ہی اوس قصیدے کے چھپانے کا ارادہ کیا کیونکہ مین سن چکا تھا کہ آپ مدح سے خوش نہین ہوتے۔ اتنے مین خود حضرت قبلہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم بھی تو دیکھین کہ تم یہ کیا چیز پر تکلف لائے ہو مجبور دینا ہی بن آیا وہ قصیدہ لیکر اوس جائے تشریف لیگئے جہان مراد خان کی قبر ہے اور وہین حضرت کی چارپائی بھی تھی حضرت قبلہ تبسم کنان ایک ایک شعر پڑھتے گئے بعض بعض اشعار دو دو تین تین بار پڑھتے تھے جب یہ شعر زبان پر آیا کہ شعر نہ من از تو جدا ہستم نہ تو از من جدا ہستی ؎ چو رنگ گل ہنم ظاہر چو بوی گل تو پنہانی ؎ تو بہت دیر تک مسکراتے رہے جب اس شعر کی نوبت پہونچی کہ ؎ من از اندیشۂ شرک جلی راز خفی دارم ؎ وگرنہ ذات باری را احد و تو نیز لاثانی ؎ تو فرمانے لگے کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ مجکو دیکھو اور یہ مبالغہ دیکھو معاذ اللہ نعوذ باللہ اس خفگی سے مجھے کسیقدر ملال ہوا تو معاً فرمایا کہ نہین نہین مصرع اولی سے تمنے بچاؤ کا پہلو نکال لیا۔ اسکے بعد جب مقطع کا شعر پڑھا یعنے ؎

مقام فضل رحمن وارث نادان نمیدانی ؎ چگوئی از لب ناقص ثنای مرشد کامل

تو مسکراتے ہوئے ارشاد ہوا کہ ہان نمی دانی الغرض اوسی روز بعد مغرب
بیعت کے لئے عرض کیا فرمایا کہ وضو ہے مین نے کہا جی ہان وضو سے
ہون پھر میرا ہاتھ پکڑ کے کچھ آپ ہی آپ پڑھنے لگے اور تھوڑی دیر توجہ
دیکر ارشاد ہوا کہ بس جاؤ۔ یہ سنتے ہی مین نے اپنے جی مین کہا کہ
بیعت کیسی نہ کچھ مجھ سے پڑھوایا نہ کچھ کہا نہ سنا ذرا سی دیر
مین بیعت کے طریقے ادا بھی ہو گئے۔ بس اس خیال کے
ساتھ ہی مسکراتے ہوئے گھونسا مارنے کے ارادے
سے زور سے ہاتھ اوٹھایا اور فرمایا کہ تم واہی ہو جس روز تمنے
یہان آنے کا ارادہ کیا اور ریل مین سوار ہوئے اوسی وقت
ہمارے مرید ہو گئے پھر ارشاد ہوا کہ کیا تم بھول گئے جو ہمنے تمھین
خواب مین مرید کیا تھا یہ کہکر منہ پر ہاتھ رکھ کے مسکرائے اوسوقت
جو مارے خوشی کے میری حالت تھی مین بیان نہین کر سکتا۔ اتنے
مین اومراؤ علی مٹھائی لائے فرمایا کہ یہ ڈھکوسلا کاہے کو۔ یہ کہکر بعد
ایصال ثواب بخواجگان طریقہ مٹھائی تقسیم فرماکر نماز عشا کی تیاری
مین مشغول ہوئے۔ مین بھی حضرت کے ساتھ فارغ ہوا اور جب تک وہان
رہا یہ سعادت نصیب رہی وہ لطف نماز جو حضرت قبلہ کے ساتھ تھا پھر کبھی
نصیب نہوا۔ دوسرے روز بعد نماز عشا حضرت قبلہ پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے

مین نے عرض کیا کہ مجھکو زیارت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی آرزو ہے
فرمایا واہی ہوگیا ہے یہی منہ ہے دیکھنے کا۔ بس جاؤ بڑے غصہ سے
کہکر کروٹ لے کر سورہے۔ مین بھی مسجد مین آکر سو گیا۔ آنکھ لگتے ہی
شرف زیارت سے مشرف ہوا۔ دس بجے رات سے تین بجے رات تک
برابر جمال جہان آرا دیکھتا رہا پچھلی رات کو جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ میرے
سرہانے حضرت قبلہ حسب عادت روبہ قبلہ مراقب بیٹھے ہین۔ حضرت
کے ڈر سے وہان سے ہٹ کر پھر سو گیا تاکہ پھر وہی خواب دیکھون
مگر پھر نیند ہی نہین آئی وضو کر کے مین بھی بیٹھ گیا۔ الغرض بعد نماز
اشراق حضرت قبلہ مسجد سے باہر نکلے اور اپنی چارپائی کیطرف
لیٹنے کے لئے جارہے تھے مین بھی پیچھے پیچھے ہو لیا حضرت
نے پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ کیا اب کہنا ہی ضرور ہے بس جاؤ
عرض کیا کہ جو مرد ضعیف جانب راست حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تھے اونکو مین قیاس سے سمجھا کہ حضرت صدیق ہین رضی اللہ عنہ مگر
دوسرے جانب بدوی وضع بال بکھرے ہوئے گلے مین تسمہ پڑا ہوا دراز
قامت یہ کون تھے تو جھنجھلا کر فرمانے لگے کہ خدا جاہلون سے پناہ مین رکھے کیا
تمنے کتابون مین نہین دیکھا کہ حضرت عمرؓ طویل القامت تھے رضی اللہ عنہ پھر تم
پوچھتے ہو کہ کون تھے۔ واہی کہین کے بس جاؤ ہمین ذرا لیٹنے دو لوسی روز بعد

عصر مین نے عرض کیا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کی اجازت سی سرفراز
فرمائیے ارشاد ہوا کہ شریعت والون کو اسکے جائز و نا جائز ہونے مین
کلام ہے مگر ہم اسی کو درست سکئے دیتے ہین یہ کہکے یہ الفاظ لکھے کہ
اللھم صل علی سیدنا محمد و علی الی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالےٰ
عنہٗ۔ اور ارشاد ہوا کہ تم اسے پڑھا کرو مین نے کہا کہ کسقدر پڑھون فرمایا
جتنا گڑ ڈالوگے اوتنا میٹھا ہو گا۔ پھر نفی اثبات کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ
ننانوے دفعہ لا الہ الا اللہ پڑھکر ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کہا کرو اور جتنا
ہو سکے کر لیا کرو مگر ناغہ نہ کرو۔ اوسی شب کو بعد نماز عشا مجھکو طلب فرما کر
ارشاد ہوا کہ دیکھو جسطرح ہم لیٹے ہوئے ہین یعنی داہنی کروٹ لیٹ کر
سو بار سبحان اللہ بحمدہ اور سو بار سورۂ اخلاص پڑھکر
بعد ایصال ثواب بروح رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم
دعا مانگ کر سو رہا کرو اور فرمایا کہ پانچ سو بار آیت کریمہ
اول و آخر درود شریف سو سو بار پڑھا کرو۔ جب مین
حجرۂ انور سے باہر آیا تو غلام صفی جو آپ کا

ف اس وظیفے سے سواے امور باطنی کے اسکا بارہا تجربہ ہوا ہے۔ کہ جب مین پڑھکر
سوتا ہون برابر پچھلی رات کو آنکھ کھل جاتی ہے۔ پھر نیند نہین آتی اور طبیعت
بشاش رہتی ہے۔ ۱۲

خادم تھا میرے ہمراہ ہوا۔ مجکو اور میرے مقام تک پہونچا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُمراؤ علی صاحب اور ماموں اعظم خان صاحب بھی تشریف لائے۔ اور صحبت گرم ہوئی۔ ساری رات حضرت ہی کی روشن ضمیری۔ صفائی باطنی اور کشف وکرامات کے تذکرے مین بسر ہوئی۔ اوس رات کا لطف۔ اوس رات کی شب بیداری کا سرور۔ اوس رات کے مبارک تذکرے کے مزے نہ بھولا ہون اور نہ کبھی بھولون گا۔ ویسی راتین اب کہان نصیب ع وہ دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے ٭ دوسرے دن بغرض قدمبوسی وحصول اجازت رخصت حاضر ہوا۔ قلب کا کچھ اور ہی عالم تھا۔ آیا تھا رخصت کی اجازت لینے کو۔ مگر زبان سے رخصت کا لفظ نکلنا دشوار تھا۔ بار بار دل یہی کہتا تھا کہ ایسے آستان کو چھوڑ کر کہان جاتا ہی۔ رقت شروع ہو چلی تھی۔ زبان کو لغزش تھی بیخودی مین کچھ کہنے ہی کو تھا کہ حضرت نے مسکراتے ہوئے اِدھر دیکھا۔ پھر کیا تھا قلب کو ایک تسکین سی ہو گئی۔ خود ہی ارشاد ہوا۔ آج جاتے ہو۔ مین نے سر نیچا کرکے دبی زبان سے عرض کیا۔ جیسی اجازت ہو۔ حکم ہوا اچھا جاؤ۔ اپنا کام کرتے رہنا

ہم لوگ وہان سے رخصت ہوئے اور اوسی دن کوچ کیا۔ اور بخیریت گھر پہونچ گئے۔ فالحمد للہ۔

دوسری دفعہ جب آستانۂ عالی پر حاضری کا اتفاق ہوا۔ تو مین تنہا چلا تھا۔ اپنے جوش اور ولولہ کے آگے راہ کی مسافت سے گھبرا گھبرا اوٹھتا تھا کہ کب تمام ہوگی اور کس وقت زیارت کا موقع ملے گا۔ ایک ایک منٹ کا وقفہ پہاڑ۔ اور ذرا ذرا دیر بھی جبر معلوم ہوتی۔ بارے خدا خدا کرکے منزل طے ہوئی۔ اور مین مراد آباد پہونچ گیا۔ اللہ رے دل کا جوش۔ صرف مراد آباد پہونچنے کی وہ خوشی ہوئی کہ مین آپے سے باہر تھا۔ مسجد مین پہونچکر شکرانہ کی نماز پڑھی۔ مسجد سے باہر نکلا تو پہلے احمد میان سے ملاقات ہوئی۔ بہت خلوص سے ملے اونھین کے ہمراہ زیارت کو چلا۔ دل بار بار یہ خیال ہوتا تھا کہ دیکھئے حضرت قبلہ اس مرتبہ کس طرح ملتے ہین۔ اوس دفعہ تو اُمراؤ علی صاحب کے ہمراہ آیا تھا اسلئے حضرت نے توجہ فرمائی۔ اب کے تن تنہا خالی ہاتھ جاتا ہون۔ دیکھئے کیا اتفاق ہوتا ہے اسی خیال مین غلطان پیچان اپنے اوپر نفرین کرتا حجرۂ مبارک تک پہونچ گیا اور اپنے خیال سے چونکا۔ پہلے تو اندر قدم رکھنے سے جھجکا پھر ہوش سنبھالے اور اندر جاکر قدمبوس ہوا۔ یہان تو یہ سب خیالات اور خدشات تھے اور وہان وہی انداز اللہ رے روشن ضمیری اور بے تکلفی دیکھتے ہی فرمایا

کہ جاؤ بھی تم حیدرآباد سے آئے اور ہمارے لیے آم نہ لائے مین نے
عرض کیا کہ حضرت یہ موسم آمون کا نہین ہی کہا واہ ابھی تھوڑے دن
ہوئے کہ ہمنے ایک شخص سے ایسا ہی کہا تھا اوسنے بھی ایسا ہی جواب
دیا جیسا کہ اسوقت تمنے عذر کیا تو پھر ہمنے ایک آدمی سے کہا کہ جاؤ فلان
آم کے درخت مین کچھ آم لگے ہوئے ہین سے آؤ اوسنے جاکر دیکھا تو
خدا کی شان تین چار آم لگے ہوئے تھے وہ لے آیا یہ فرماکر مسکرائے
پھر قرآن مجید کی صحت مین مشغول ہوئے مجکو یاد ہی کہ اُسوقت مولوی
عبدالکریم صاحب بھی وہان موجود تھے تھوڑی دیر کے بعد محل مین
تشریف لیگئے وہان سے دال روٹی دامن ڈھانک کر خود ہی لائے اور
ارشاد ہوا کہ لو کھاؤ میری نگاہ دال پر پڑی تو دیکھا کہ دال مین چھلکے بھی پڑے
ہوئے ہین مین نے اپنی جی مین کہا کہ کسی نے اسمین سے پوست بھی
نکالے نہین اس خیال کے ساتھ ہی گھونسا اُٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا
کہ اصحاب کبار تکلف نہین کرتے تھے۔ مگر تمسے کیا کھائی جاتی ہی یہ کہکر
پھر محل مین تشریف لیگئے اور سر کے کا اچار جسمین کیری پڑی ہوئی تھی پیالے
مین لائے اور فرمایا کہ لو اب قسزہ دار ہو گئی۔ یہ کہکر فرمایا کہ اچھا اور بھی کچھ ہم
تمھارے لئے ڈھونڈھ لائین ہر چند مین نے کہا کہ آپ تکلیف نہ فرمائین
یہ جو کچھ ہی نعمت عظمیٰ ہی مگر نہ مانا حجرے مین تشریف لیگئے اور نہ معلوم

کہان سے عمدہ زعفرانی برفی جو [illegible] سکے مرادآباد مین میری نظر سے
نہین گذری تھی لاکر ارشاد ہوا کہ [illegible] بھر کے کھاؤ گے اُسوقت
کی لطف وعنایت وبندہ نوازی [illegible] کچھ کہہ نہین سکتا ابتک وہ
حالات وعنایات ہر [illegible] پیش نظر ہین ؎

کیا بتائین تمہین ہم لطف وکرم کا باعث | [illegible] ہمسے نہ تم پوچھو اُنھین سے پوچھو
ہی غم یار کو معلوم حقیقت دل کی | اس مکان کا ہی جو احوال مکین سے پوچھو

بعد نماز عصر چارپائی پر بیٹھے ہوئے [illegible] ارشاد ہوا کہ یا حی یا قیوم یا ذالجلال
والاکرام سو بار بعد نماز صبح پڑھا کرو [illegible] اعظم ہی پھر ارشاد ہوا کہ نواب دکن
کے کچھ کوائف بیان کرو اور وہان کے [illegible] امیرون کے حالات کہو مجھے کیا خبر
تھی کہ آپ سخت برہم ہونگے جو صحیح حالات تھے عرض کیا سنتے ہی
آستین چڑھا کر فرمانے لگے جب ایسا ہی تو جہاد کرنا چاہیے اور مارے
غصے کے بیتاب ہو کر صحن مسجد [illegible] آئے دیر تک غصے مین
ٹہلتے رہے مین بہت گھبرایا [illegible] صاحبزادے صاحب جناب
احمد میان صاحب مغرب کی نماز کے لیے تشریف لائے دیکھا کہ حضرت
قبلہ بہت غصے مین ہین آہستہ [illegible] سے فرمایا کہ کہو کیا ہی جو حضرت اسوقت
غضبناک ہین مین نے حقیقت [illegible] کیا فرمایا کہ بھائی ایسی باتین
حضرت کے آگے نہین کہنا چاہیے پھر جناب احمد میان صاحب نے

اِدھر اُدھر کا ذکر کرکے غصے کو فرو کردیا مجھے یاد ہو کہ اُس زمانے مین حضرت
کو بوجہ ناسور کے زیادہ تکلیف تھی اُس روز نماز مغرب جناب صاحبزادے
صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز پھر مین حضرت کے روبرو نہین گیا دوسرے
روز حضرت سے رخصت لیکر گھر آیا۔
تیسری مرتبہ پھر آستانۂ عالی پر حاضر ہونے کا اتفاق ہوا اُسوقت
مین بیمار تھا ضعف معدہ کی شکایت تھی اور میرے ساتھ والدہ صاحبہ
اور اہلیہ وغیرہ تھین جسوقت کانپور مین پہونچا تو سنا کہ بٹھور کا میلہ ہی
آجکل اسٹیشن پر اتنی کثرت ہی کہ درجہ اول مین بھی جاے نہین ملتی پہ سنکر
سب کو کانپور مین چھوڑا اور مین تنہا گنج مرادآباد شریف پہونچا جاتے ہی
حضرت قبلہ نے بہت غصے سے فرمایا کہ واہی پردیس مین عورتون
کو لاکر ایسا تنہا چھوڑکر آتے ہین مین نے اُسکا سبب عرض کیا فرمایا کہ
نہین ابھی جاؤ اور لیکر آؤ الغرض تعمیل حکم کی گئی سب لوگ حاضر ہوئے
محل مین اُنکو رہنے کا حکم ہوا بعد نماز ظہر حضرت قبلہ محل مین تشریف لیگئے
سب کو بلاکر اپنی پیٹھ کے پیچھے بیٹھنے کا حکم دیا۔ والدہ صاحبہ کیطرف مخاطب
ہوکر فرمانے لگے کہ آہا تم تو خواجہ بندہ نواز کی آل مین ہو یہ کہکر سب کو
بیعت سے مشرف کیا اور دودھ دلیہ پیالے مین سامنے رکھا اور فرمایا
کہ کھاؤ۔ خود بھی تھوڑا تھوڑا تناول فرماتے رہے۔ جب سب فارغ ہوگئے

تو والدہ صاحبہ کو جانماز اور ایک حقہ ایک تسبیح ایک کٹورہ مرحمت ہوا[1]
والدہ صاحبہ نے عرض کیا کہ حضرت میری والدہ اور میری لڑکی آپ سے
بیعت کرنا چاہتی ہین مگر وہ یہان حاضر نہین ہو سکتین فرمایا کہ وہ مرید
ہو گئین[2] دو روز وہان قیام رہا اُسکے بعد والدہ صاحبہ و ہمشیرہ کو حیدرآباد
بھیجکر مین دہلی کو بغرض علاج چلا گیا وہان سے بعد صحت پھر حاضر
آستانہ شریف ہوا۔ حضرت قبلہ اُسدن بہت خوش بیٹھے ہوے تھے
مجھکو دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ تم محمود خان حکیم کے یہان سے آئے ہو
عرض کیا کہ جی ہان فرمایا اُسکی ظاہر حال پر کچھ خیال نہ کرو وہ نیک شخص
ہی یہ کہکر ارشاد ہوا کہ بھلا محمود خان نے کوئی نسخہ بھی تمہین تو بتلایا
ہی یہ سنکر مین چپ ہو گیا حالانکہ یہ بات صحیح تھی پھر ارشاد ہوا کہ شرم کی کیا
بات ہی کوئی یہ خلاف شرع نہین ہی کہو کہو۔ نہین تو ہم خود وہ نسخہ بتلا دینگے
یہ کہکر ہر ایک دوا کا نام بتلانے لگے کہ فلان چیز اوسمین ہے یا نہین فلان
جز ہی یا نہین غرض اسیطرح پورا نسخہ بتلا دیا۔ اوس روز سے مین ڈرتا تھا
کہ ایسا نہو کہ میرے افعال پر آپ واقف ہو کر مجھسے ناراض ہو جائین

[1] والدہ صاحبہ کو ذکر شغل کی تعلیم فرمائی اور رکھنے کی اجازت دی کہ جس بیمار پر تم ان کا استعمال کروگی آرام ہوگا چنانچہ ویسا ہی اثر اب تک ہی۔ جس مرض مین وہ دیتی ہین آرام ہوتا ہے ۱۲

[2] والدہ صاحبہ بعد بیعت کے جب واپس آئین تو ہمشیرہ صاحبہ و نانی صاحبہ کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت نے خواب مین تشریف لا کر بیعت سے مشرف فرمایا اور جب تاریخ سے مطابقت کی گئی تو وہی تاریخ اور وہی روز تھا جس روز حضرت نے فرمایا تھا کہ وہ مرید ہو گئین ۱۲

کیونکہ اُن پرسب احوال ظاہر و باطن منکشف تھے اسی سوچ مین تمام
دن رہا اور اپنے نفس کو ملامت کرتا تھا کہ تو ایسے شیخ کا مرید اور ایسا سخت
گنہگار تیرا کیا انجام ہوگا اور اسی فکر مین سو گیا دیکھا کہ قیامت بپا ہی اور آفتاب
وماہتاب ایک مشرق سے ایک مغرب سے نکل کر برابر وسط آسمان
مین آجاتے ہین اور پھر ظاہر ہوکر اپنے اپنے مقام پر آجاتے ہین اور پھر
وہان سے دونون نکل کر بدستور آکر ملتے ہین اور پھر اپنی اپنی جائے
آجاتے ہین غرض آفتاب وماہتاب کا یہ ایک عجیب تماشا نظر آیا
اوسکے بعد دیکھتا ہون کہ مسلمانون کے دو گروہ ہین ایک
شفاعت شدہ دوسرے شفاعت طلب جو گروہ کہ شفاعت شدہ ہی
اوسمین مین داخل ہون اور مین ایک ایک سے پوچھتا ہون کہ یہ مجمع کیسا
ہی تو ایک بزرگ کہتے ہین کہ قیامت کا مجمع ہی مین نے کہا کہ ابھی سے
قیامت کیسی ابھی تو ہم زندہ ہین مرنے کے بعد قیامت آئیگی تو وہ بزرگ
کہنے لگے کہ جنکے دل زندہ ہین وہ ہمیشہ زندہ رہین گے مین نے کہا خیر یہ تو
فرمایئے کہ ہمارے مولانا صاحب کہان ہین کہا کہ ڈھونڈھو یا تو میزان پر ہونگے
یا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہون گے غرض مین حضرت
کی تلاش مین نکلا اور آنکھ کھل گئی میرے دل نے کہا کہ کل تجھے جو فکر تھی اور
جس سوچ مین تو سویا تھا اُسکے اطمینان کے لئے حضرت نے یہ کھلایا ہی

ای فدای تو دل و ایمان من دوسرے روز بعد نماز ظہر مسجد مین
کوئی نہ تھا حضرت قبلہ صحن مسجد مین اکیلے کھڑے ہوئے تسبیح پڑھ رہے ہین
مکان مسجد کی آڑ سے دیکھ رہین چھپا ہوا کھڑا ہوا تھا حضرت نے آواز دی
کہ مردارون کہان گئین - مین حیران رہا کہ کسکو فرمارہے ہین تھوڑی دیر کے بعد
دیکھا کہ چند بکریان دوڑتی ہوئی دیوار مسجد پھاند کر اندر آئین ھانپ رہی
تھین یہ معلوم ہوتا تھا کہ کہین دور سے دوڑتی ہوئی آئین ہین الغرض
اُن سے مخاطب ہوکر حضرت نے فرمایا کہ خبردار صحن مسجد مین آکر قدم رکھا
تو ہم ٹانگ توڑ ڈالین گے - مین دیکھ رہا تھا کہ وہ تمام بکریان مثل آدمیون
کے وہین کھڑی رہگئین پھر حضرت نے فرمایا کہ ٹھیرو ہم اندر جاتے ہین
اگر کچھ ہو تو تمھارے واسطے لیے آتے ہین یہ کہکر محل مین تشریف لے گئے
اور وہ بکریان بدستور اُسیطرح کھڑی رہین جس حالت پر حضرت نے
اُنھین چھوڑا تھا اُسمین کچھ تغیر نہوا تھوڑی دیر مین باہر تشریف لائے کچھ
روٹی دامن مین چھپائے ہوئے لائے اور ذرا سا ٹکڑا توڑ کر اُنکی طرف پھینکا
وہ سب کی سب اُس ٹکڑے پر جھگڑا کرنے لگین آپ نے غصے سے
کہا کہ خبردار ہمنے ایک کو دیا ہی تم کیون اُس سے چھینتی ہو یہ کہتے ہی
سوائے ایک کے باقی سب چپکی سی کھڑی رہگئین اور حضرت کا مُنھ
تکنے لگین فرمایا کہ جان کیون نکلتی ہی ذرہ صبر کرو ہم تمھین بھی دیتے ہین

یہ کہکر روٹیون کے ٹکڑے کیے اور تہر پر بچھائے اور فرمایا کہ لو اب تم سب ملکر کھاؤ وہ کھانے لگین جب روٹی سب ہو چکی تو ہر ایک پہر حضرت کا منہہ دیکھنے لگین فرمایا کہ اب کیا دیکھتی ہو جو کچھ تھا تمھین کہ دیا بس اب جاؤ یہ سنتے ہی اُن سب نے اپنی اپنی راہ لی۔ اُسوقت کا لطف کوئی میرے دل سے پوچھے کہ کیا تھا ہمارے مولانا کے تصرف سے حیوان انسان کا کام کر رہے تھے۔ ونعم ما قیل شعر

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تیسرے روز حضرت سے رخصت ہو کر کانپور آیا وہان سے مین اپنے شہر کو روانہ ہوا۔

چوتھی مرتبہ۔ باب عالی پر جانے کا پھر اتفاق ہوا اُسوقت وہان کے کفار رام لیلا کے معاملے مین صاحبزادے صاحب جناب احمد میان پر کچھ تہمت لگائی تھی اور مقدمۂ فوجداری قائم کیا تھا دیکھا کہ تمام مرادآباد سنسان ہو اور ایسی اُداسی چھائی ہوئی ہو کہ جسکا ٹھکانا نہین مین بہت گھبرایا لوگون سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ صاحبزادے صاحب مع گروہ مسلمانان جناب حاکم وقت فلان مقام پر تشریف لیگئے ہین اور اُن پر الزام فوجداری قائم ہوا ہی یہ سنکر بہت پریشان ہوا اُسی حالت مین حضرت کے پاس گیا فرمایا کون ہی مین نے اپنا نام عرض کیا ارشاد ہوا کہ اپنا اسباب مسجد مین

رکھو۔ مین نے حکم کی تعمیل کی۔ اور فوراً مسجد چلا آیا۔ وضو کیا اور نماز سے فارغ ہوکر معمولاً کچھ وظیفہ پڑھنے لگا تھوڑی دیر کے بعد بہت سے لوگونکی آواز سُنائی دی۔ نظر اوٹھاکر دیکھا تو مسلمانونکی ایک جماعت کثیر کے ساتھ احمد میان چلے جا رہے ہین۔ مین جلد جلد اپنا وظیفہ تمام کرکے اُن سے جا ملا۔ اور مقدمہ کی کیفیت دریافت کی۔ اونھون نے کہنا شروع کیا۔ ہملوگ سب کے سب سُنتے چلے جا رہے تھے حجرے تک پہونچ گئے اور بات تمام ہوئی دیکھا تو حضرت قبلہ بھی حجرے کے باہر جیسے کسی شخص کا انتظار فرما رہے ہین۔ ساری جماعت قدمبوس ہوئی حضرت نے سبھون کو دعاے خیر دیکر رخصت کیا اور حجرے مین تشریف لیگئے مجکو اور صاحبزادے احمد میان کو اندر بلایا اور صاحبزادے صاحب سے حاکم کی ملاقات کی کیفیت دریافت فرمائی۔ صاحبزادے صاحب نے بالتفصیل حالات بیان کئے۔ اور حضرت قبلہ خاموش سُنتے رہے۔ پھر مجھسے فرمایا کہو کیسے ہو۔ مین نے عرض کی آپکی دعا سے ہر طرح خیریت ہے پھر فرمایا اور کچھ کہو۔ مین چپ تھا کہ کیا عرض کرون۔ فرمایا واہی ہو کہتے کیون نہین مین نے عرض کی حضور اس عاجز کو صفاے باطن کے لئے کوئی وظیفہ ارشاد فرماتے۔ فرمایا واہی ہو جو کچھ بتا دیا گیا ہے اوسی سے سب کچھ ہوگا۔ مین نے عرض کی صرف حضرت کی توجہ کی ضرورت ہے فرمایا عجب طرح کے واہی ہو۔ ہم تو برابر تمکو

توجہ دیتے رہتے ہین۔ اچھا اور رہی یہ کہکر مراقب ہوئے اور توجہ سے
سرفراز کیا فوائد باطنی کا کچھ حال کہہ نہین سکتا عرض کیا کہ دعا فرمایئے کہ
مین پھر شرف قدمبوسی جلد حاصل کرون ارشاد ہوا کہ ؎

دل کے آئینے مین ہی تصویر یار   جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی۔

ہم ہر وقت تمھارے پاس ہین اور تم ہمارے پاس پھر ارشاد ہوا کہ ہم ایک
دفعہ سخت بیمار ہو گئے تھے نماز بھی بیٹھ کر بمشکل پڑھتے تھے ایک روز
ہم لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے تشریف لاکر مجکو
اپنے سینہ مبارک پر ڈال لیا آپ کے پستان مبارک میرے مُنھ کو لگے
ایک طرف سے غوث پاک نے بازو پکڑا اور دوسری جانب ایک[1] صاحب
نے پکڑا غرض تھوڑی دیر کے بعد پھر تشریف لیگئے اسکے بعد مین بالکل
اچھا ہو گیا گویا بیمار ہی نہ تھا تم کلامہ العالی عرض کیا کہ بعض بزرگ شغل
آفتاب بتاتے ہین وہ کسطرح ہی۔ بہت غصے سے ارشاد ہوا کہ استغفر اللہ
نعوذ باللہ یہ کس جاہل نے تمسے کہا بس جو کچھ تمھین بتلا دیا ہی اُسی سے
سب کچھ ہو جائے گا۔ دو روز کے بعد مجھے اجازت ملی مین گھر آیا۔
اُسکے بعد پھر وہان جانے کا اتفاق نہوا۔
ایک بار بذریعہ امراؤ علی عرض کرایا کہ میری شادی ہو کر عرصہ ہوا کوئی اولاد

---

[1] مجکو اُنکا نام یاد نہ رہا ۱۲

نہین ہوئی اس التماس پر ایک تعویذ مرحمت ہوا جسکی برکت سے اُسی سال مین برخوردار عبدالصمد خان پیدا ہوا حضرت کی دعا کی برکت سے اُنھین بعض بعض باتین ایسی اچھی ہین کہ اس سن و سال مین اکثر نہین ہوتین اور اللہ سے امید ہی کہ وہ ہمیشہ فارغ البال رہیگا۔

ایک دفعہ بذریعۂ امراؤعلی[1] اپنے رفع افکار کے لیے عرض کرایا تھا ارشاد ہوا کہ ہان ہمنے جو کچھ بتلایا تھا وہ اُسکے پابند نہین رہے فکر مین مبتلا رہے پھر شروع کردین سب فکر دور ہوجائے گی۔

فی الحقیقت اُس زمانے مین بوجہ افکار وظائف معمولی چھوٹ گئے تھے بعد ارشاد پھر شروع کیا اللہ تعالی نے مشکلین آسان کین۔

بعض فضائل و کشف و کرامات

حضرت خلیفۂ اعظم فرماتے ہین کہ ایک بار مین فکر مین تھا کہ دیکھیے انجام کیا ہو حضرت قبلہ نے فرمایا کیا سوچ ہی عرض کیا کہ فکر انجام ہی فرمایا کہ ہمین بھی ایک بار ایسا ہی تردد ہوا تھا سو ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین کہ تم کیا بلکہ تمسے جو محبت رکھے گا اُسکا بھی انجام بخیر ہوگا۔

---

[1] یعنی مصنف مولانا مولوی محمد علی صاحب قبلہ مدظلہ۔ ۱۲

اور جناب احمد میان صاحب قبلہ حضرت قبلہ سے نقل فرماتے ہین کہ جو شخص
اس مسجد مین قدم رکھے گا اُسکی عاقبت بخیر ہوگی۔ اسرار محبت
اس مسجد کی جو حضرت نے خصوصیت بیان فرمائی غالبًا یہ وجہ ہوگی کہ مین نے
زبانی امراؤ علی صاحب کے سنا ہی کہ ایک روز مسجد مین کسی شخص نے یہ ترجیع بند پڑھا
قدر عنا کی ادا جامۂ زیبا کی پھبن   سرگین آنکھ غضب نازبھری وہ چتون
الخ۔ دوسری شخص نے یہ اعتراض کیا کہ مولوی شہید صاحب نے یہ تعریف
معشوقان ظاہری کی سی کی ہی۔ ایسی تعریف اچھی نہین اسی بحث مین
حضرت قبلہ نے سنا اور تشریف لائے اور فرمایا کہ مشکوۃ شریف لاؤ۔
اور آپ کا سراپا پڑھنا شروع کیا پڑھتے پڑھتے ایک چیخ ماری سب کے سب
بیہوش ہوگئے اور حضرت کی آنکھ سے آنسو جاری تھے غرض کسیکو جلدی
کسیکو دیر سے ہوش آیا ہر ایک اپنی اپنی کیفیت بیان کرنے لگا حضرت قبلہ
نے فرمایا کہ کوئی یہ نہین کہتا کہ حضرت خسرو دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے تھے یہ کہکے آپ حجرے مین تشریف لیگئے اور دو تین روز
تک حضرت پر وہی کیفیت طاری رہی۔ اُسی مسجد کی تعمیر کے لیے بہت
لوگ آمادہ ہوئے مگر حضرت نے منع کیا اُسکی بھی شاید یہی وجہ ہوگی۔

حضرت محمود خان صاحب جو حضرت شاہ آفاق صاحب سے

لہ آپنے ایک مرتبہ جنگل مین گھوڑا چھوڑدیا اور کہدیا کہ خبردار کسی کھیت مین مُنھ نڈالنا وہ گھوڑا ویسا ہی کھڑا رہا – ۱۲

پیر بھائی تھے حضرت قبلہ کی عالم طفلی مین وہ فرماتے تھے کہ یہ شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہی جناب احمد میان صاحب قبلہ فرماتے ہین کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ زیر عرش ہجوم ملائکہ ہی وہان ایک شخص مجرم گرفتار ہو کر آیا کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن کا ہی ندا آئی کہ کیا وہ آفاقی - اونھون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا گیا - اسرار محبت بڑے بڑے مجذوب جب حضرت قبلہ کے پاس آتے تھے تو جذب اونکا جاتا رہتا تھا وضو کر کے آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سے فرمایا کہ تمھاری نسبت کے آگے انکی کیا حقیقت ہی حسن معاملہ

ایک بار اعلیٰ حضرت نے ہمارے حضرت قبلہ کو امام کیا اور خود مع خلفا مقتدی ہوئے بعد نماز کے اعلیٰ حضرت نے اپنے خلفا سے کہا کہ ہمنے یہان سے لیکر ولایت تک بہت سے مشایخ کے پیچھے نماز پڑھی مگر یہ مزہ نہین آیا جو اس کے پیچھے آیا - ارشاد رحمانی -

ایک بار حضرت قبلہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب مین دیکھا حضرت موصوفہ نے فرمایا کہ تو میرا بیٹا ہے اسرار محبت

بعض جنات بھی حضرت کے مرید تھے -

ملفوظات

صاحب ارشاد رحمانی فرماتے ہین کہ مین نے ایک مرتبہ عرض کیا کہ حضرت حالتین سب کچھ طاری ہوتی ہین مگر وہ جو بات ہی وہ نہین ارشاد ہوا کہ کوئی آسمان پر اڑنے نہین لگتا ولایت اسی کو کہتے ہین کہ احکام شریعت بے تکلف ہونے لگین اور افعال شریعت ایسے ہو جاین کہ گویا امور طبعی ہین

دیگر

حضرت خلیفہ اعظم فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ حضرت بڑی مشکل ہی کہ حضرات نقشبندیہ تو حصول مقصود کو صحبت شیخ پر منحصر رکہتے ہین اور حضرت کے یہان کوئی رہنے نہین پاتا پھر طالب کیا کرے فرمایا کہ تمنے سنا ہی کہ قاز ایک جانور ہی وہ انڈے دیکر اڑ جاتا ہی اور محض خیال سے انڈے سیتا ہی اس خیال ہی سے بچے پیدا ہوئے ہین پھر کیا اللہ تعالی نے انسان کو اتنی قدرت بھی نہین دی۔ ارشاد رحمانی۔

ارشاد ہوا کہ اگر مرشد اول صاحب نسبت نہو اور دوسرا صاحب نسبت ہو تو تکرار واجب ہی صاحب نسبت سے بیعت کرنا باعث نجات ہے قیامت کے دن جب اسکے حال پر عنایت ہوگی تو اسکا پرتو اسکے مریدون کو پہونچیگا اور سب اسکے ہمراہ جنت مین جائین گے تم کلامہ ارشاد رحمانی

صاحب ارشاد رحمانی فرماتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ صاحب نسبت کسے کہتے ہین فرمایا کہ جاگتے اور سوتے کسی حال مین اوسے غفلت نہو

اور جس امر کے دریافت کی طرف متوجہ ہوا اُسکی طرف سے اُسکا القا ہوا ایسے
لوگ بہت کم ہین ارشاد رحمانی۔

حضرت قبلہ فرماتے ہین کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے۔ کسی نے
عرض کیا کہ اگر پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام بھی کرے تو
فرمایا اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی غذا کھا کر اُسپر زہر بھی پی لے
اور جو خدا کو حاضر ناظر جانے گا وہ کیونکر ایسا کام کریگا اسرار محبت

ایک شخص تذکرہ مشائخ لکھ رہے تھے حضرت قبلہ کے پاس بھی کسیکو
بغرض دریافت حالات بھیجا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارا حال کچھ نہ لکھو۔ مگر یہ
اُسنے کہدیا کہ فضل رحمٰن سب کو درکار ہے۔

ایک مشائخ زادے حضرت کے پاس آئے اور حضرت قبلہ کو دیکھکر بیہوش
ہوگئے آپ نے پوچھا کہ کیا سبب تھا جو تم بیہوش ہوگئے تو کہا کہ آپ کے پاس
رسول پاک کو دیکھا تو بوجہ حسن و جمال بیہوش ہوگیا فرمایا کہ بس ایک ہی جھلک
مین تمھارا یہ حال ہوگیا۔ اسرار محبت

حضرت قبلہ کا ارادہ ہوا کہ اجمیر شریف جائین اُسی شب کو خواب مین خواجۂ
بزرگ علیہ الرحمہ تشریف لائے حضرت قبلہ خواجۂ بزرگ کی تعریف
مین فرماتے ہین کہ اگر نبوت ختم نہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے۔ واللہ
اعلم۔ اسرار محبت۔

یہ شعر حضرت قبلہ قدس سرہ کی زبانی اکثر سنا گیا ہی اسلیے اسپر چند مصرع لگائے گئے۔ وہ شعر یہ ہی۔

مورے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورا رے
ندیا کنارے مورلا بولے مین جانو پیا مورا رے

یہ دو مصرع الگ الگ ہین ایک کا مضمون دوسرے سے بالکل جدا ہی اسلیے ایک ہی مصرع پر مصرع لگائے ہین۔

فہو ہذا

نین رسیلے موہنی مورت رنگ پیا کا گورا رے
مکھڑے سے آنچل سرکا کے پران لیو ہی مورا رے
سیس چرن پر دھر کے پیا کی بنتی کر کر جورا رے
کایا مایہ سگری لٹا کر کرم دھرم سب چھورا رے
مورے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورا رے:

جسکو دیکھو عشق ہی تیرا جو ہی تیرا شیدا ہی
جسکو دیکھو نشہ الفت سے تیرے متوالا ہی
انسان تو انسان ہی پیارے لیکن کیا یہ تماشا ہی
جان کو اپنی کرکے فدا بلبل یہ چمن مین کہتا ہی
مورے پیا پر تن من واروں جو واروں سو تھورے

گبر و مسلمان سب ہین اُسکے دیر و حرم سب اُسکا ہی
اُسکی وحدانیت کی ہی مجھکو قسم سب اُسکا ہی
سر مین سودا ہی اُسکا دل مین بھی غم سب اُسکا ہی
دین ہی اُسکا ایمان اُسکا تن من دم سب اُسکا ہی
موے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
تیری جدائی مین عاشق کی پوچھ نہ کچھ جو حالت ہی
درد جدائی ہی اور وہ ہی جنگل ہی اور وحشت ہی
چاہت بھی کیا چیز بُری ہی پیلی پڑ گئی رنگت ہی
اور زبان پر ہر دم جاری بس یہی نغمۂ فرقت ہی
موے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
پردہ نشینی کیسی ہی یہ کیسا گھر گھر چرچا ہی
گھونگٹ کیسا پردہ کیا سب جا ئے اُسیکا جلوہ ہی
آئے تو اک بار یہان وہ پھر دیکھو کیا ہوتا ہی
جان و دل ایمان کے سوا کیا پاس ہمارے رکھا ہی
موے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھورا رے
اب ہجر پیا مین راتون کو گنتے رہتے ہین تارے
تیری ادا کے دھیان مین ہر دم چلتے ہین دل پر آرے

کہتے ہین یہ تڑپ تڑپ کے عاشق تیرے بیچارے
آنکھون کا سکھ دل کی ٹھنڈک میری جان میرے پیارے
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھوڑا رے

رزق دیا ایمان دیا اور اپنی اُسنے چاہت دی
بے مانگے بے مطلب مجھکو دونون جہان کی نعمت دی
اسپر وارث لطف یہ ہی جو نعمت دی بے منت دی
ایسے سخی کے قربان جاؤن جسنے مجھے یہ دولت دی
مورے پیا پر تن من وارون جو وارون سو تھوڑا رے

بعض کشف و کرامات

حضرت قبلہ قدس سرہ سے اسقدر کرامات اور خوارق عادات کا ظہور ہوا ہی کہ اگر اُنھین لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے کشف کا تو یہ حال تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بات اللہ تعالی آپ پر پوشیدہ نہین رکھتا چند کرامات کا یہان ذکر کیا جاتا ہی۔

اول۔ ایک زمانے مین آپ اکثر ضلع فرخ آباد مین تشریف لیجایا کرتے تھے آپ کو کوئین کی طہارت کا بہت ہی خیال رہتا تھا اُسی ضلع کے ایک گاؤن مین تشریف فرما تھے اتفاقاً گاؤن مین نکلے دیکھا کہ کوئین پر

ایک نوجوان ہندو نہا رہا ہی اور اس بے احتیاطی سے کہ پانی کی چھینٹین
کوئین کے اندر جاتی ہین آپ نے اُس سے کہا کہ علحدہ کھڑے ہو کر
نہا کنوئین کو کیون نجس کرتا ہی وہ نوجوان کہنے لگا کہ میرے باپ کا بنایا
ہوا کنواں ہی مین نہاتا ہون تم کون ہو آپ نے فرمایا کہ تیرے باپ
نے لوگون کی آرام کے لیے بنایا ہی یا تیرے نجس کرنے کے لیے
غرضکہ اُسنے جھگڑا اور کہا آپ عصا کو ماتھے پر لگا کر خاموش کھڑے ہوگئے
تھوڑی دیر مین کنوئین کے پانی نے جوش مارا یہان تک کہ اوپر
سے نکلکر بہنے لگا اور اُس نوجوان کو بھاگنے کی نوبت نہ ملی پانی نے
ایسا تھپیڑا مارا کہ وہ گر پڑا اور وہین مر گیا جب گانون تک پانی پہونچا تو
گانون کے لوگ دوڑے دیکھا کہ حضرت قبلہ سر جھکائے لاٹھی ماتھے
سے لگائے کھڑے ہین اور پانی کنوئین سے اُبل رہا ہی جسوقت
اُس نوجوان نے حجت کی تھی اُسوقت ایک دو شخص اور بھی تھے
اُنھون نے یہ واقعہ گانون کے لوگون سے جاکر بیان کیا تھا جب اون
لوگون نے اعلیٰحضرت سے بہت التجا کی حضرت نے سر اُٹھایا کنوئین کا
جوش بند ہو گیا اور پانی بدستور سابق ہو گیا۔

دیگر۔ ایک روز حضرت قبلہ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے اور بہت
سے ہندو مارنے کو چڑھ آئے اور تمنچے فیر کیے مگر حضرت پر

کچھ اثر نہوا۔

دیگر۔ ایک روز حضرت خلیفۂ اعظم مولانا محمد علی صاحب قبلہ نے عرض کیا کہ حضرت مسجد دولاری واقع کانپور ٹیڑھی ہی۔ قبلہ رخ نہین ہی ارشاد ہوا کہ تم سیدھی نہین کر دیتے۔ ایک گانوٗن مین مسجد تھی اُسکو لوگ ٹیڑھی سمجھتے تھے مین سنے وہان نماز پڑھی اور تھوڑی دیر بیٹھا خدا کی قدرت وہ مسجد سیدھی ہو گئی۔

دیگر

ایک کوڑھی کو حضرت سنے دوا دی اور دم کر دیا۔ اُسکو آرام ہو گیا۔

دیگر

ایک مرتبہ بھیڑیا ایک بکری کو لیے جاتا تھا لوگ اُسکے پیچھے غل مچاتے دوڑے آتے تھے حضرت بھی باہر نکلے اور آہستہ سے فرمایا کہ چھوڑ دے کیون لیے جاتا ہی اوسنے اوسی وقت چھوڑ دیا اور حضرت کو دیکھتا ہوا چلا گیا۔ ارشاد رحمانی

دیگر

حضرت قبلہ ایک کنوئین تسبیح پڑھ رہے تھے اُسکا پانی کھارا تھا اتفاقاً ہاتھ سے تسبیح چھوٹ گئی اوسیوقت سے پانی میٹھا ہو گیا۔

دیگر

ایک او زرد خربزے کاٹے گئے وہ سب بدمزہ تھے حضرت نے
توجہ کی تو سب شیرین ہو گئے

دیگر

ایک شخص حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثنائے راہ مین ندی حائل
ہوئی انھون نے اُسمین گھوڑا ڈال دیا اُسمین دلدل تھا گھوڑا اغرق
ہونے لگا اُس نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑا دلدل سے
نکل آیا جب وہ حضرت قبلہ کی خدمت مین آئے دیکھا کہ آپ حجرے
مین چادر اوڑھے ہوئے بیٹھے ہین اور اُنکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو
تکلیف دیتے ہین اور پشت مبارک اپنی دکھلائی چارون سم کے
نشان مع کیچڑ موجود تھے۔ اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی کہ سمندر
مین ڈوب رہا تھا آپ کی برکت سے سلامت رہا۔ اسرار محبت

دیگر

خلیل الرحمان کا بیان ہی کہ ایک بار غلام مصطفی بیگ ناظم نظم جمعیت
علاقہ سرکار نظام نے آنہون کے پارسل حضرت قبلہ کی خدمت مین
روانہ کیے اور میرے نام بلٹی اور ایک خط آیا کہ وہان جا کر دو اصل کردو
اوسوقت دریا پر جوش تھا مجھے خیال ہوا کہ یون تو والدین اجازت
نہ دین گے پس کوئی بہانہ کرنا چاہیے یہ سوچ کر والدین سے کہا کہ

فلان جا سے بلہور مین دعوت ہی مجھے اجازت دیجئے۔ غرض اُنسے رخصت لیکر
بلہور مین آیا بڑی مشکل سے دریا پار ہوا وہان دلدل مین پھنس گیا غرض بہزار
دقت مولانا کی خدمت مین پہونچا ہنوز زبان سے کچھ نہ نکلا تھا کہ مولانا
نے فرمایا تمنے ہمپر بڑا احسان کیا کہ سے غرض سے واسطہ یہانتک
آئے اور دلدل مین پھنسے اور دو روپیہ کا نقصان کیا مگر یہ تو بتاؤ کہ تمنے
جھوٹ کیون کہا اپنے والدین سے کہدیا ہو تاکہ مین مولانا کے پاس
جاتا ہون تمنے ماموں کا نام کیون لیا۔ یہ کہکے کسی کو آواز دی اور فرمایا
کہ انکھین دو روپیہ لا دو۔ مین نے عرض کیا کہ حضرت مجھے روپیہ کے
بدلے دعا دیجیے تو مسکرا کر فرمانے لگے کہ کیا مین دو روپیہ کے لیے دعا
کو بیچون یہ کہکر بنام غلام مصطفے بیک رقعہ لکھنے لگے۔ خلیل الرحمن کہتے
ہین کہ میرے دل مین آیا کہ جو میرا کام ناظم صاحب سے متعلق ہی اُسکے
لیے سفارش کردین تو بہتر ہی اس خیال کے ساتھ ہی ارشاد ہوا
کہ یہ تو ہم نہین لکھین گے اسکے بعد وہ رقعہ ملفوف کر کے مجھے عنایت
ہوا جسوقت مین حیدرآباد مین آیا وہ خط دیا ناظم صاحب نے مجھسے
پوچھا کہ مولانا صاحب سے کچھ کہا تھا تو مین نے کہا کہ نہین مگر البتہ خط
لکھتے وقت میرے دل مین یہ خیال آیا تھا کہ اگر حضرت سفارش
کردین تو اچھا ہی۔ ناظم صاحب نے کہا کہ اُنکے روبرو خیال کا آنا

گویا عرض حال کرتا ہے۔

دیگر

حافظ فیض علی صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک شخص حضرت قبلہ کیطرف آرہے تھے راستے مین اُنکو ایک بیراگی ملا پوچھا کہ تم کیا مولانا کے پاس جارہے ہو۔ کہا کہ ہان۔ بیراگی نے کہا کہ مولانا سے ہمارا سلام کہدینا وہ صاحب جب حاضر آستانۂ عالی ہوئے اپنی ذاتی غرضون مین وہ سلام پہونچانا بھول گئے رخصت کیوقت حضرت نے فرمایا کہ تمھین اور کچھ کہنا ہو تو کہو عرض کیا کہ نہین فرمایا سوچو شاید کچھ کہنا بھول گئے ہون بہت دیر کے بعد خیال آیا عرض کیا کہ جی ہان راستے مین ایک بیراگی ملا تھا اُسنے آپ کو سلام کہا ہے۔ حضرت قبلہ دانتون مین اُنگلی رکھکر کہنے لگے نہین نہین ایسا نکہو وہ قطب تھے فلان جائے جاترہ تھی وہان کے انتظام کو بیراگی کی ہیئت سے جارہے ہون گے۔

دیگر

جریدۂ روزگار مدراس مین ایک کرامت[1] چھپی تھی جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ ایک بیجرم پر الزام قتل عمد لگایا گیا مجسٹریٹ نے بعد دریافت قصاص یا حبس دوام کا حکم دیا اُس ملزم کی مان حضرت قبلہ کی مرید یا معتقد

[1] راقم نے اسکی صحت جناب احمد میان صاحب قبلہ سے کی حضرت ممدوح نے اسکی تصدیق کی۔ ۱۲

تھی۔ وہ مرادآباد پہونچی اور واقعات بیان کیا۔ حضرت نے حاکم وقت کو
ایک رقعہ لکھا کہ وہ شخص جسپر الزام قتل لگایا گیا ہے بیجرم ہے۔ حاکم وقت نے
حضرت کو اوسکے جواب دیا کہ مین بسبب مجبور ہون کسیطرح اسکے جرم کو معاف
نہین کرسکتا آپ نے فرمایا کہ اچھا آج رات کو مجرم کو خواب مین دیکھے گا۔
حاکم وقت کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہین آج شب کو لوگ مجھے قتل نکرین اور یہ بھی
خیال ہوا غرض دو پہرے اپنے کمرے مین کھڑے کردیئے دو بجے رات کے
اُس حاکم نے خواب مین قاتل کو دیکھا اور مکان کا پتہ بھی معلوم ہوگیا اور ثبوت
قتل بھی اُسکے سرہانے دفن دیکھا یعنی ہتھیار اور خون آلود کپڑے اوسیوقت
بیدار ہوا اور ہمراہ پولیس اسی پتہ و نشان پر گیا دیکھا کہ قاتل جسکو خواب مین دیکھا
تھا چارپائی پر سوتا ہے اوٹھایا اور سرہانے جو اشیا دفن تھے لیکر آیا دوسرے دن وہ
بیجرم بری ہوا اسکے عوض قاتل کو سزا دی گئی۔

حضرت کی کرامتین بیشمار ہین کوئی مرید ایسا نہوگا جسکو دو چار کرامتین نئی نہ معلوم
ہون اگر اسکا انتظام کیا جائے اور کوئی مستعد ہو تو ایک بہت بڑی کتاب مرتب ہو
حضرت قبلہ کے اخراجات امیرانہ تھے سیکڑون آدمی آپکے مطبخ سے کھاتے تھے بظاہر
کہین سے آمدنی کچھ نہین معلوم ہوتی تھی مگر ادنی اعلی ہر ایک کے ساتھ آپکا سلوک تھا
آپکی ذات سراپا فیض و برکات تھی میرا عقیدہ ہے کہ جسنے ایکبار حضور کو دیکھا گویا اصحا

کبار کے طریقے اور طرز معاشرت کو دیکھا آپکے تین فرزند ایک میان عبدالرحیم صاحب اور دوسرے
میان عبدالرحمن صاحب دونون صاحبزادون کا حضرت کے پہلے انتقال ہوا ایک
احمد میان صاحب جواب حضرت کے قایممقام ہین مرادآباد مین تشریف رکھتے
ہین حق تعالی انکی ذات بابرکات کو قایم رکھے اب وہی ایک چراغ خاندان ہین۔
حضرت قبلہ کا سن شریف جب ایک سو پانچ برس کا ہوا تو مرض الموت لاحق ہوا۔
یعنی تپ محرقہ اور روز افزون تھا ضعف انتہا درجہ کو پہونچ چکا تھا وصال سے تین گھنٹے
پہلے یعنی بعد نماز عصر صاحبزادہ احمد میان صاحب قبلہ کی یاد ہوئی جب وہ
تشریف لائے آپ نے اُنسے تخلیے کیلئے فرمایا اُسوقت لوگونکا ہجوم تھا بعد تخلیہ صاحبزادے
صاحب کے دونون ہاتھ پکڑ لیے بہت دیر تک منہ دیکھتے رہے اور آنکھ بند کر لی اسکے بعد پھر کسی سے
بات چیت نہین ہوئی بعد مغرب ۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ وصال ہوا رحمۃ اللہ علیہ اسوقت حضرت
مولٰنا محمد علی صاحب قبلہ لکھنؤ مین تھے وہان حاضر نتھے بعد وصال سیوم مین مرادآباد تشریف
لیگئے وہان مجمع کثیر تھا مزار شریف کے پاس عمامہ جانماز رکھا ہوا تھا جناب مولٰنا
محمد علی صاحب نے چاہا کہ عمامہ صاحبزادے صاحب کے سر پر باندھدین احمد میان صاحب سے مولٰنا
محمد علی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ اسطرف آئیے وہ حسب الطلب سامنے آکر بیٹھے اور دستاربندی
ہوئی سب سے پہلے جناب مولٰنا محمد علی صاحب نے نذر دی اوسکے بعد
احمد شاہ صاحب نے نذر دی جو آپ کے داماد ہین اور جناب مولوی عبدالکریم صاحب
نے بھی بہنایت خلوص کے ساتھ نذر دی۔ غرض کوئی شخص

حاضرین مجلس سے ایسا نہ تھا جسنے نذر نذری ہو۔ سنا ہی کہ جوقت
عمامہ مولانا ے موصوف نے باندھا۔ تو احمد میان صاحب قبلہ
اُٹھکر باعلان فرمانے لگے کہ الٰہی مین جیسا ہون تو جانتا ہی مگر انکا فرقہ
یعنی اشارہ مزار شریف کی طرف کرکے فرمایا۔ پہنتا ہون تو اسکی
لاج رکھ اوس وقت ایک شور تھا اور ہر ایک دل پر صدمہ عظیم تھا
سلامت اللہ صاحب جو صاحبزادگان جناب احمد میان صاحب کے
اُستاد ہین اونھون نے ۲۷ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ ہجری شب جمعہ کو
خواب دیکھا کہ مولانا صاحب قدس سرہ تشریف لائے اور فرماتے ہین
کہ یہ مصرع طرح ہے اسکو کل بعد جمعہ سب لوگون کو سنانا کہ اس پر مصرع ثانی
لگائین مصرع یہ ہے پوچھتے کیا ہو کہ ہم کیا کر چلے ؛ سب نے سنا
مگر کسی سے اچھا مصرع نہ لگا صاحبزادے صاحب نے
بیساختہ یہ کہا کہ مصرع جانشین احمد کو اپنا کر چلے ؛

بعد وصال کے نو ہزار کئی سو کا قرضہ حضرت قبلہ کے ذمے
تھا صاحبزادے صاحب اور حضرت مولانا خلیفۂ اعظم مولوی محمد علی صاحب
کو اوسکے ادا کی فکر ہوئی چہلم کے روز مجمع تھا ٹھاکر عبد الغفار خان صاحب
اور راجہ ممتاز علی خان صاحب کے داماد راجہ جنگ بہادر رئیس نانپارہ
بھی تھے اسوقت خوب یاد نہین کہ فاتحہ کے قبل یا بعد مولوی محمد علی

حجرے مین بیٹھے تھے راجہ صاحب اور ٹھاکر صاحب مولانا ممدوح
کے پاس آئے اور عرض کیا کہ تشریف لیچلیے اور حضرت قبلہ کا قرضہ
ادا کر دیجیے اُسوقت مولانا نے راجہ کو گلے سے لگایا اور بہت
روئے اور مزار شریف پر حاضر ہوئے اور قرض خواہون کو بلا کر دینا
شروع کیا اور اُسیطرح دیا جسطرح حضرت قبلہ دیا کرتے تھے یعنی بغیر دریافت
اور تحقیق کے جو جسنے کہا وہی دیدیا یہ بھی ایک کرامت ہی اور سکے
صلے مین حق تعالی نے دنیوی نفع یہ دیا کہ اُنکا ایک مقدمہ برسون
سے زیر دریافت تھا۔ اُسکا مجھے علم نہین اُسمین وہ کامیاب ہوئے
اور لاکھون روپیہ جو تا وقت ڈگری جمع تھا لمتت ملا۔

تاریخ ہاے رحلت کا ایک مجموعہ مطبع اصح المطابع لکھنؤ مین چھپا ہی اسکا نام
تواریخ نامہ ہی۔ اُسمین بہت سی تاریخین ہین مؤلف نے جو تاریخ لکھی ہی وہ یہ ہی۔

قطعہ تاریخ وفات

کیون بجا آج کوچ کا ڈنکا
مین بھی حیران تھا کہ ہی کیا بات

کیون تجی الفراق کی نوبت
دفعتًا چھا گئی جو اک وحشت

تھا اسی سوچ مین سراسیمہ
ہادی خلق فضل رحمان آج

کہ سنی یہ صدای پر حسرت
کر گئے اس جہان سے رحلت

گھر اس حادثے سے ٹوٹ گئی ❊ کیون نہ اب کوزہ پشت ہو ہمت

آدمی کیا جہا نہین کم سے تھے ❊ کیون اجل آکے توڑنی کی بیعت

سنکے یہ آرزو نے مجھسے کہا ❊ اب نکلنے کی میری کیا صورت

کس سے اب راز دل کہونگا مین ❊ کون پوچھیگا درد کی حالت

کچھ عجب ذات تھی سراپا فیض ❊ اُنپہ نازل خدا کی ہو رحمت

وہ رہا ہی نہین مراد آباد ❊ وہ کہان فیض وہ کہان برکت

وہی مسجد ہی اور وہی محراب ❊ وہی عابد ہین اور وہی طاعت

وہی نقشہ وہی طرح وہی وضع ❊ وہی دیوار و در کی کیفیت

وہی گھر ہی وہی ہین گھر والے ❊ ہین وہی طور سب وہی حالت

وہ مکین ہی نہین رہا صد حیف ❊ گھر کی تھی جس سے رونق و عزت

وہی اک جائے تھی ٹھکانے کی ❊ واہ تقدیر واہ ری قسمت

محو دیدار یاس و حرمان ہون ❊ میری وارثت عجیب ہی حالت

فکر سال وفات کیا کیجے ❊ کہ نہین مجھمین کہنے کی طاقت

تو ہی کہدے دل حزین تاریخ

کہ ہوا گم وسیلۂ خلقت

۱۳ ھ ۱۳

تمت

واضح ہو

کہ اس کتاب کو

عالی جناب

نواب سید

نورالحسن خان

صاحب دام اقبالہ نے بصرف زر کثیر
صحت کرایا اور چھپوایا ہے اس صحت مین زیادہ
حصہ مولنا محمد علی صاحب کا ہے اور جناب نواب صاحب
ممدوح کے احباب نے بھی اسمین حصہ لیا ہے پہلے نواب
صاحب ممدوح نے کسی پچھان کے مطبع مین چھپوانا شروع کیا تھا
بڑا حصہ وہین چھپا - پانچ جز مطبع الپنچ بانکی پور مین چھپا - اسواسطے
اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب اس کتاب کو بغیر اجازت مشتہر کے
چھپوانے کا قصد نکرین جتنے نسخے مطلوب ہون مشتہر سے
منگالین ورنہ نقصان عظیم اوٹھائینگے -

المشتہر

سید تجمل حسین صاحب ایجنٹ
کتب نواب صاحب ممدوح
محلہ گھسیارہ منڈی

لکھنؤ

مطبوعہ الپنچ
بانکی
پور